اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جنوبی ایشیا میں مشاہیر سلسلہ عالیہ قادریہ کا اجمالی تعارف

تذکرۂ مخدوم الکل

السیّد محمدؒ غوث بندگیؒ گیلانی قادری قدس سرہٗ

دربارِ عالیہ قادریہ محبوبِ سبحانیؒ اوچ شریف

تحقیق و تالیف:
سیّد محمدؒ سبطین رضا گیلانی

زاویہ پبلشرز
8-C داتا دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
Website:www.zaviapublishers.pk

www.muftipak.com

جنوبی ایشیا میں مشاہیر سلسلہ عالیہ قادریہ کا اجمالی تعارف

تذکرہ مخدوم الکل

السیّد محمّد غوث بندگی

قدس سرہ

گیلانی قادری

دربارِ عالیہ قادریہ محبوبِ سبحانی ادچ شریف

تحقیق و تالیف:

سیّد محمد سبطین رضا گیلانی

زاویہ پبلشرز

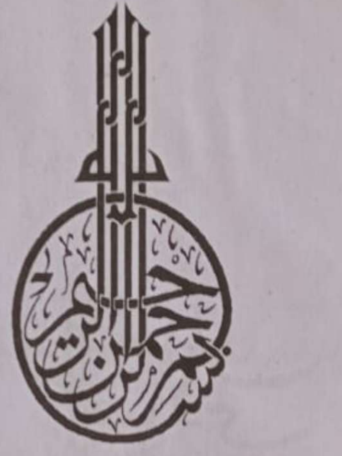

اللّٰھم صلّ علی سیدنا و طبیب قلوبنا و حبیبنا و شفیع ذنوبنا
محمد و علیٰ آلہ و عترتہ و اھل بیتہ و صحبہ وسلّم تسلیمًا کثیراً
کثیرا

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جنوبی ایشیا میں مشاہیر سلسلہ عالیہ قادریہ کا اجمالی تعارف

تذکرہ مخدوم الکُل

السیّد محمدؐ غوث بندگی گیلانی قادری قُدِّسَ سِرُّہٗ

دربارِ عالیہ قادریہ محبوبِ سُبحانیؒ اوچ شریف

تحقیق و تالیف :
سیّد محمد سبطین رضا گیلانی

زاویہ پبلشرز
8-C داتا دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
Website:www.zaviapublishers.pk

www.musapak.com

حسنی الحسینی
الجیلانی

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

جنوبی ایشیا میں مشاہیر سلسلہ عالیہ قادریہ کا اجمالی تعارف

تذکرۂ مخدوم الکُل

السیّد محمد غوث بندگی گیلانی قادری قدس سرّہ

دربار عالیہ قادریہ محبوب سبحانی، اوچ شریف

تحقیق وتالیف:

سید محمد سبطین رضا گیلانی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2022ء

بار اول..............................

ہدیہ..............................

ناشر..............................

نجابت علی تارڑ

(لیگل ایڈوائزر) محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

{ملنے کے پتے}

زاویہ پبلشرز

ظہور ہوٹل دکان نمبر 2

دربار مارکیٹ، لاہور

Voice: 042-37300642 - 042-37112954

Email: zavia publishers@gmail.com

Website: www.zaviapublishers.pk

ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی	021-32212011
صبح نور پبلی کیشنز، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور	0321-4771504
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، کراچی	021-34926110
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ گلزار بدیع چھوٹی گٹی حیدر آباد	0316-3663938
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
نورانی ورانٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ رحیمیہ اردو بازار کراچی	021-32744994
مکتبہ حسان اینڈ پرفیومرز، پرانی سبزی منڈی کراچی	0331-2476512
رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات	0300-6203667
مکتہ یا سخی سلطان چھوٹی گھٹی حیدر آباد	0313-3585615
مکتبہ فیضان اشرف کھارادر نزد شہید مسجد کراچی	0316-3363761

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الهی بجلال قدسك و بجمال انسك و بنظر رحمتك الیٰ اولیائك وبقربك الیٰ اصفیائك وبشوقك الی مشتاقیك ومحبتك لطالبیك ان تنور قلبی بنور معرفتك وان تجعلنی من اهل حضورك حتی تیسر لنا سباحة بحار الا نوار وتهیالنا اخراج دورالاسرار اللهم شرفنا بمشاهدة جمالك وخلعة وصالك وارزقنا نعمة لقائك واحشرنا فی زمرة اولیائك

اللهم طهر من محبة الدنیا قلوبنا وبصر عیوننا فی عیوبنا

اللهم زین ظواهرنا بطاعتك وبواطننا بخشیتك وقلوبنا بمعرفتك

اللهم صغر الدنیا باعیننا وعظم جلالك فی قلوبنا

الهی انت الرب وانا العبد فمن یدعو العبد الا الرب

الهی انت الملك وانا المملوك وانت العزیز وانا الذلیل

وانت الغنی وانا الفقیر وانت الباقی وانا الفانی

وانت المحسن وانا المسئی وانت الکریم وانا اللئیم

www.musapak.com

وانت الکریم وانا الجانی وانت الرحیم وانا الخاطی

وانت الخلاق وانا المخلوق وانت القوی وانا الضعیف

وانت القادر وانا العاجز

وانت المعطی وانا السائل وانت الرزاق وانا المرزوق

وانت احق ممن شکوت الیه استغیث به رسالته و دعوته ورجوته لانك کریم الهی کم من مذنب قد غفرت له و کم من مسئی قد تجاوزت عنه فاغفرلی یارب و تجاوز عنی برحمتك یاارحم الراحمین-

(تیسیر الشاغلین از سید موسیٰ پاک شہید گیلانی)

انتساب

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

کی بارگاہ اقدس میں

جن سے نسبت باعث افتخار ہے

www.musapak.com

شجرہ نسب حضرت مخدوم الکل سید محمد غوث بندگی حسنی الحسینی گیلانی حلبی اوچی قدس سرہ العزیز

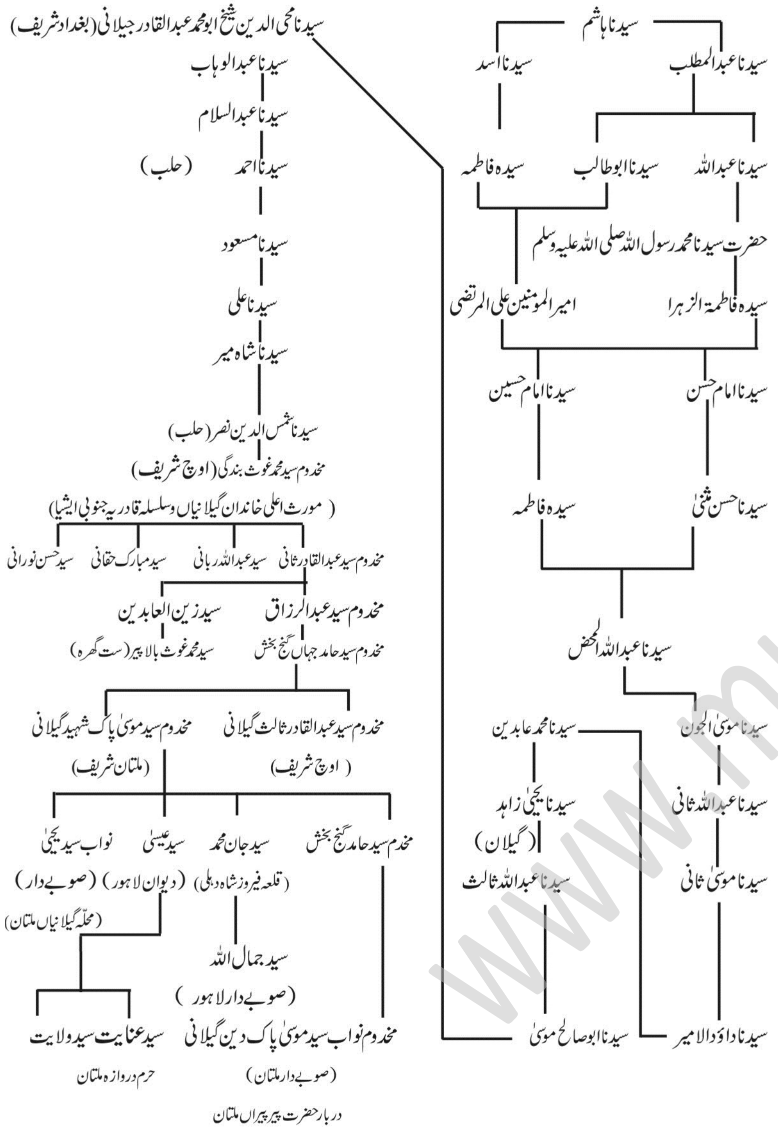

گویم زکمال توجہ غوث الثقلینا   محبوب خدا ابن حسن آل حسینا

سردر خدمت جملہ نہادند و گفتند   تا اللہ القداثر ک اللہ علینا

ماخذ: بحر السرائر و شجرۃ الانوار، یہاں وہ اسمائے مبارک ہیں جن کا کتاب ہذا میں ذکر خیر ہے

فہرست مضامین

☆ پیغام	مخدوم سید افتخار حسن گیلانی	12
☆ تقریظ	السید محمد اشرف اشرفی الجیلانی	13
☆ تبریک	شیخ عبدالحق فرحان حقی دہلوی	15
☆ نذرانۂ عقیدت	ڈاکٹر خضر نوشاہی	16
☆ افتتاح سخن	پروفیسر ڈاکٹر فضیل احمد قادری	17
☆ Review of Book	پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد قادری	25
☆ پیش لفظ	ڈاکٹر مجیب احمد	27
☆ تعارف	ڈاکٹر محمد یونس قادری	30
☆ مقدمہ	سید محمد سبطین رضا گیلانی	31

☆ باب اول: 45

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

❖ ختم المرسلین ورحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❖ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 45

❖ ارشادات 55

❖ شجرہ نسب وطریقت حسنیہ جیلانیہ قادریہ

☆ باب دوم: 63

ذکر جمیل حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی

❖ حضرت پیران پیرؒ 63

www.musapak.com

❖ روحانی فتوحات 69

مسند ارشاد قادریہ بغداد

❖ حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب گیلانیؒ 69

❖ حضرت سید صفی الدین عبدالسلام گیلانیؒ 71

مسند ارشاد قادریہ حلب 72

❖ حضرت ابوالعباس سید احمد گیلانیؒ 72

❖ حضرت محی الدین سید مسعود گیلانیؒ 74

❖ حضرت ضیاء الدین سید علی گیلانیؒ 75

❖ حضرت سلطان المشائخ سید شاہ میر گیلانیؒ 76

❖ حضرت مخدوم محمد شمس الدین نصر گیلانیؒ 77

مسند ارشاد قادریہ اُوچ وملتان 79

☆ باب سوم: 81

حیات حضرت مخدوم الکل السیّد محمد غوث بندگی گیلانی اوچؒ

☆ باب چہارم: 129

ذکر حضرت شیخ سید صفی الدین حقانی نقوی گازرونی اوچؒ

☆ باب پنجم: 151

حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی بن مخدوم محمد غوث بندگی اوچؒ

❖ حضرت مخدوم سید عبدالرزاق گیلانیؒ 156

❖ حضرت مخدوم سید حامد جہاں بخش گیلانیؒ 159

❖ حضرت مخدوم سید محمد غوث بالا پیرؒ ست گھرہ 165
❖ حضرت مخدوم سید عبد القادر ثالث اوچیؒ 173
❖ حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید ملتانیؒ 186
☆ باب ششم: 203
حضرت مخدوم سید عبد اللہ ربانی بن مخدوم محمد غوث بندگی اوچیؒ
☆ باب ہفتم: 211
حضرت مخدوم سید مبارک حقانی بن مخدوم محمد غوث بندگی اوچیؒ
☆ باب ہشتم: 227
جنوبی ایشیا میں سلسلہ قادریہ کا فروغ
☆ باب نہم: 267
دیوان قادری
☆ باب دہم: 283
عہد عصر کی قادری خانقاہیں
☆ شجرہ نسب 309
☆ کتابیات 311
☆ تصاویر

پیغام

الحمدللہ یہ امر باعث صد مسرت و افتخار ہے کہ جنوبی ایشیا میں سلسلہ عالیہ قادریہ اور خانوادہ غوث الاعظم کے مورث اعلیٰ سیدی جدی مرشدی حضرت مخدوم الکل سید محمد غوث بندگی الحسنی الحسینی الجیلانی قدس سرہ دربار عالیہ قادریہ غوثیہ محبوب سبحانی اوچ شریف کی حیات، احوال و آثار پر مشتمل ''تذکرہ مخدوم الکُل'' منصہ شہود پر آرہا ہے جو وابستگان شاہ جیلان کی روحانی اور علمی تشفی کا سبب بنے گا جس کی ایک طویل عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔

دعا گو ہوں کہ یہ ذکر جمیل سلسلہ عالیہ قادریہ شرف قبولیت حاصل کرے اور منتظمین و قارئین کے لئے خیر و برکت کا باعث ہو۔ جزاک اللہ خیرا۔

مخدوم الملک مخدوم پیر سید افتخار حسن
الملقب شیخ حامد شمس الدین تاسع الحسنی الحسینی الجیلانی
سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ
مدینۃ السادات اوچ شریف۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان

www.musapak.com

تقریظ

الحمد للہ علیٰ ما انعم و صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و آلہ وسلم

محترم قارئین! انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ پیش نظر رسالہ بنام جنوبی ایشیاء مشاہیر سلسلۂ عالیۂ قادریہ کا اجمالی تعارف یعنی تذکرۂ مخدوم الکل سید النسب السید محمد غوث بندگی القادری الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی دربار عالیہ قادریہ محبوب سبحانی اوچ شریف کے احوال و آثار پر مشتمل ہے۔ سرکار سید محمد الغوث قادری نور اللہ مرقدہ ایک عظیم المرتبت شریعت وطریقت کے عظیم الشان بزرگ تھے علم و ادب شریعت وطریقت حقیقت و معرفت کے حسین سنگم تھے جس زاویہ سے آپ کی ذات کو دیکھا جائے بے مثال تھی۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کے اعتبار سے آپ کی خدمات آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کے فروغ کے لئے آپ نے جونقوش اس دھرتی پر ثبت کئے ہیں اس کے اثرات آج بھی زندہ وجاوید ہیں اور آپ کا علمی روحانی فیض آج بھی جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ تا قیام قیامت یہ فیض آپ کی اولاد وامجاد سے جاری رہے گا۔

پیش نظر کتاب خواجہ سید شاہ محمد غوث بندگی الحسنی الحسینی القادری نور اللہ مرقدہ کے احوال و آثار وخدمات پر مختصر مگر جامع ایک اہم کڑی ہیں جس کو محبّ گرامی عزیز القدر سید محمد سبطین الگیلانی القادری زید شرفہ نے اپنے اسلاف کے روش پر رہ کر جن حیات و خدمات پر قلم اٹھایا ہے۔ ماشاء اللہ اسلوب تحریر نہایت دلکش و دلربا ہے۔ جو موصوف کی جودت طبع وفکرونظر اور ذوق تجسس کی واضح دلیل اور اپنے بزرگوں کی خصوصی توجہ ادب کا ثمرہ وماحصل ہے۔ یقیناً اس رسالہ سے عوام وخاص سب یکساں طور پر مستفیض اور مستنیز ہونگے اور ان کے لئے استفاضہ کا باعث ہوگا۔

اس مجموعہ کو موصوف نے مستند بنانے کے لئے مستند ماخذ و حوالہ جات کی تلاش و جستجو میں جس سعی پیہم سے کام لیا ہے بلاشک وشبہ ولاریب و لائق تحسین وصد آفریں اور کثرت مطالعہ کا نتیجہ ہے یقیناً موصوف اپنی کوششوں میں کامیاب ہیں۔ میں نے جستہ جستہ مقام سے پڑھا ماشاء اللہ خوب سے خوب تر پایا۔ خدا کرے تصنیفات وتالیفات کی دنیا میں ذوق وشوق کا یہ عظیم کارواں تیز رفتاری کے ساتھ اسی طرح آگے بڑھتا رہے اور اپنے ہم عمروں کے لئے نمونہ عمل ثابت ہو۔

دعا گو ہوں مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے اور اہل بیت اطہار کے طفیل ان کے علم وحلم عمر واقبال میں خوب برکتیں فرمائے اور فرزندان اسلام کے لئے اس کتاب کو نافع بنائے اور موصوف کو اس سلسلہ کی مزید سعی جاری رکھنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین یا مجیب السائلین بحق طٰہٰ ویٰسین وبحق ن وص بحق بدوح و بحرمتہ سید المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الف الف مرۃ والہ وازواجہ واھلبیتہ و بارک وسلم۔

طالب دعا محتاج کرم

فقیر اشرفی گدائے جیلانی

سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی غفرلہ

مسند نشین خانقاہ سرکار کلاں شیخ اعظم کچھوچھہ مقدسہ

بانی وصدر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ

چیئرمین ورلڈ صوفی فورم

مورخہ 18 ربیع الغوث 1443ھ

بحالت سفر

www.musapak.com

تبریک

یہ امر باعث سعادت ہے کہ ہمارے جد امجد حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے قادری مرشد حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی کے مورث اعلیٰ حضرت مخدوم الکل سید محمد غوث بندگی گیلانی قادری قدس سرہ اوچ شریف کا ''تذکرۂ مخدوم الکُل'' کی اشاعت کا اہتمام کیا گیا ہے جس سے جنوبی ایشیا میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے وابستگان کو روحانی تشفی حاصل ہوگی اور محققین و مورخین کے لیے علم و عرفان کی جستجو کی طالب حضرات کو کمال رہنمائی میسر آسکے گی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبارالاخیار کے اختتام پر اپنی حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی سے روحانی وابستگی کا ذکر بڑی عقیدت و احترام اور دلکش پیرائے میں بیان کیا ہے جس کا اعادہ زبدۃ الآثار میں بھی اداب سلسلہ عالیہ قادریہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کے قادری مرشد جمال اللہ جمال الدین ہیں جو ''در خلق و خلق وارث حضرت نبوی است ﷺ''۔(اخبارالاخیار)

جنوبی ایشیا میں خانوادہ گیلانیہ قادریہ اور اس سے وابستگان مشاہیر کا اجمالی تعارف پر یہ تذکرہ جمیل یقیناً مقبولیت کی سند پائے گا۔ جزاک اللہ خیرا۔

عبدالحق فرحان حقی دہلوی
سجادہ نشین
دربار عالیہ قادریہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی
دہلی۔انڈیا
گیارہ ربیع الثانی شریف 1443 ہجری

باسمہ تعالیٰ

نذرانہ عقیدت

بحضور مخدوم کُل، حضرت شاہ محمد غوث گیلانی اُچیؒ

شاہ محمد غوث اُچی، سید والا صفات
تخمِ دین حق را، اُو در زمین ہند کاشت
سلسلۂ قادریہ را چنان دادہ فروغ
فیض روحانی، فشردہ شد، از و درخشش جہات
درجہان معروف شد، مخدومِ کُل لقبش کہ اُو
راہنما و پیشوائے، اصفیائے کائنات
سلسلۂ نوشہی از فیض او شد مشتہر
خضر نوشاہی غلامِ آنجنابِ پاک ذات

ڈاکٹر خضر نوشاہی
۳/جولائی ۲۰۲۰ء بروز جمعۃ المبارک

افتتاحِ سخن

اسلام کے روحانی میلانات ورجحانات کا نام تصوف ہے۔اس کا مقصد بندے اور اللہ کے درمیان ذاتی عبادات، ریاضات ومشاہدات کے ذریعہ بلاواسطہ رابطہ کرنا ہے جس کی بنیاد تقوی قرآنی پر ہو۔صوفی شریعت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے اعمال کو صرف طاعات ظاہری پر ہی منحصر نہیں رکھتا بلکہ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے اعمال کی درستی اس انداز سے کرے کہ اسے مشاہدہ حق کی سرفرازی حاصل ہو۔جنوبی ایشیا اور عالم اسلام میں بہت سے روحانی سلاسل کا اجراء ہوا، ان سلاسل کی اپنی اپنی خصوصیات ہیں لیکن چند خصوصیات تمام سلاسل میں مشترک ہیں مثلاً:

✷ تمام سلاسل میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ طالب راہ کا شریعت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے راہ طریقت پر گامزن ہو کر حقیقت (ذات حق) سے رابطہ ممکن ہو۔

✷ صوفیاء کا یقین ہے کہ طالب راہ کو روحانی ''مقامات'' سے گزرتے ہوئے اور بدلتے نفسیاتی کیفیتوں ''حال'' سے دوچار ہو کر ہی مشاہدۂ حق حاصل ہوگا۔

✷ راہ طریقت پر گزر صرف ایک ''مرشد کامل'' کے زیرنگرانی ممکن ہے جو خود ان ''مقام'' و''حال'' بکمال وتمام گزر کر مشاہدہ حق حاصل کر چکا ہو۔

✷ مرید اپنے مرشد کے بتائے ہوئے اعمال جیسے فنائے ذات، پابندی اذکار اور مراقبہ وغیرہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ''حال ومقام'' سے گزر کر روحانی مدارج طے کرتا ہے۔

✷ صوفیاء کرام سماع کی مجالس آراستہ کرتے ہیں جسے ''قوت روحانی'' بھی کہا گیا

ہے۔کچھ صوفیاء بمصداق ''نہ ایں کار می کنم نہ انکار می کنم'' اس سے اجتناب کرتے ہیں۔علمائے ظاہر اس پر تنقید بھی کرتے ہیں۔سماع کے انعقاد کے لئے صوفیائے کرام نے مخصوص شرکاء (اخوان)، مخصوص وقت (زمان) اور مخصوص جگہ (مکان) کی پابندی رکھی ہے۔

✷ تصوف اسلام کی نشوونما کی ابتداء روحانی سلاسل کی داغ بیل پڑنے کے بعد ہوئی۔روحانی سلاسل اپنی مقامی نسبت، بانی سلسلہ یا اپنی خصوصیات سے موسوم ہوئے جیسے سلسلہ چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ، نقشبندیہ وغیرہ۔ایک سلسلے کے مریدین ومتوسلین ایک خاص شیخ یا مرشد سے منسوب ہوئے۔

✷ روحانی سلاسل کے اجراء کا مرکز خانقاہ ٹھہرا۔خانقاہ کے لئے دائرہ، زاویہ اور رباط کے الفاظ بھی مستعمل ہیں۔خانقاہ میں مرشد قیام فرماتے ہوئے مریدین کی روحانی تربیت فرماتے ہیں۔یہ دو الفاظ ''خان'' اور ''گہہ'' کا مرکب ہے یعنی سردار، سرخیل یا مرشد کے رہنے کی جگہ۔خانقاہ کی مقبولیت کا انحصار شیخ کی شخصیت اور روحانی صلاحیت پر ہوتا ہے۔خانقاہ کے اخراجات فتوح یا جاگیر سے پورے ہوتے ہیں۔

جنوبی ایشیا میں تیرہویں صدی عیسوی سے سلاسل کا اجراء شروع ہوا۔اس وقت تک بلاد اسلامیہ میں تصوف نے ایک باقاعدہ تحریک کی صورت اختیار کر لی تھی۔سرزمین برصغیر میں یہاں کے مقامی رنگ و روپ سے تصوف پر اور نکھار آیا تاہم شروعات میں اس کی ترویج واشاعت پر بلاد اسلامیہ میں ساتویں صدی سے تیرہویں صدی عیسوی تک کے محرکات کا اثر بہت حد تک رہا۔بلاد اسلامیہ اور جنوبی ایشیا میں اس کی ترویج واشاعت کو تین ادوار میں منقسم کیا جاسکتا ہے:

1-دورِ تشکیل (دسویں صدی عیسوی تک):

اس دور کے صوفیاء پر خشیت خداوندی کا بڑا غلبہ تھا بایں وجہ وہ توبہ، ترک و تجرید، فقر، قناعت اور توکل علی اللہ پر زور دیتے تھے۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ اور کوفہ تصوف کے اولین مراکز تھے۔ اس دور کے صوفیاء کا تن مجاہدہ اور دل مشاہدہ میں رہتا تھا۔ انہوں نے تبلیغ و اشاعت پر زور نہیں دیا۔ اویس قرنیؓ، حسن بصریؒ، فضیل بن عیاضؒ اور خاتون صوفی رابعہ بصریؒ ان میں شامل ہیں۔

بلاد اسلامیہ کے دوسرے علاقے جہاں اس دور میں تصوف کی ترویج و اشاعت ہوئی ان میں ایران، خراسان، ماوراء النہر، مصر، شام اور بغداد شامل ہیں۔ بسطام میں مشہور صوفی بایزید بسطامی (م:۸۷۴ء) ہوئے۔ انہوں نے سب سے پہلے ''ہمہ اوست'' کا فلسفہ پیش کیا اور پہلی بار ''فنائے ذات'' کا نظریہ تشکیل کیا جس نے بعد کے صوفیاء پر بڑے مثبت اثرات مرتب کئے۔

عباسیوں کے دار السلطنت بغداد میں جنید بغدادی (م:۹۱۰ء) ایک عظیم اور با اثر صوفی ہوئے۔ انہیں روایتی اور دقیانوسی علماء میں بھی مقبولیت حاصل تھی۔ وہ نظریہ ''صحو'' کے قائل تھے اور بایزید کے ''سکر'' پر ''صحو'' کو ترجیح دیتے تھے۔ بایزید کے پیرو ''صحو'' پر ''سکر'' کو ترجیح دیتے تھے یہ دو متضاد مگر دلچسپ رجحانات ان دو بزرگوں کے ذریعہ شروع ہوئے۔ ان دو رجحانات کو ''سکر'' و ''صحو'' یا بسطامی اور جنیدی بھی کہتے ہیں۔

فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(اقبال)

اس دور کے صوفی گروہ مستقل کسی ایک جگہ نہیں رہتے تھے جیسا کہ بعد کے ادوار میں ہوا۔ ان گروہوں کے ماننے والے دور دراز کے مقامات کا سفر کرتے تھے۔ دیار عرب کے جن نواحی علاقوں میں یہ قیام کرتے تھے انہیں ''رباط'' کہا جاتا تھا

اور جنوبی ایشیا میں خانقاہ تصوف کی سب سے مستند کتاب کشف المحجوب جو شیخ علی ہجویری (م:۱۰۷۷ء) کی تصنیف ہے اسی دور میں تحریر کی گئی۔

2-باضابطہ تحریک (دسویں۔ بارہویں صدی عیسوی):

دسویں صدی عیسوی تک تصوف نے ایک باضابطہ تحریک کی صورت اختیار کر لی تھی۔ مستند کتابوں کا خاصہ ذخیرہ تیار ہو گیا تھا۔ اصطلاحات بھی کافی تعداد میں وضع کر لی گئی تھیں۔ گروہوں کی ابتداء بھی ہو گئی تھی۔ ابھی صوفی سلاسل نے باضابطہ شکل اختیار نہیں کی تھی۔ آئندہ تین سو سالوں میں یہ چیزیں پوری طرح نشوونما پا گئیں اور تصوف کی تحریک مسلمانوں کی دینی زندگی کا ایک خاص عنصر بن گئی۔

حضرت امام ابو حامد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۵۸-۱۱۱۱ء) نے بارہویں صدی میں اپنی معرکتہ الآرا تصنیف احیاء العلوم الدین مکمل کی۔ حضرت امام غزالی کو اسلامی تصوف کی تاریخ میں جو مقام حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ انہوں نے علمی حیثیت سے تصوف کو ایک مستقل فن بنانے کی خدمت انجام دی۔

بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی میں فارسی شاعری کا دائرہ وسیع ہوا خاص کر واقعاتی نظمیں جو طویل صوفیانہ مثنویوں کی شکل میں نمودار ہوئیں اور جس نے تصوف کی تحریک کو عوام تک پہنچایا۔ حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ، نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اس عہد کے مشہور صوفی شعراء تھے۔ شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شروعات کی۔ حکیم سنائی نے اس کی آبیاری کی اور مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۲۷۳ء) نے اس فن کو نقطہ عروج تک پہنچایا۔

عطار روح بود و سنائی دو چشم او — ما از پس سنائی و عطار آمدیم (مولانا روم)

بارہویں صدی عیسوی کے سب سے عظیم المرتبت شخصیت حضرت شیخ محی الدین

www.musapak.com

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۱۶۶ء) ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اگر علمی حیثیت سے تصوف کو ایک مستقل فن بنانے کی خدمت انجام دی تو شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے عملی اعتبار سے تحریک تصوف میں ایک جان ڈالی اور ''فن شیخی'' کو معراج کمال تک پہنچایا۔ جسے ان سے پہلے کسی بزرگ نے اسلام کے زریں اصولوں کی نشر واشاعت کا ذریعہ اس طرح نہیں بنایا تھا۔ ارشاد و تلقین کا کارنامہ جو انہوں نے کیا وہ اسلامی تصوف کی تاریخ میں عدیم النظیر ہے۔ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم سے ایک زبردست دینی انقلاب آیا اور ہزاروں لوگوں نے ان کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ ان کے وعظ بڑے پُر تاثیر ہوتے تھے۔ ہر طرح کے لوگ اس میں شرکت کرتے تھے بعض اوقات بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حاضرین کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ جاتی تھی۔ چارسو کاتب قلم دوات لئے بیٹھے رہتے اور جو لفظ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلتا اسے فوراً لکھ لیتے۔ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ حسنہ کے دو مجموعے فتوح الغیب اور فتح ربانی دستیاب ہیں۔ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دو اور مشہور تصانیف غنیتہ الطالبین اور الفیوضات الربانیہ ہیں۔

اس دور کے ایک اور مشہور بزرگ شیخ نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی (۱۱۶۸ء) ہوئے انہوں نے شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگوں سے فیض پایا۔ بارہویں صدی کے آخیر میں دو عظیم المرتبت شخصیتیں پیدا ہوئیں جنہوں نے تصوف کی تحریک کو وہ سب دیا جس کی اس کو ضرورت تھی۔ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی (م ۱۲۴۰ء) اور شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۱۲۳۴ء)۔

3- روحانی سلاسل:

تیرہویں صدی عیسوی میں روحانی سلاسل وجود میں آئے اور اُن کی تشکیل سے تصوف کی تحریک میں ایک نئی جان پڑ گئی۔ اسلامی تصوف کی تاریخ تیرہویں صدی

میں ہر اعتبار سے مکمل ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں یہ سلاسل، اس کے ارتقاء اور نشو ونما کی آخری منزل ہے۔ سلاسل کا اجراء طریقوں کی شکل میں ہوا جس میں صوفی مراکز (خانقاہ وغیرہ) نے اپنی نسبت کو ایک خاص بزرگ اور ان کی تعلیمات سے منسلک کیا اور اس طرح صوفی طریقہ ایک سلسلہ کے طور پر پھیلا۔ بعد کے جانشینوں اور خلفاء و مریدین نے نسلاً بعد نسل اپنی روحانی وراثت کو بانی سلسلہ سے منسوب کیا۔ خانقاہوں کے اندر شیخ اور مریدین کے درمیان ایک خاص روحانی نسبت پیدا ہوئی۔ شیخ اپنے مریدین کو احکام شرعی کی پابندی کے ساتھ اپنے سلسلہ کی خاص اشغال و اوراد کی تعلیم دینے لگے۔ جو سلاسل ایران، مرکزی ایشیا اور بغداد میں مقبول ہوئے ان میں سلسلہ قادریہ، سلسلہ سہروردیہ، سلسلہ چشتیہ اور نقشبندیہ (اولاً خواجگان) قابل ذکر ہیں۔

سلسلہ قادریہ کا جنوبی ایشیا میں ورود مسعود مورخین تصوف کے نزدیک متنازع ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سلسلہ قادریہ پندرہویں صدی کے وسط میں شاہ نعمت اللہ کے ذریعہ قائم ہوا۔ سید محمد غوث گیلانی رحمۃ اللہ علیہ مخدوم شیخ عبدالقادر ثانی، سید موسیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عہد مغلیہ میں فروغ دیا۔

(خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت، دہلی ۱۹۵۳ء، ص ۱۳۴: شیخ محمد اکرام، رود کوثر، دہلی ص ۶۳)

میری رائے میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کی طرح قادریہ سلسلہ بھی بارہویں صدی کے اواخر یا اوائل تیرہویں صدی میں جنوبی ایشیا پہنچا۔ یہاں سلسلہ قادریہ کے بانی میر دہلی اور عہد سلطان شمس الدین التتمش کے شیخ الاسلام حضرت سید نورالدین حسن مبارک غزنوی (۶۳۲ھ بمطابق ۱۲۳۴ء) ہیں۔ خانقاہ مجیبیہ، پھلواری شریف، پٹنہ ہندوستان میں سلسلہ قادریہ عمادیہ کی نسبت یوں ہے:

''حضرت تاج العارفین شاہ محمد مجیب اللہ قادری پھلواری (بانی خانقاہ مجیبیہ) کو نسبت ان کے پیرومرشد حضرت خواجہ عماد الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ سے، ان کو

www.musapak.com

حضرت شاہ محمد فاضل قلندر سادھوری سے ،ان کو حضرت شیخ عبدالرسول کچھوندوی راجگیری سے،ان کو حضرت شاہ مجتبیٰ عرف مجا قلندر لاہرپوری سے ،ان کو شیخ عبدالقدوس قلندر جونپوری سے، ان کو اپنے والد شیخ عبدالسلام عرف علن جونپوری سے ،ان کو اپنے والد شیخ محمد قطب جونپوری سے ،ان کو اپنے والد شیخ قطب الدین بینا دل جونپوری سے ،ان کو حضرت نجم الدین غوث الدہر سے ،ان کو حضرت سید نظام الدین سے ،ان کو سید حسن مبارک غزنوی سے ،ان کو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے ،ان کو حضرت غوث الثقلین سید محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ۔"

(شعیب رضوی ،اعیان وطن: آثارات پھلواری شریف ،پٹنہ، ۱۹۹۷ء ص ۱۳۳)

اوائل میں سلسلہ قادریہ چونکہ مشرقی اور شمالی جنوبی برصغیر تک محدود رہا، دہلی اور اس کے نواح میں اس سلسلے نے اپنی جگہ کم بنائی لہٰذا مورخین نے بھی اپنی نظروں کو چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں پر مرکوز رکھا ۔قادریہ سلسلہ کو شروعات میں نہ تو میر خورد (صاحب سیر الاولیاء) جیسا صاحب قلم میسر آیا اور نہ ہی عوام تک اس کی زیادہ رسائی ہوسکی ۔مغل دور حکومت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ ایک جلیل القدر قادری بزرگ تھے مگر دوسرے سلاسل سے ان کا تعلق بھی رہا اور یہ وقت نقشبندیوں کے زور وشور کا تھا ۔شہزادہ داراشکوہ نے علمی اور عملی دونوں طریقوں سے سلسلہ قادریہ کو مقبول بنانے کی کوشش کی مگر ان کی ناکامی ،ان کی تحریروں سے ایک عرصے تک بے اعتنائی سے اسے حاشیئے پر جانا پڑا ۔موجودہ دور میں سید سعد اللہ رضوی اور سید علی اصغر گیلانی کے سلسلہ تحقیق کو خانوادہ گیلانی کے علاوہ شریف احمد شرافت نوشاہی ،محمد دین کلیم قادری اور فاطمہ زہرا بلگرامی کی تحریروں سے مطالعات سلسلہ قادریہ میں ایک نئی جان پڑی ہے ۔

اُوچ شریف کی علم وعرفان کی سرزمین پر حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی

www.musapak.com

گیلانی رحمتہ اللہ علیہ، ان کے خانوادے اور خلفاء نے پندرہویں اور سولھویں صدی عیسوی میں جنوبی ایشیا میں ایک منظم طریقے سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی روحانی پیشوائی کی جس کی برکات سے مشرق بعید بھی مستفید ہوا ۔

(Schimmel, Mystical Dimensions, Page-354)

اُوچ شریف اور ملتان کا کیا کہنا ،ان سرزمین کا ذکر آتے ہی نظریں تعظیم سے جھک جاتی ہیں ۔بطور خاص اُوچ شریف کی سرزمین کے متعلق تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ نے فرمایا تھا کہ اس سرزمین اور اس کے صحراوں میں جو کیفیت ہے وہ دوسرے زمینوں میں نہیں ہے :

"گویند کہ زمین اُچہ وصحرائی او کیفیتی وحالتی دارد کہ در زمین ہائی دیگر نیست"

(اخبار الاخیار ،مجتبائی دہلی ۱۳۳۲ھ ،ص: ۲۰۵)

میں جناب سید محمد سبطین رضا گیلانی مدظلہ العالی کو صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جنوبی ایشیا میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے مشاہیر کے اجمالی تعارف کے ضمن میں تذکرہ مخدوم الکل سید محمد غوث بندگی گیلانی قادری اوچ شریف کے ذریعہ نام نیکو رفتگاں کو ضائع ہونے سے بچالیا ہے اور یہ بات ان کی سابقہ تحریروں سے بھی عیاں ہے ۔دُعا گو ہوں کہ مستقبل میں بھی ان کے رشحات قلم سے اور بھی گوہر گرانمایہ سامنے آئیں ۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

پروفیسر ڈاکٹر فضیل احمد قادری

صدر نشین شعبہ تاریخ

نارتھ ۔ایسٹرن ہل یونیورسٹی ،شیلانگ ،انڈیا

۲۴ جولائی، ۲۰۲۰ء

Review of Book

Tazkira Makhdoom Al-Kul

The biggest mission of the saints of Islam was to "promote virtue and prevent from vice" (Amar Bil Maaroof and Nahi Anil Munkar).This is the lesson which we learn from the under review book Tazkira Makhdoom Al Kul.

The younger generation is lacking interest from the history of our respectable saints who played vital role in preaching and spreading Islam in the region and illumination reached in all the corners of not only South Asia but throughout the globe.

Tasawwuf is a branch of Islamic knowledge which focuses on the spiritual development of the Muslims.This aspect of the spiritualism is beautifully defined by the author, Syed Muhammad Sibtain Raza Gilani for which he deserves appreciation and admiration

Allah sent His final messenger, Prophet Muhammad PBUH, as a source of knowledge for the entire Ummah. He was the fountain of Quran, Hadith, Tafsir, Fiqah and so on. After the Prophet, the scholars of this Ummah carried and propagated each of these branches of knowledge Because no one person can attain the perfection of the Prophet PBUH, who single handedly assumed

all of these roles, various branches of the Islamic sciences developed. For example, Imam Abu Hanifah preserved the science of Fiqah and after him thousands of scholars continued on his footsteps. Similarly Imam Bukhari and the other famous scholars of Hadith, preserved the words of the Prophet PBUH. The scholars of Tajweed preserved the recitation of the Prophet PBUH, and the scholars of Arabic grammar preserved the language of the Prophet PBUH.

I have carefully gone through the spiritual book Tazkara Makhdoom Al-Kul. The book encompasses the introduction of **Silsila-e-Qadria** and gives a comprehensive glimpses of Tassawwuf in Islam. The book deals with the resolutions of problems of daily human life setting examples of Sufia-e-Karam and respectable saints.

The teaching of Hazrat Makhdoom Al Kul highlighted in the book is the continuation of Prophet Muhammad PBUH and His follower Sahaba-e-Karam. The book gives an overview of the efforts of not only preserving but also spreading the Islamic values. In the present time when there is scarcity of guidelines, the book provides an easy way to understand spiritualism through the history of Tasawwuf. The teaching of Hazrat Makhdoom introduced the Islamic values in South Asia which is a fundamental work for the development of Islamic culture in the region.

Prof.Dr. Muhammad Ahmed Qadri,
Vice Chancellor,
Nazeer Hussain University, Karachi
1-11-2019

www.musapak.com

پیش لفظ

شریعت اور طریقت محمدیہ ﷺ کی ابتداء غارِ حرا سے ہوئی، جس کی انتہا، انسانوں کے لیے وصالِ حق پر ہوگی۔ شبِ اسریٰ کے طفیل عام مسلمان کی معراج نماز ہے اور جو معراج کی 'معراج' چاہتا ہو، اس کے لیے شریعت کے دائرہ علم و عمل کے اندر رہتے ہوئے، سلوک کی مختلف منازل اور ریاضتیں متعین کی گئی ہیں، جن کو معروف سلاسل طریقت کے اکابرین کی تعلیم و تربیت اور نگرانی میں مکمل کی جانی چاہیں۔

تصوف/طریقت کے باقاعدہ آغاز کی تاریخ کا تعین ایک مشکل امر ہے تاہم اس کی بنیاد غار حرا سے جڑی ہوئی ہے۔ شریعت کی طرح طریقت بھی چار معروف سلاسل کے حوالہ سے جنوبی ایشیا میں مروج ہے۔ ان سلاسل طریقت کے اثرات جنوبی ایشائی مسلم معاشرہ کی اکثریت میں نہایت دور رس اور پختہ ہیں۔ ان معروف سلاسل طریقت میں سلسلہ قادریہ کو خاصی اہمیت حاصل ہے، جس کو شیخ عبدالقادر الجیلانی معروف بہ غوث اعظم (1078ء–1166ء) سے منسوب کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں یہ سلسلہ تقریباً پوری دنیا اور خصوصاً جنوبی ایشیا میں حضرت شیخ کی اولاد کے ذریعے پھیل گیا۔ یہاں اس سلسلہ کی مقبولیت غالباً سب سے زیادہ ہے اور اس کی شاید یہ وجہ ہے کہ اس سلسلہ کو یہاں کی ممتاز و جید دینی و علمی شخصیات نے نہ صرف شرف قبولیت بخشا بلکہ لفظ قادریہ کے بعد، اپنی نسبت سے اس کو جاری و ساری رکھا۔ مثلاً سلسلہ قادریہ رضویہ وغیرہ۔

محترم سید محمد سبطین گیلانی (پ۔ دسمبر 1955ء) بنیادی طور پر انتظامی امور

کے ماہر اور قانون دان ہیں۔ ساتھ ہی دربار سید محمد جمال الدین موسیٰ پاکؒ شہید، ملتان سے بھی منسلک ہیں کیونکہ محترم سید سبطین گیلانی کا تعلق ملتان سے ہے، اس لیے آپ نے ملتان کی تاریخ، صوفیانہ شاعری اور اپنے آباؤ اجداد، حضرات سادات گیلانیہ کی سوانح و خدمات پر کئی تصانیف اہل علم و دل کی نذر کی ہیں۔ آپ کی تازہ تصنیف، جنوبی ایشیا میں سلسلہ قادریہ کے مؤسس اعلیٰ، سید محمد غوث بندگی گیلانی قادری پر زیر نظر کتاب ہے۔ بقول مصنف یہ تذکرۂ مخدوم الکل اپنے موضوع کے لحاظ سے اولین علمی کاوش ہے۔

ایک روایت کے مطابق، جنوبی ایشیا میں سید صفی الدین گازرونی (م–1007/8ء)، اپنے پیر و مرشد شیخ ابو اسحاق گازرونی کی ایما، پر 980/81ء میں احمد پور شرقیہ کی قدیم و تاریخی بستی اوچ میں آئے تو انہوں نے یہاں ایک خانقاہ/ درس گاہ کی بنیاد رکھی، جہاں طلبہ کی تعداد پانچ سو سے زائد تھی۔

(مسعود حسن شہاب، خطہ پاک اوچ (بہاولپور، اردو اکیڈمی 2009ء، ص: 167,172)

اوچ بہاولپور کے جنوب مشرق میں واقع ہے اور یہ ہر عہد اسلامی میں علم و عرفان کا مرکز رہا ہے۔ تاہم اس زریں روایت کو پندرہویں صدی عیسوی میں، سید محمد غوث بندگی گیلانی کی قائم کردہ خانقاہ/ درس گاہ نے حیات نو بخشی، اگرچہ جنوبی ایشیا میں سلسلہ چشت و سہروردیہ، سلسلہ قادریہ سے پہلے موجود تھے اور اس کے اثرات بھی کافی گہرے تھے۔ تاہم خانقاہ قادریہ اوچ نے جنوبی ایشیا میں اسلام اور سلسلہ قادریہ کے ابلاغ و فروغ میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ جس کے اثرات ہنوز محسوس کیے جا رہے ہیں۔

سید محمد غوث بندگی گیلانی 30/ 1429ء میں شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے۔ آپ غوث الاعظم کی اولاد سے ہیں۔ آپ اپنے والد سید محمد شمس الدین حلبی کی وفات کے بعد مستقل طور پر اوچ آ گئے اور نہ صرف عوام بلکہ خواص، مثلاً سلطان حسین مرزا

www.musapak.com

حاکم سندھ اور سلطان سکندر لودھی (م-1517ء) کو بھی فیض یاب کیا۔ (شہاب، خطہ پاک اوچ، ص: 255)۔ سید محمد غوث بندگی علم و ادب و روحانیت میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ صاحبِ دیوان بھی تھے۔ آپ کا انتقال 1517ء میں ہوا اور اوچ میں مزار بنا جو مرجعِ خلائق ہے۔ آپ کا روحانی فیض آپ کی اولاد سے جاری ہے۔

تاریخ نگاری ایک فن ہے جو اپنی روح اور تقاضے رکھتا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک مشکل عمل ہے خصوصاً جب کوئی اپنے خاندان یا مذہبی و سیاسی عقیدتوں کے محور، اشخاص یا واقعات کے بارے میں کوئی تحقیق پیش کرتا ہے تو اس کا غیر جانبدار یا غیر جذباتی ہونا ناممکن ہوتا ہے۔ سید سبطین گیلانی بلاشبہ ایک پیشہ وارانہ محقق / مورخ کی حیثیت سے معروف نہیں ہیں۔ تاہم انہوں نے زیرِ نظر کتاب میں کافی حد تک سائنسی بنیادوں پر استوار، اسلوب، تاریخ نگاری کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔ جس کے لیے وہ قابل صد تحسین ہیں۔ امید ہے کہ یہ کتاب، اپنے موضوع کے حوالے سے خشتِ اول ثابت ہوگی اور آئندہ کی تحقیق و تاریخ نگاری کے لیے مزید در وا کرے گی۔

ڈاکٹر مجیب احمد
چیئرمین شعبہ تاریخ و مطالعہ پاکستان
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد
6 نومبر 2019ء

www.musapak.com

تعارف

اہل عقل و بصیرت حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ حالات کی بہترین اثر اندازی بلکہ افضل ترین عبادات اہل کمال حضرات کی رفاقت اور مقربانِ دربارِ الٰہی کی حیات و خدمات کا تذکرہ ہے۔ جن کی استقامت دیکھ کر قاری کیلئے راہ عبادت کی بڑی سے بڑی تکلیف بھی آسان ہو جاتی ہے۔

آٹھویں صدی ہجری میں حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے سید عبدالرزاق نورالعین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بن سید عبدالغفور حسنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بارہ سال کی عمر میں اپنے ماموں سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ کچھوچھہ شریف، ہندوستان بعہد سلطان محمد شاہ تغلق تشریف لائے، لیکن نویں صدی ہجری میں حلب سے اوچ شریف اقامت پذیر ہونے والے خانوادہ غوث الاعظم کے حضرت مخدوم سید محمد الحسنی قادری المعروف مخدوم محمد غوث بندگی اوچ حلبی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود مسعود سے سلسلہ قادریہ برصغیر میں پھیلا۔

کتاب مستطاب تذکرہ مخدوم الکُل جو کہ جنوبی ایشیا میں مشاہیر سلسلہ قادریہ کا اجمالی تذکرہ ہے جسے خانوادہ غوثیہ کے فرزند ارجمند محترم سید محمد سبطین رضا گیلانی نے تالیف کیا ہے۔ علماء و محققین اسلام نے علم رجالیات کے اصول و ضوابط متعین کر کے میدان تحقیق میں ایک نئی جہت کا اضافہ کیا ہے جس سے کھرے اور کھوٹے کی شناخت بخوبی ہو جاتی ہے۔ مذکورہ کتاب کی سب سے اہم خاصیت یہ ہے کہ تمام حوالہ جات، بنیادی ماخذات سے مزین کیے گئے ہیں۔ مجھے امید واثق ہے کہ کتاب تذکرہ مخدوم الکُل (برصغیر میں اردو زبان میں حضرت سید محمد غوث بندگی گیلانی قادری پر پہلی کتاب ہے) نہ صرف عوام الناس بلکہ علماء، صلحاء، اور طلاب تحقیق کے لیے مشعل راہ کا کام دے گی۔ اس کے لیے محترم سید محمد سبطین رضا گیلانی قابل صد مبارکباد ہیں۔

7 مئی 2019ء — ڈاکٹر محمد یونس قادری
علما یونیورسٹی کراچی

مقدمہ

اسلام میں مذہبی وروحانی اور علمی وثقافتی اعتبار سے مسجد کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہے۔مسجد کو اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔اسلامی تاریخ میں اہمیت کی حامل مسجد نبوی ہے۔مدینہ منورہ میں قائم ہونے والی پہلی اسلامی ریاست میں مسجد نبوی کئی حیثیتوں سے ممتاز رہی ہے۔اس مسجد کی ایک حیثیت درسگاہ کی بھی رہی ہے جہاں اصحاب صفہ نے براہ راست کتاب وحکمت وتزکیہ نفس کا درس معلم انسانیت حضرت محمد ﷺ سے حاصل کیا-لہذا مسلمان جہاں بھی گئے وہاں انہوں نے رشد وہدایت کیلئے مسجد تعمیر کروائی اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا اہم فریضہ ادا کر کے محبت اخوت و بھائی چارہ کے پیغام کو عام کیا-

جنوبی ایشیا میں 95ھ/ 712ء میں فتح سندھ وملتان کے بعد محمد بن قاسم نے دیبل،اروڑ اور ملتان میں اولین مساجد تعمیر کروائیں۔چچ نامہ میں لکھا ہے کہ ”چوں بر اکابر و اعیان شہر ملتان عہد وثیق بکرد مسجد ومنارہ بنا کرد“جہاں سے کفرستان ہند کی تاریخ کے قدیم ترین زندہ شہر اور ادیتہ مندر کے محور ومرکز ملتان میں فروغ دین کا آغاز ہوا-اگرچہ محمد بن قاسم کی آمد سے پہلے مسلمان کیچ مکران سے آگے تک پہنچ چکے تھے لیکن محمد بن قاسم کے ہمراہیوں میں قراء،علماء اور فضلا بھی شامل تھے۔چچ نامہ کے مطابق ہدایات یہ تھیں کہ ہندو سندھ کی بادشاہت کے مرکز اور ستون ملتان اور اروڑ ہیں،قیام کسی مرکزی جگہ پر کرو۔فوج میں حافظ حضرات ہمیشہ تلاوتِ قرآن کریں اور باقی لوگ دعا و استغفار کرتے رہیں۔رعایا سے دلجوئی کا برتاؤ کریں۔کلمہ اسلام کی

تبلیغ کی جائے اور مشرف بہ اسلام ہونے والوں کی تربیت کی جائے۔اس طرح برصغیر کے مسلمانوں کے مذہبی وعلمی روابط رفتہ رفتہ دمشق،بغداد اور مصر سے قائم ہو گئے اور بالآخر ملتان بھی اسلامی علوم وفنون کا مرکز بن گیا۔

صوفیاء کرام:

جنوبی ایشیا کے پہلے صوفی کھتوال ملتان کے دیوان مشایخ چاولی المتوفی 131ھ تھے۔تواریخ ملتان میں لکھا ہے کہ”آپ کی اولیائی کا شہرہ عام ہوا“۔اہل بیت رسول ﷺ سے سید عبداللہ شاہ غازی المتوفی 151ھ نے سندھ آ کر دیبل کراچی کو تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔

برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش کے مطابق حضرت پیر عبدالرحمن بن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم القریشی جو کہ تابعی تھے 83/ 82 ہجری میں سندھ آئے۔روایت یہ ہے کہ انہوں نے آخری ایام احمد پور سیال کے قریب قلعہ میں رشد وہدایت میں گزارے۔

چوتھی صدی ہجری میں قرامطہ کے فکری انتشار اور غلبہ کے تدارک کیلئے سلطان محمود غزنوی نے توجہ دی۔مراۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ”ملتان سلطان محمود کے فتح کر لینے کے بعد ویران ہو گیا،وہاں کے زمیندار اور امراء سب اوچ چلے گئے اسی کو آباد کر کے پایہ تخت بنایا“۔کشف المحجوب کے مطابق اُس وقت لاہور مضافات ملتان میں تھا۔

اصلاح احوال کیلئے افغانستان،ایران اور وسط ایشیا کے علماء و اصفیاء نے بھی بھر پور حصہ لیا۔حضرت سید صفی الدین گاذرونی قدس سرہ 370ھ/ 981ء میں اوچ میں تشریف لائے اور وہاں سب سے پہلے آپ نے ایک مسجد اور دارالعلوم کی بنیاد رکھی جو اس علاقے میں غالباً پہلا اسلامی دارالعلوم تھا جس میں مسافر طلباء کی تعداد پانچ سو سے

www.musapak.com

زیادہ تھی۔(1)

قرامطی یلغار کے اس زمانے میں ایک طرف غزنی کے حکمران اور دوسری طرف حضرت قطب الاولیاء موج دریا قدس سرہ شہر ملتان میں سرگرم ہوئے اور ان کی کاوشوں کو مزید متحرک کرنے کیلئے گردیز سے حضرت سید ابوالفضل جمال الدین محمد یوسف گردیزی المعروف شاہ یوسف گردیز قدس سرہ 481ھ/ 1088ء میں ملتان تشریف لائے اور دین کی تبلیغ کیلئے مصروف عمل ہو گئے۔(2)

حضرت شیخ زنجانی، حضرت شیخ اسماعیل محدث، حضرت سید علی ہجویری اور بعدہ حضرت معین الدین چشتی نے لاہور پر نظر عنایت فرمائی۔ اجمیر میں آپ کی ذات والا صفات سے سلسلہ چشتیہ کو فروغ حاصل ہوا۔

سلطان ناصر الدین قباچہ جب ملتان اور سندھ کا خود مختار حکمران ہوا تو اس نے کچھ عرصہ اوچ کو اپنا دارالحکومت بنایا جس کی وجہ سے ملتان اور اوچ علماء و اصفیاء سے پر رونق ہو گئے- قاضی منہاج الدین سراج کو قباچہ نے ساتویں صدی ہجری کے شروع میں اوچ کے مدرسہ فیروزیہ کا مہتمم مقرر کیا۔ اوچ کی علمی عظمت کا یہ عالم تھا کہ طبقات ناصری میں علامہ منہاج سراج اس شہر کو ”حضرت اوچہ“ کے نام سے ذکر کرتے ہیں۔

اسی زمانہ میں ملتان میں سلسلہ سہروردیہ کے مؤسس حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ (661ھ) نے مسند ارشاد سہروردیہ کو زیب و زینت بخشی اور فروغ علم کیلئے ملتان میں ایک اقامتی مدرسہ قائم کیا۔ یہاں سے سلسلہ سہروردیہ کو فروغ حاصل ہوا۔

قباچہ نے ملتان میں جامعہ ناصریہ قائم کیا اور حضرت علامہ سید قطب الدین کاشانی حسنی (633ھ) کو اس کا مہتمم مقرر کیا۔ صاحب سیر الاولیا نے اس زمانے کے ملتان کو قبۃ الاسلام تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ”دریں ایام ملتان قبۃ الاسلام عالم بود،

www.musapak.com

فحول علماء آنجا حاضر بودند“۔

حضرت بختیار کاکی جب ملتان تشریف لائے تو ان سے مستفید ہونے والے بابا فرید الدین گنج شکر (664ھ) تھے۔ بابا فرید نے اجودھن (پاکپتن شریف) میں سلسلہ چشتیہ کی مسند ارشاد کو پُر رونق کیا۔ آپ سلسلہ چشت کے موسس ثانی ہیں۔

مضافات ملتان میں قادری سلسلہ کی مسند ارشاد کو حضرت مخدوم عبد الرشید حقانی (669ھ) نے زیب و زینت بخشی۔ آپ کا شمار سلسلہ قادریہ کے اولین بزرگوں میں سے ہوتا ہے۔

حضرت سخی سرور نے ڈیرہ غازی خاں کو مرکز رشد و ہدایت بنایا تو حضرت شاہ شمس سبزواری (675ھ) کی ملتان تشریف آوری سے کئی قبائل اسلام میں داخل ہوئے۔(3)

ساتویں ہجری سے نویں صدی ہجری تک اوچ شریف میں سلسلہ سہروردیہ کے نامور بخاری سادات کے بزرگ علم و فضل کے دریا بہاتے رہے۔ حضرت سید السادات مخدوم جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ (690ھ) ملتان سے اوچ پہنچے اور محلہ بخاریاں میں مسند ارشاد سادات بخاریہ کی بنیاد رکھی۔ بخاری سادات میں مخدوم سید جہانیاں جہاں گشتؒ (785ھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں اکثر بزرگ سخندان اور صاحب تصنیف ہوئے ہیں۔(4)

اوچ شریف کو خانقاہ و مدرسہ گاذرونیہ، مدرسہ فیروزیہ، خانقاہ و مدرسہ بخاریہ اور خانقاہ و مدرسہ شیخ جمال خنداں رو، مدرسہ قاضی بہاء الدین اور خانوادہ محدث موسیٰ بن یعقوب ثقفی نے مسلم تہذیب وتمدن اور اسلامی علوم وفنون کا مرکز بنا دیا۔

اگرچہ التمش کی فتح ملتان سے ملتان اور اوچ کی علمی سرگرمیوں کو زک پہنچی لیکن شہزادہ محمد بلبن کی ملتان آمد سے اوچ اور ملتان کی علم وفضل کی محافل پھر سے

پرُ رونق ہوگئیں، حضرت امیر خسرو اور حسن سجزی نمایاں صاحبان علم و عرفان تھے ۔ جیسے ہی لودھی دور میں سلطان قطب الدین لنگاہ کی ملتان پر خود مختار حکمرانی کا آغاز ہوا بہت سے علماء وفضلا یہاں سے رجوع کر گئے ۔(5)

ایسے عالم میں نویں صدی ہجری کے آخری نصف کے آغاز میں اصلاح احوال کیلئے سلسلہ عالیہ قادریہ کے روح رواں حضرت مخدوم الکل سید محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ حلب سے ملتان تشریف لائے آپ کے علمی وروحانی کمالات کے بارے میں اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ آپ صاحب عِلوم معقول ومنقول تھے اور بہت مشہور ہوئے ۔(6)

سادات عظام:

برصغیر پاک وہند میں سادات حسنیہ کے فیوض و برکات دوسری صدی ہجری میں حضرت سید پیر عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ از اولاد حضرت سید حسن مثنیٰ بن نواسہؑ رسول حضرت سیدنا امام حسن بن امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی کراچی میں آمد سے شروع ہو گئے اور پھر پانچویں صدی ہجری میں حضرت سید زید بن سبط رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ کی اولاد سے حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش قدس سرہ لاہور میں تشریف لائے ۔ ان کی آمد سے کفرستان ہند میں اسلام کی ضیا پاشیوں کو مرکزیت حاصل ہوئی جبکہ علم وعرفان کو فروزاں کرنے کیلئے حضرت سید قطب الدین کاشانی از اولاد حضرت سید حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن قباچہ عہد میں رئیس جامعہ الناصریہ ملتان کے فرائض سرانجام دیتے رہے ۔آپ کا علم وعمل میں مرتبہ اتنا بلند تھا کہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی صبح کی نماز آپ کے پیچھے آکر ادا کرتے تھے اور فرماتے کسی عالم کے پیچھے نماز پڑھنا کسی نبی مرسل کے پیچھے نماز پڑھنا ہے ۔ حضرت قطب الدین

کاشانی سے منظوم رسالہ تحفتہ الفقہ منسوب ہے ۔فرماتے ہیں کہ:

شکر حق را کہ رب عالمیاں ست　　نعمت عاقبت متقیاں ست

حسنی سادات کا تبلیغ کا یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے ۔(7)

سادات حسینیہ کے فیوض و برکات کا سلسلہ اوچ شریف میں حضرت سید صفی الدین حقانی نقوی گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ کی چوتھی صدی ہجری میں آمد سے عروج پاتا ہے ۔حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی لاہور میں ''گنج بخش فیض عالم'' کہتے ہوئے ملتان سے اجمیر میں آتے ہیں اور رشد وہدایت کی ایسی مسند سجاتے ہیں کہ آپ ''ولی الہند'' کے لقب سے مشہور ہوتے ہیں ۔

سادات حسینیہ سے سید شاہ یوسف گردیز ملتان میں قطب الارشاد سید پیر موج دریا ہراتیؒ کے ہمراہ رشد وہدایت کی مشعلیں روشن کرتے ہیں بعدہ حضرت شہباز قلندر نے سہون سندھ اور سخی سرور نے ڈیرہ غازی خاں اور حضرت سید شمس الدین سبزواری نے ملتان کو علم اور عرفان سے مستفید فرماتے ہیں ۔

سادات حسینیہ سے حضرت سید جلال الدین بخاری، حضرت سید بدرالدین بھاکری اور حضرت سید کبیر الدین حسن دریا سبزواری کے خانوادے اوچ کو علمی و روحانی مرکزیت عطا کرتے ہیں ۔حسینی سادات کا تبلیغ کا یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے ۔

نویں صدی ہجری میں حسنی الحسینی گیلانی سادات کے ایک اور محترم خانوادہ کے مخدوم سید محمد غوث بندگی نے مدینتہ السادات اوچ شریف میں رشد وہدایت کی ایسی مسند ارشاد کو زیب وزینت فرمایا جس کی نیابت الشیخ السید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی ۔

آں شاہ سرفراز کہ غوث الثقلین است
دراصل صحیح النسبین از طرفین است

www.musapak.com

از سوئے پدرتا بہ حسن سلسلہ او
و ز جانب مادر دُر دریائے حسین است

(عبدالرحمن جامی)

تذکرۂ مخدوم الکُل:

حضرت شیخ السیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی اولاد پاک سے جنوبی ایشیا میں قادریہ سلسلہ کے سجادہ راستین حضرت مخدوم سیّد محمد غوث بندگی الحسنی الحسینی اوچی قدس سرہ ہیں۔تذکرہ اولیائے ہند میں لکھا ہے کہ

''سید محمد غوث گیلانی اہل علم اور خدا ترس بزرگ تھے سخاوت اور بہادری اُن کی ذات میں نمایاں تھی آپ نے باضابطہ مخلوق کی ہدایت کا اہم فریضہ انجام دیا۔ بڑے بڑے امراء اور علماء و فضلاء آپ کے دامن سے وابستہ ہوئے۔سلطان سکندر لودھی نے بھی آپ سے بیعت کی، اس طرح عقیدت مندوں کا ایک لمبا تانتا بندھ گیا۔آپ کی ذات بابرکت سے ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کا فیضان جاری ہوا اور ہندوستان میں اس سلسلے کی نشر واشاعت کے اولین شخص قرار دیئے گئے''(8)

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کا ورود اوچ ابتداً اوچ گیلانی کی قلمی بیاضوں میں 859ھ/ 1454ء بغرض سیاحت و تبلیغ لکھا ہوا ملتا ہے اور ایک بیت میں ''شاہ قادری پیر'' و ''شیخ پاک'' 833ھ/ 1429ء حضرت مخدوم غوث بندگی کی ولادت، ''باخیر آمد'' 859ھ/ 1454ء اوچ شریف میں آمد کو ظاہر کیا گیا ہے(9)۔بعدہ جامع الاقوال میں لکھا ہے کہ آپ 864ھ/ 1460ء میں روم (حلب) سے اوچ میں توطن اختیار کرنے کیلئے ملتان تشریف لائے(10)۔رود کوثر کے مطابق اس وقت ہندوستان میں چشتیہ

اور سہروردیہ سلسلوں کا زور کم ہوگیا تھا(11)۔خزینۃ الاصفیا میں لکھا ہے کہ آپ کے کمال علمی و روحانی عظمتوں سے سلسلہ عالیہ قادریہ پورے ہندوستان میں پھیل گیا۔(12)

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کا عقد غزنوی عہد کے مشہور فقہاء کے شیخ حضرت سید صفی الدین گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ کے تیرہویں سجادہ نشین حضرت سید ابوالفتح حسینی نقوی کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سے ہوا جن کے بطن اطہر سے حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ آپ حضرت غوث الثقلین کے حقیقی وارث اور کمالات میں انہیں کے تابع تھے اس لیے آپ کو شیخ عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے۔(13)

ملتان میں حضرت مخدوم ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند ارشاد کے سجادہ راستین اُن کے پڑپوتے حضرت شیخ الکُل موسیٰ پاک شہید گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہوئے جن کی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حیات، سیرت اور کردار کو اخبار الاخیار میں ایک جملہ میں کیا خوب بیان کیا ہے کہ

''در خَلق و خُلق وارث حضرت نبوی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''(14)

روحانی اعتبار سے مدینۃ السادات اوچ شریف اور مدینۃ الاولیاء ملتان، یک جان و دو جسم ہیں۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کیا خوب کہا ہے کہ

آں نورکہ از مشرق جیلان تابید — بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید
زو مشرق و مغرب شدہ روشن آخر — از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

زیر نظر تذکرہ مخدوم الکُل کی ترتیب و تہذیب میں کوشش کی گئی ہے کہ جنوبی ایشیا میں اسلام کی تبلیغ کے لئے سلسلہ عالیہ قادریہ کے فروغ کو زیر بحث لاتے ہوئے حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اُوچی قدس سرہ کے احوال و آثار اور ان کے وابستگان کی خدمات کو بیان کرتے ہوئے ان کے عارفانہ کلام کے مطالعہ سے روحانی

www.musapak.com

تسکین حاصل کی جائے نیز گیلانی خانوادے کے دودھیال کے بزرگوں کے ساتھ ساتھ ان کے ننھیال حضرت سید صفی الدین نقوی گاذرونی کے خانوادہ کے ضمن میں تفصیلات مختلف کتب کے مطالعہ سے جو سامنے آئی ہیں انہیں تاریخ کا قرض جانتے ہوئے اوچ کی تاریخ کے اس روشن باب کو بھی منظر عام پر لایا جارہا ہے تاکہ تحقیقی تسامحات کا ازالہ کیا جاسکے۔

اس ضمن میں بنیادی ماخذ بحرالسرائر قلمی از سید سعد اللہ رضوی، مخزونہ کتب خانہ دربار حضرت پیران پیر ملتان، شجرۃ الانوار قلمی از سید علی اصغر گیلانی، مملوکہ سید بشیر حسین گیلانی کالاباغ، عین التصوف قلمی از سید مجتبیٰ گیلانی، مخزونہ لائبریری عجائب خانہ لاہور، شجرہ مطہرہ جیلانیہ از محمد ادریس اوچ، مخزونہ گیلانی لائبریری اوچ شریف گیلانی اور قلمی بیاض احوال حضرت گاذرونی ملکیہ خلیفہ شمیم عباس اوچ شریف بخاری کے اقتباسات پہلی بار اصل متن فارسی کیساتھ شامل کیئے گئے ہیں تاہم اِن کا مفہوم اردو میں بیان کر دیا ہے تاکہ ریسرچ سکالر اس سے بھرپور استفادہ کرسکیں کیونکہ اب تک اس ضمن میں کی جانے والی تحقیقی کاوشوں میں ایک تشنگی کا احساس پایا جاتا ہے۔ بحرالسرائر کی حیثیت اولین مستند ماخذ کی ہے جسے حضرت سید موسیٰ پاک شہید کے جامع الاقوال والاسرار سے مزین کیا گیا ہے۔

تذکرہ مخدوم الکل میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے متعلقین کے منظوم شجرہ جات بھی تصحیح کے بعد شامل کیئے گئے ہیں جو کہ اب نایاب ہوتے جارہے ہیں۔ بیشتر بزرگان کرام کا سال وصال بھی دیا گیا ہے۔

تحدیث نعمت کے طور پر اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خاکسار کا سلسلہ نسب، حسب ذیل واسطوں سے ہوتا ہوا حضرت مخدوم الکل سید محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ کے توسل سے حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے جاملتا ہے جیسا کہ شجرہ نسب میں ظاہر کیا گیا ہے۔

"خاکسار محمد سبطین رضا گیلانی بن پیر سید غلام مرتضیٰ گیلانی بن پیر سید محمد نواز شاہ گیلانی بن پیر سید سید علی شاہ گیلانی بن پیر سید غوث بخش شاہ گیلانی بن مخدوم سید صدرالدین اول گیلانی بن مخدوم سید جمال الدین شاہ گیلانی بن مخدوم سید دین محمد شاہ گیلانی بن مخدوم سید محمد غوث ثانی گیلانی بن سید محمد اسماعیل گیلانی بن مخدوم سید عبدالقادر ثالث پان گیلانی بن مخدوم نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی بن مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی گیلانی بن حضرت شیخ الکل سید حافظ ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید گیلانی اوچی ثم الملتانی بن حضرت مخدوم سید حامد جہاں بخش و گنج بخش گیلانی بن مخدوم سید عبدالرزاق گیلانی بن مخدوم سید عبدالقادر ثانی گیلانی بن مخدوم سید محمد غوث بندگی قادری حسنی الحسینی الگیلانی حلبی اوچی رحمۃ اللہ علیہ"

ہدیہ سپاس پروفیسر ڈاکٹر ابرار عبدالسلام کے لیے ہے کہ انہوں نے کتاب کے ابتدائی مسودے کے ضمن میں نہایت ہی مفید مشوروں سے نوازا۔ شکر گزار ہوں مولوی محمد رمضان معینی تونسہ شریف، ریاض احمد خان بھٹہ قادری اوچ شریف گیلانی، خلیفہ شمیم عباس، محمد اقبال نازکی عباسی اور عنایت مولا اویسی اوچ شریف بخاری کا جو مختلف کتب کی فراہمی میں پیش پیش رہے نیز پروف ریڈنگ کی سعادت علامہ تنویر مدنی اوچوی نے حاصل کی جبکہ مخدوم سید سہیل حسن گیلانی چیئرمین پاکستان مشائخ سپریم کونسل نے تحسین کی۔

مجھے اپنے مہربانوں محترم مولانا منظور حسین مرتضوی، علامہ ایاز احمد چشتی، علامہ محمد ایاز ہوتوی فریدی، غلام مصطفی شاہ بخاری، قاسم علی ہاشمی، عبیدالرحمن، اصغر کلاچی، محبوب جعفر، ہارون حسن اور دونوں صاحبزادوں محمد حماد حسن گیلانی و محمد مدثر حسن گیلانی کا مثالی تعاون میسر رہا۔

اس ضمن میں ڈاکٹر محمد یونس قادری، علما یونیورسٹی کراچی، ڈاکٹر مجیب احمد انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، ڈاکٹر محمد احمد قادری وائس چانسلر نظیر حسین یونیورسٹی

www.musapak.com

کراچی اور ڈاکٹر خضر نوشاہی خانقاہ نوشاہیہ، ساہن پال شریف نے بھرپور حوصلہ افزائی کی اور اپنے تاثرات سے سرفراز فرمایا۔

خصوصی طور پر یکے از نیازمندان خانقاہِ مجیبیہ پھلواری شریف اور سابق رکن انڈین کونسل اف ہسٹاریکل ریسرچ پروفیسر ڈاکٹر فضیل احمد قادری صدر نشین شعبہ تاریخ نارتھ۔ایسٹرن ہل یونیورسٹی، شیلانگ، انڈیا کا ممنون ہوں کہ انہوں نے تصوف کا اجمالی تعارف کراتے ہوئے کتاب کے لئے افتتاح سخن تحریر کیا۔

سچ تو یہ ہے کہ میرے لیے اعزاز سعادت ہے کہ مجھے یہ موقع فراہم ہوا کہ جنوبی ایشیا کے ایک نامور عالم دین، باکمال شاعر اور سرتاج اولیاء حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی قادریؒ کے حضور اپنی عقیدت و محبت کا یہ خوبصورت تحفہ پیش کر سکوں۔

تذکرہ مخدوم الکُل سے بالخصوص نویں سے گیارہویں صدی ہجری یا یوں کہیے پندرہویں سے سترہویں صدی عیسوی کے سیاسی و سماجی حالات اور روحانی و ثقافتی روایات سے آگاہی ہوتی ہے کہ خانوادہ سادات گیلانیہ قادریہ اُوچ و ملتان شریف کا فیضان جنوبی ایشیا سے وسط ایشیا بلکہ مشرق بعید تک وسیع تھا اور یہاں کے مبلغین نے تبلیغ دین اسلام کے لئے بھرپور کام کیا۔

Alexander میں Islamic Mysticism ' A Short History Kaygh لکھتے ہیں کہ

> "It spread into the sub continent from Uch, north east of Multan, in the late ninth/fifteenth centuries; from there it was carried by the Qadri missionaries to Indonesia & Malaysia."
> (BRILL Leiden. Boston 2000, Page 187-88)

صوفیائے کرام نے ہمیشہ انسانیت کی عظمت اور خدمت کو کسی رنگ و نسل اور مذہب اور عقیدے سے بلند ہو کر محبت اور بھائی چارہ کو اہمیت دی کہ اُن کا پیغام محبت ہے اور جہاں تک پہنچے۔اِسی پیغام محبت سے دنیا میں اسلام پھیلا۔اس لیے تو کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ انسانوں سے محبت اور بغیر کسی تفریق کے خدمت انسانیت سے نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر فروغ پذیر ہوا اور یہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا سلسلہ اب بھی وسعتوں کی معراج کی طرف گامزن ہے۔ آج بھی صوفیاء کے پیغام محبت کو عام کر کے دہشت و خوف میں الجھے ہوئے معاشروں میں امن و سلامتی کا حصول ممکن ہو سکتا ہے اور یہی نسل نو کے لیے تشخص کا غماض بھی ہے۔

آئیے محبتوں کو عام کریں اور بارگاہ ایزدی میں خیر کی خیرات طلب کریں۔

حضرت مخدوم بندگیؒ نے کیا خوب کہا ہے:

چون قادری ایں دلرباء باشد تیرا ھرگہ گدا
از تو نمی خواہم نوا خیری بدہ درویش را

اے دل میں بسنے والے باری تعالیٰ! قادری گدا آپ سے سامان و اسباب نہیں مانگتا بس کچھ خیر خیرات اس درویش کو دیجیے کہ رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر۔

سید محمد سبطین رضا گیلانی

دربار حضرت پیران پیر سید موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتان

15 رمضان المبارک 1442ھ۔28 اپریل 2021ء

ماخذ و تعلیقات

1۔ قلمی بیاض از احوال شیخ گاذرونیؒ ،مرتبہ خلیفہ فخرالدین ،مراۃ مسعودی ص: ۳۸،۳۷، تاریخ ملتان فریدی ۔ص:۱۱۹ / خطہ پاک اوچ ،تاریخ اوچ حفیظ، جدید تاریخ اوچ شریف از علامہ دین محمد عباسی ادارہ معارف اولیاء اوچ شریف صفحہ:۳۸۔

2۔ جمال یوسف/ شاہ گردیز/ تذکرۃ الملتان / تاریخ ملتان ذیشان از منشی عبدالرحمان خان عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ چہلیک ملتان ۱۹۵۸ صفحہ:۱۸۹

3۔ سیر الاولیا/ سیر العارفین/ تاریخ ملتان جلد اول از مولانا نور احمد فریدی قصر ادب رائیٹرز کالونی ملتان ۱۹۷۲ء صفحہ:۷ ،۱۳،۱۴۰،۱۵۸،۱۶۸، ۳۰۷

4۔ مناقب المخدوم/ خطہ پاک اوچ/ تاریخ ملتان فریدی ۔قصر ادب ملتان۔

5۔ انڈیا ز کنٹری بیوشن ٹو دی اسٹڈی آف حدیث لٹریچر از ڈاکٹر محمد اسحاق ڈھاکہ یونیورسٹی ڈھاکہ صفحہ /۲۳ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی از خلیق احمد نظامی ، ندوۃ المصنیفن اردو بازار دہلی ۱۹۵۳ء صفحہ:۲۰، ۳۰

6۔ اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی اردو ترجمہ مولانا عبدالاحد قادری ،ممتاز اکیڈمی لاہور صفحہ ۱۵۰

7۔

حسنی سادات

ایک غیر مطبوعہ بیاض جو کہ اوچ شریف کے علمی و روحانی خانوادوں کے بارے میں ہے جیسے غالباً بابا سید نذیر حسین شاہ لاہوری نے مرتب کیا ہے جس میں پاکستان میں اولاد حضرت امام حسن بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ضمن میں لکھا گیا ہے کہ

’’سید عبدالرزاق المعروف شاہ چراغ لاہوری ۲۹ پشت میں ،سید غوث علی شاہ بن سید الٰہی بخش سکنہ داجل کا ۳۸ پشت میں ،سید میر محمد ہاشم جیلانی کشمیری کا ۳۰ پشت میں ،سید عبدالوہاب و عبدالرزاق شاہ پسران سید غلام اکبر شاہ سکنہ لسوجھنگ کا ۳۸ پشت میں ،سید فیض محمد شاہ سجادہ نشین جہاں شاہ کا ۳۸ پشت میں اور سید غوث لاہوری بن سید حسن پشاوری کا ۲۸ پشت میں ،سید میر محمد لاہوری بن سید محمد زمان کا ۳۳ پشت میں ،سید شاہ حسن ،سید عبدالقادر

لاہوری کا ۳۲ پشت میں ،سید شاہ محمد کشمیری بن سید عبداللہ کا ۳۱ پشت میں سید قطب الدین المعروف قطب اللہ سکنہ حجرہ شاہ مقیم بن سید عبدالرزاق کا ۳۴ پشت میں ،سید ہزارے شاہ سندھ میں امیر کبیر ہیں ۔اور بٹی سیداں میں سید عبدالکریم شاہ صاحب نمبر دار کے نسب نامے حضرت امام حسنؓ سے جا ملتے ہیں ۔حضرت مخدوم الملک حامد محمد شمس الدین سجادہ نشین اوچ گیلانی کا شجرہ نسب ۳۴ پشت میں حضرت امام حسنؓ سے جا ملتا ہے ۔مخدوم الملک سید غلام میراں شاہ صاحب (جمال دین والی) کا شجرہ ۳۶ پشت میں ،مخدوم ولایت حسین ،سید شوکت حسین (سجادہ نشین) علمدار حسین ، رحمت حسین ،فیض مصطفی ،طفیل مصطفی و حشمت حسین پسران مخدوم غلام مصطفی شاہ صاحب بن مخدوم صدر الدین مرحوم مغفور (دربار موسیٰ پاک شہید ملتان) کا نسب نامہ امام حسنؓ سے ملتا ہے اور جال والا ،خانگڑھ و شیخ پور شجرہ و بٹی ولایت شاہ علاقہ جلال پور پیر والا ۔تمام سادات حضرت سید والی ولایت شاہ مرحوم کی اولاد ،سید جمن شاہ ،سید زین العابدین شاہ ،سید شیر شاہ و سید غلام شبیر شاہ پسران سید غلام مصطفی شاہ صاحب مغفور سکنہ باقر شاہ تحصیل احمد پور شرقیہ ۳۷ پشت میں حضرت امام حسنؓ سے ملتا ہے ۔سید مہر علی شاہ صاحب سکنہ گولڑہ شریف کا شجرہ بھی حضرت امام حسنؓ سے ملتا ہے ۔‘‘

اگرچہ ابھی یہ فہرست نامکمل ہے لیکن سادات حسنی کے فیوض و برکات کا ایک اشارہ ضرور ہے ۔

(بشکریہ خلیفہ شمیم عباس شجرہ نویس سادات ،اوچ شریف)

8۔ تذکرہ اولیائے ہند از مرزا احمد اختر جلد ۳ مطبوعہ دہلی صفحہ:۱۸۔

9۔ شجرہ مطہرہ جیلانیہ مرتبہ فقیر محمد ادریس نیز حاشیہ و تصحیح ،گیلانی لائبریری اوچ شریف۔

10۔ جامع الاقوال / بحر السرائر از سید سعد اللہ رضوی (قلمی) ،دربار پیران پیر ملتان/ شمارہ نمبر:۳۶۷۱ پبلک لائبریری باغ لانگے خان ملتان

11۔ رودِ کوثر از شیخ محمد اکرام ،ادارہ ثقافت اسلامیہ کمبائن پرنٹرز لاہور ۱۹۹۲ء صفحہ نمبر: ۶۳

12۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری مترجمہ مفتی محمود عالم ہاشمی/ علامہ اقبال فاروقی المعارف گنج بخش روڈ لاہور جلد اول ۱۳۹۲ھ صفحہ:۱۹۰

14،13 اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ممتاز اکیڈمی لاہور صفحہ: ۵۰۲، ۵۰۶

www.musapak.com

باب اول:

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

خاتم المرسلین و رحمۃ للعلمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں ربیع الاول 571ء میں ہوئی۔حضرت محمد ﷺ نے ظلمت کدہ عرب میں یتیم ہونے کے باوجود اپنی زندگی شروع ہی سے شرافت اور پاکیزگی سے گزاری یہاں تک کے صادق اور امین کے لقب سے مشہور ہوئے اور اپنی دانش مندی اور دور اندیشی کے سبب اہل مکہ کو جنگ فجار، حلف الفضول اور تنصیب حجر اسود جیسے معاملات میں خونریزی سے بچایا۔آپ ﷺ نے چالیس برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ کے فرمان پر نبوت کا اظہار فرمایا اور غار حرا کی خلوتوں سے نکل کر اہل مکہ کو توحید الٰہی کا پیغام دیا اگرچہ قریش کے سرداروں نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اور قطع تعلق کرلیا مگر آپ ﷺ نے تبلیغ دین کیلئے ہر قسم کے مصائب و آلام کا مقابلہ کیا اور حکم خداوندی سے مکہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ آگئے اور یہاں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔جب اللہ کا دین غالب آگیا تو لوگوں نے گواہی دی کہ آپ ﷺ نے اللہ کے پیغام کو اُن تک پہنچا دیا ہے اور دین اسلام کی تکمیل ہوگئی۔

اہل بیت رسول ﷺ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش رسول اللہ ﷺ کی گود میں ہوئی اور سیدہ فاطمہ

بنت محمد رسول اللہ ﷺ سے نکاح مبارک ہوا۔جن سے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔رسول اللہ ﷺ کے علم و حکمت کے کمالات یعنی ولایت اور طریقت کا پرتو حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبط رسول ﷺ سے ایک اموی نے کہا آپ کو ابن رسول کہا جاتا ہے حالانکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اموی کو جواب دیا کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ابن رسول کہا ہے فرمایا قرآن مجید کی آیت مباہلہ دیکھیں۔

فقل تعالو ندع ابناء نا وابناء کم (3:61)

"پس فرمادو، آؤ تم ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں"۔اس وقت ہمارے سوا رسول اللہ ﷺ کی کون سی اولاد تھی، ابنا سے مراد ہم ہی ہیں"۔(1)

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسب کو ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق رسالت مآب ﷺ کے ساتھ شرف انتساب حاصل ہے۔

حضرت سیدنا حسن مثنیٰ اپنے والد سبط رسول حضرت سیدنا امام حسن کے ہمشکل تھے اس لئے نام امتیاز و درجہ مثنیٰ پایا۔آپ کے القاب یہ ہیں:

اما الحسن بن الحسن، خکان، جیلاً، فاضلاً، رئیسا، ورعا، زاھداً

دکان یلی صدقات امیر المومنین علی بن ابی طالب (فی وقتہ) بالمدینۃ

حضرت حسن المثنیٰ بن حسن المجتبیٰ جلیل القدر، فاضل، پرشکوہ رئیس، متقی وزاہد تھے اور (اپنے وقت میں) مدینہ میں صدقات امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام پر متولی تھے۔

حضرت حسن مثنیٰ اولاد امام حسن میں سے ان دو میں سے ایک ہیں جن سے

www.musapak.com

سلسلہ اولاد امام حسن آگے بڑھتا ہے۔اور دوسرے حضرت زید بن حسن علیہ السلام ہیں (2)

حضرت حسن مثنیٰ ، امام حسن علیہ السلام کے فرزند ہیں ان کی والدہ خولہ بنت منظور الفزاریتہ ہیں ۔آپ کی شادی امام حسین علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ سے ہوئی جو امام حسین علیہ السلام نے ان کی خواہشگاری پر کی کانت تشبہ بالحورالعین لجمالھا۔وہ اپنی خوب صورتی میں حورالعین سے مشابہت رکھتی تھیں اور جناب سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی شبھیہ پر تھیں ۔قائمہ اللیل اور صائمہ النھار تھیں۔

حضرت حسن مثنیٰ کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے سامنے اعداء سے لڑے، سترہ افراد کو مارا اور خود اٹھارہ زخم کھائے ۔ان کو شہید سمجھا گیا مگر وہ زندہ تھے ۔مگر شدید زخمی دوسرے دن انہیں قید کیا گیا۔اسماء بن خارجہ نے انہیں چھڑوالیا کوفہ لے گئے علاج معالجہ کیا گیا،صحت یاب ہونے پر مدینہ بھیجا۔(الھوف فی قتلی الطغوف،ص:86)

حضرت حسن مثنیٰ نے 97ھ میں وفات پائی اِن کے صاجزادے حضرت سیّدنا عبداللہ محض جن کی والدہ حضرت فاطمہ بنت حضرت امام حسین شہید کربلا ہیں،ھو اول من جَمع بین ولادۃ الحسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ والحسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ من الحسنیۃ ،بنی ہاشم کے شیخ کہلائے ۔اِن کے صاجزادے حضرت سیّدنا موسیٰ کارنگ مبارک سانولا سبز تھا اس لئے موسیٰ جون کے نام سے مشہور ہیں ۔ اِن کے صاجزادے حضرت سیّدنا عبداللہ ثانی اور پوتے حضرت سیّدنا موسیٰ ثانی نے دین مبین کی تبلیغ میں زبردست کام کیا۔اِن کے وارث حضرت سیّدنا داؤد امیر الملقب سراج الدین ہوئے ۔اِن کے صاجزادے سیّدنا محمد عابدین رومی ہوئے جن کے جانشین سیّدنا یحییٰ زاہد نے رُشد وہدایت کی مسند کو پُر رونق رکھا۔اور اُن کے صاجزادے حضرت سیّدنا عبداللہ ثالث اور اُن کے صاجزادے سیّدنا ابوصالح الملقّب جنگی خداد وست علیہ الرحمتہ نے گیلان میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فرائض سرانجام دیئے ۔اسی نجیب الطرفین سادات خانوادہ کے وارث حضرت

السّید الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہوئے ۔(3) □

جواہر الاولیاء میں ان بزرگان سادات حسنیہ سے درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے ۔تبرکاً

فضیلت درود شریف

جواہر الاولیاء میں لکھا ہے کہ :از حضرت امام سیّد حسن المثّنی ،رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،بن امام سیّد حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالی عنہ منقول است ھر کہ این صلوات در شب وشنبہ بعد از نمازِ عشا صد باز بخواند، خدای تعالیٰ ورا از حسد و کینہ کردن ایمن گرداند ۔ان شاءاللہ تعالیٰ ۔

صلواتِ (بزرگوار) این است

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم۔

اللّٰھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد بکّل لِسان و جنان، برحمتك یاارحم الرّاحمین۔

واز حضرت سیّد عبداللہ المحض بن سیّد حسن المثنی ۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ،منقول است : ھرکہ این صلوات بعد از نمازِ صبح نود بار بخواند، خدای تعالیٰ زبان اِو فصیح گرداند ۔ان شاء اللہ تعالیٰ ۔

صلواتِ (بزرگوار) این است:

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

اللّٰھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد ،صاحب الکتاب العزیز و حامل الفرقان المجید، برحمتك یاارحم الرّاحمین۔

واز حضرت سیّد موسیٰ الجون بن سیّد عبداللہ (المحض) رضی اللہ تعالیٰ عنہ، منقول است: ھرکہ این صلوات روزِ دوشنبہ ھزار بار بخواند، بیامرزد خدای تعالیٰ گناھانِ خورد و بزرگ اِو را و وفع گرداند تپ گرم وسرد ۔ وکارھای دینی و دنیوی نیز حاصل شود ۔ان شاء

www.musapak.com

الله تعالیٰ۔

صلواتِ (بزرگوار) این است:

بسم الله الرّحمن الرّحیم۔

اللّٰهم صلِ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمّدٍ صلوات جامعة بین السترِ والجهر و صل علیٰ جمیع اخوانه من النّبیین و الشهداء و الصّالحین اهل قبلة و الایمان و الکتاب والمیزان یا حنّان یا منّان واغفر لأمة نبیّك و حبیبك محمّد علیه الصّلوٰة والسّلام ، واسکنهم اعلی الجنان واحسن الیهم یا ولی الاحسان وادخلهم برحمتك فی الرّضاء والرّضوان والرحمة والغفران واعذهم من شرّ الشیطان والنیران۔

وازحضرت سیّد عبد الله ثانی بن سیّد موسیٰ الجون، رضی الله تعالیٰ عنه، منقول است: هرکه این صلوات بعداز نمازِ تهجّد سه بار بخواند، جمله علوم کشف شود، وظاهر و باطن نیز معلوم گردد۔ ان شاءالله تعالیٰ۔

صلواتِ (بزرگوار) این است:

بسم الله الرحمن الرحیم۔

اللهم صلِ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمد صلوٰة لاحقة بنوره۔

اللهم صلِ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمد صلوٰة مقرونة بذکره۔

اللهم صلِ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمد صلوٰة جامعة بین فرحه و سُروره۔

اللهم صلِ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمد صلوٰة محیط بطوره و صُوره۔

اللهم صلِ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمد صلوٰة منورة القلوب اصحاب صدره۔

اللهم صلِ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمد صلوٰة شارحة المنقوره

مسطوره۔

وصلِ علیٰ جمیع اخوانه من الانبیاء والاولیاء بعدد و عبوره و سُروره

بین الماء و طهوره والنّور و ظهوره والحق و اموره۔

اللهم صلِ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمد بعدد و کلّ ذرّة الف الف مرّة۔

اللهم صلِ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمّدٍ و بارك و سلّم۔ برحمتك یا ارحم الرّاحمین۔

وازحضرت سیّد داوٗد بن سیّد موسیٰ ثانی رضی الله تعالیٰ عنه، منقول است: هرکه این صلوات بعداز نمازِ ظهر نود بار بخواند، بر دشمنان ظفر یابد۔ ان شاءالله تعالیٰ۔

صلواتِ (بزرگوار) این است:

بسم الله الرحمن الرحیم۔

اللهم صلِ علیٰ سیّدنا محمّدٍ و علیٰ آله و سلّم فی الاوّلین۔

اللهم صلِ علیٰ سیّدنا محمّدٍ و آله و سلّم فی الآخرین۔

اللهم صلِ علیٰ سیّدنا محمّدٍ و آله و سلّم فی الملاء اعلیٰ الیٰ یوم الدّین، برحمتك یا ارحم الرّاحمین۔

وازحضرت سیّد یحییٰ زاهد بن سید داوٗد، قدس الله سرّه۔ منقول است: هرکه این صلوات بعداز نمازِ عصر هفتاد بار بخواند۔ خدای تعالیٰ توبه او قبول کند، و مستجاب الدّعوة گردد۔ ان شاءالله تعالیٰ۔

صلواتِ (بزرگوار) این است:

بسم الله الرحمن الرحیم۔

اللهم صلِ علیٰ محمّدٍ و آله و سلّم عددما علمت۔

www.musapak.com

اللھم صلِ علیٰ محمّد و آلہٖ وسلّم زنۃ ما علمت۔

اللھم صلِ علیٰ محمّد و آلہٖ وسلّم ملا، ما علمت۔

اللھم صلِ علیٰ سیّدنا محمّد و آلہٖ و صحبہٖ بعدد ما فی جمیع الفرقان حرفا و بعد کلّ حرفا الفا الفا۔

اللھم یاربّ صلِ علیٰ محمّد بعدد ورق ھذہٖ الاشجار، و صلِ علیٰ محمّد بعدو الورد و الانوار و صلِ علیٰ محمّد بعد قطر الامطار، وصلِ علیٰ محمّد بعدد رِ جل الغفار، وصل علیٰ محمّد بعدد ودّاب البراری والجار، برحمتك یا ارحم الرّاحمین۔

واز حضرت سیّد عبد اللہ بن سیّد یحییٰ زاھد، قدس اللہ سرّہ، منقول است: ھر کہ این صلوات بعد از نمازِ شام یازدہ بار بخواند، خدای تعالیٰ او را از شرِّ جن و دیو و پری نگاہ دارد۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صلوات (بزرگوار) این است:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اللھم صلِ علیٰ سیّدنا محمّد و علیٰ آلِ سیّدنا محمد سرّ البرکات۔

اللھم صلِ علیٰ سیّدنا محمّد و علیٰ آلِ سیّدنا محمّد سبب الخیرات۔

اللھم صلِ علیٰ محمد و آل محمد فی جمیع الآفات

اللھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد بعدد انفاس المخلوقات۔

اللھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد بعدد اشعار الموجودات۔

اللھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد بعدد حروف اللّوح و الدّعوات۔

اللھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد بعدد حبّۃ سواکن السبع الا الارضین و السّموات۔

اللھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد بعدد حبّۃ الرمل و اوراق الاشجار۔

اللھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد بعدد ما خلق بالبدایات و النھایات۔ من الموجوادات والمعدومات الیٰ ابد الآباد من اوّل ازلہٖ و اوسط حشرہٖ و آخر بقائہٖ وسلّم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ برحمتك یا ارحم الرّحمین۔

واز حضرت سیّد صالح موسیٰ جنگی دوست (حق) بن سیّد عبد اللہ، قدس اللہ سرّہ منقول است: ھر کہ این صلوات بعد از نمازِ عشا صد بار بخواند، غفلت و فراموشی از دِلِ او برود، و خدای تعالیٰ او را توفیق و معرفت نصیب کند۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صلوات (بزرگوار) این است:

(بسم الرحمن الرحیم)۔

اللھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد کلما ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون۔ برحمتك یا ارحم الرّاحمین۔

واز حضرت شیخ اکبر و غوث اعظم سیّد محی الدین ابو محمّد عبد القادر جیلانی گیلانی بن سیّد صالح موسیٰ (جنگی دوست حق) قدس اللہ سرّہ العزیز، منقول است: ھر کہ این صلوات وقت خفتن بر بستر ھفت بار بخواند، خدای تعالیٰ او را از شرِّ جملہ بلاھای گوناگون نگاہ دارد، و از وسوسہ شیطان ایمن شود، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صلوات (بزرگوار) این است:

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)۔

اللھم صل علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد صلوٰۃ انت لھا اھل و ھولھا اھل۔

اللھم صلِ علیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد صلوٰۃ تکون لك رضاءً و لحقہ

www.musapak.com

اوا ءٍ، برحمتك یاارحم الرّاحمین۔(4)

خانوادہ غوثیہ جیلانیہ میں حصول برکت کے لیے حضرت پیران پیرا لشیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا نسب نامہ ذیل کے مطابق بیان ہوتا ہے:

کرسی نامہ حسنیہ جیلانیہ

حمد گویم بے قیاس از جان و دِل
آں کہ پیدا کرد آدم رازِ گل

اشرفِ انسان محمد، احمد است
ہر دو عالم مست جام از رشداست

بعد حمد ِپاک می خوانم زِ جان
کرسیَ اجداد بنویسم عیاں

ہست ایں محبوب ربُّ العٰلمین ؒ
آستانش بارگاہ مسلمین

کز دوسوئؔ داد سیادت آں ولی
با شرف گشت است در عالم جلی

نام جدّ مادر او پیر ما
صومعی عبداللہ صاحب لقا

ہست ایں اولادِ شاہنشاہ دھر
جعفرِ صادق امامِ بحر و بر

من چہ گویئم وصف ایں شاہ کرام
خود امام ابن الامام ابن الامام

والد آں شہنشاہ محی الدین
ہست روشن بہتر از خورشید برین

کنیتش بو صالح و موسیٰ نام
شہرہ جنگی دوست اندر خاص و عام

او ز عبداللہ عالی منزل است
او زیحیٰی زاہد صاحب دل است

او زِ شمس الدین محمد نامور
او زِ داود شہہ صاحب نظر

او زِ موسیٰ یافتہ نشو و نما
او زِ عبداللہ با صدق و صفا

او زِ موسیٰ الجون آمد در وجود
او زِ عبداللہ سید محض بود

محض عبداللہ را کردند نام
کز دوسوئے داد نجابت آں امام

مادرش بنت الحسین کربلا است
ایں شرافت دیگراں را ازِ کجاست

والدش حسنِ مثنیٰ با کرم
جان من بادا فدائیش دم بدم

ہست مرا ورا پدر شاہ حسن
قُرۃالعین النبی فخرِ زمن

مَر او را باشد پدر مولا علی
شیرِ حق سلطانِ دیں شاہ ولی

گفت پیمبر بہ پیش دوستاں
کشتی نوح ہست آلِ من عیاں

ہر کہ مے میردِ بہ حب آل ما
می شود مغفور از فضل خدا

حق یطہرکم تطہیرً اً خطاب
ساخت اندر شاں آلش در کتاب

نسب احمد نسب حیدر یک بود
کہ برادر مرا او را بے شک بود

گفت پیغمبر گر اصلاب طہور
کردہ ام در عالم امکان ظہور

از پدر تا آدمِ خاکی مرا
پاک ابن پاک داں اے باصفا

اے خدا صلوٰۃ بفرست از کرم
بر نبی و آل پاکِ محترم

(سید حسنین سائیں)

حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ حسنی اور حسینی ہونے کی وجہ سے عالی نسب پر فائز ہیں اور مرتبہ ولایت میں قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے مطابق اولیا اللہ میں ممتاز ہیں۔

حضرت شاہ جیلان رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک سے جنوبی ایشیا میں حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اوچی قدس سرہ مورث اعلیٰ سادات گیلانیہ وسلسلہ عالیہ قادریہ ہوئے ان کے جانشین مخدوم سید عبدالقادر ثانی ہوئے جن کے کمالات روحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے تابع تھے اس لیے شیخ ثانی کہلائے اور ملتان میں ان کے پڑپوتے حضرت سید موسیٰ پاک شہید سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ الکل ہیں جن کا شجرہ نسب وطریقت درج ذیل ہے۔جو ''ابا عن جد'' چلا آتا ہے۔

www.musapak.com

شجرہ نسب وطریقت حسنیہ جیلانیہ قادریہ

حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی نے تیسیر الشاغلین میں شجرہ مبارکہ کی ترتیب اِس طرح دی ہے:

قطب الربانی والغوث الصمدانی وحبیب الرحمانی وبحر المعانی
الشیخ السموات والارضین عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ الارباب وقطب الاقطاب السید عبدالوہاب الحسنی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الا خیار والابرار شیخ محمد الصفی الحسنی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ الغواص عمدۃ الخواص شیخ ابی العباس احمد الحسنی الجیلانی (حلبی) رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ الودود المودود ابی علی المسعود الحسنی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ المعین المرشد المبین ابی الحسن علی نورالدین الحسنی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ النجباء ابی محمد شاہ میر الحسنی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ النقباء شیخ شمس الدین محمد الحسنی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ (حلبی)
الشیخ القرناء الشیخ محمد الحسنی الجیلانی (غوث بندگی اُوچی) رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ التقی النقی الوفی الصالح المالح المرشد البانی ابی الفتح الشیخ عبدالقادر ثانی الحسنی الحسینی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ المجتہد العالم ابی علی عبدالرزاق الحسنی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ العالم العارف المرشد غوث زماں شیخ حامد الحسنی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الشیخ الوصی الرضی الموفی ضیاء الدین ابوالمفاخر الشیخ موسیٰ الحسنی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ (5)

تکملہ مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب قلمی میں ان مشائخ حسنیہ قادریہ کے ارشادات لکھے گئے ہیں۔تبرکاً

ارشادات:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا توحید کو مضبوطی سے پکڑ لے جس پر سب کا اتفاق ہے۔التوحید، التوحید، التوحید (فتوح الغیب)

حضرت شیخ عبدالوہاب نے فرمایا: دعوت فقراء کی غنیمت جانو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ جیلانی کو فرمایا کہ میں ان کے پاس ہوں اور وہ میرے پاس ہیں۔

حضرت سید صفی الدین عبدالسلام نے فرمایا: ظاہر شریعت پر عمل کرو اور کتاب اور سنت سے تمسک رکھو۔

حضرت سید ابوالعباس احمد حلبی نے فرمایا: خدا کریم ووہاب پر توکل رکھو اور ہمیشہ جدو جہد قوی رکھو۔

حضرت سید ابی علی مسعود حلبی نے فرمایا: مسکینوں پر رحم کرو۔جودوسخا کے اوصاف سے موصوف ہو، بخل سے اجتناب کرو۔

حضرت سید ابی الحسن علی حلبی نے فرمایا: توحید کے راستہ پر چلو۔اپنے اختیار و تدبر کو ترک کردو۔قضا پر راضی رہو۔

حضرت سید ابی محمد شاہ میر حلبی نے فرمایا: قلب کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حاضر رکھو اور معنوی طور پر صحبت نبوی کو ہر وقت لازم سمجھو۔

حضرت سید شمس الدین نصر حلبی نے فرمایا: ’’خدا تعالیٰ کے ساتھ دل حاضر رکھو تلاوت قرآن پر مواظبت کرو۔‘‘(6)

www.musapak.com

مخدوم سید محمد غوث بندگی کے بارے ثمرات القدس میں لکھا ہے کہ:

''درنواحی ملتان متوطن گردید و اوقات گرامی را بہ زہد و ورع و تقویٰ مصروف می داشت۔''(7)

جبکہ جواہر الاولیاء میں لکھا ہے کہ

''از حضرت شیخ محمد قادری حسنی، قدس اللہ سرہ، منقول است: ھر کہ اسم بیست و چہارم شب جمعہ صد بار بخواند، پادشاہی (بہ او) نصیب شود، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اسمِ بیست و چہارم این است: یا کبیر انت الّذی تعالیٰ و تکبّر بعظمتہٖ و جلالہٗ''۔(8)

درج بالا بزرگوں کا شجرہ نسب ہی شجرہ طریقت ہے جو کہ حصول برکت کے لیے اس طرح پڑھا جاتا ہے:

الحمدللہ رب العالمین والعاقبت للمتقین والصلواۃ والسلام علی رسولہ سیدنا وسندنا ومولانا محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

حمد ہر حالت میں ہے اس کبریا کے واسطے
شکر ہر حالت میں واجب ہے خدا کے واسطے
میں کہوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیلئے
کچھ وسیلے پیش کرتاہوں سفارش کیلئے
یاالٰہی رحم کر تو مصطفےٰ کے واسطے
اہل بیت پاک احمد مجتبیٰ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر محشر میں میرے حال پر

شافع محشر محمد مصطفےٰ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر گلزار جنت کر عطا
صدقے بی بی فاطمہ خیرالنسا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجھ پر بوقت تشنگی
ساقی کوثر علی المرتضیٰ کے واسطے
یاالٰہی رحم کرمجھ پر وقت پل صراط
شاہ حسن ابن رسول پیشوا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر سب بخشدے میرے گناہ
سید الشھدا حسین کربلا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر تربت میں میرے حال پر
حضرت سجاد صابر رہنما کے واسطے
یاالٰہی رحم کر حاضر ہوں جب منکر نکیر
باقر و جعفر امام اولیا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر الفقر و فخری شان دے
امام موسی کاظم عالی مرتبہ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر توفیق دے حج کی مجھے
پاک امام موسیٰ رضا نورالھدیٰ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شر شیطاں سے دے پناہ
خواجہ معروف کرخی مہ لقا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شوق عبادت ہو سوا
سری سقطی پاک مقبول خدا کے واسطے

www.musapak.com

یاالٰہی رحم کر پردہ دُوئی کا دور کر
جنید بغدادی حبیب کبریا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر فکر و مشاہدہ کر عطا
شیخ شبلی عاشق ذات خدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر خود سری و تکبر دُور کر
شیخ عبدالواحد نورالہدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجلس عطا کر اولیا
ابوالفرح طرطوسی عاشق کبریا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر دُنیا و دین گلزار کر
شیخ علی ہنکاری محبوب العلا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر ذاکرہو قلب و رُوح میرا
شیخ ابو سعید ہادی دوسرا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شوق زیارت ہو عطا
غوث الاعظم دستگیر پیشوا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر کر قلب کوروشن میرے
سیف الدین عبدالوہاب مہ لقا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر ہو رُوح واصل اللہ ہو
محمد عبدالسلام صفی الدین سخا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر علم حقیقت کر عطا
علم الدین ابو العباس احمد صفا کے و اسطے
یاالٰہی رحم کراپنی عطا کر معرفت

شیخ مسعود احمد حسنی پارسا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر طالب ہو تیرے وصل کا
ضیاء الدین سید علی واصل خدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر جام محبت دے پلا
سراج الدین شاہ میر میراں پیشوا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجلس محمد میں رہوں
نصر محمد حسنی شمس الدین شاہ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر کر ذات میں اپنی فنا
اوچی محمد غوث بندگی اتقیاء کے واسطے
یاالٰہی رحم کر محبوبی رتبہ کر عطا
ثانی عبدالقادر غوث الورا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر ناشاد دل کو شاد کر
عبدالرزاق فیض اللہ پیرہدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شان فقر ہوں مانگتا
قطب الدین حامد جہاں بخش اسخیا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر جمال الدین موسیٰ کے طفیل
ثانی محی الدین محبوب خدا کے واسطے
دل میں دے اپنی محبت بعد ترک ماسوا
خاندان قادری کے اولیاء کے واسطے

(عبدالعزیز مہاجرامرتسری)

تیسیر الشاغلین میں حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی لکھتے ہیں کہ حضرت الشیخ

www.musapak.com

سیدعبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں:

''اے غالب و برتر اللہ کو پکارنے والے اُس کی قدرت پر غور وفکر کر اور اپنے دل کو پاک کر کیونکہ وہ اللہ کا مسکن ہے۔تم اللہ بزرگ و برتر سے سنو اور ماسوا کو بھول کر اپنے دلوں کے ساتھ اسے دیکھ ،اس کے دروازے پر بیٹھ ،صدق ،اخلاص اور توحید کی تلوار کے ساتھ ،تو وہ غیر کے سوا صرف تمہارے لیے کھولے گا۔''(9)

اسی پیغام حضوری اور عشق مصطفی ﷺ سے سرشار ہو کر مشاہیر سلسلہ قادریہ جنوبی ایشیا میں تبلیغ اسلام کے لئے سرگرم عمل ہوئے جن کا اجمالی تعارف آئندہ ابواب میں کرانے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

www.musapak.com

ماخذ وتعلیقات

1۔ ملفوظات مہریہ اردو ترجمہ ومرتبہ مولوی فیض احمد نور آرٹ پریس راولپنڈی بار دوم ملفوظ نمبر:35 صفحہ:74

2۔ مقاتل الطالبین ص:18، تنقیح المقال ص ار:272، بحار الانوار، 44 / 167، الارشاد، ص:25 / 2، العقول الھمتہ ۲۰_ ۷۴۲ تا۷۵۳

3۔ تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی موسیٰ پاک شہید چیئر۔ بہاوالدین زکریا یونیورسٹی ملتان 2011ء صفحہ:37،38

4۔ جواہر الاولیاء از سید محمد باقر بن سید عثمان بخاری بہ تصحیح وتحشیہ پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد 1396ھ/1976ء صفحہ 269 تا 273

5۔ تیسیر الشاغلین از سید موسیٰ پاک شہید گیلانی۔مطبع صدیقیے،فیروز پور انڈیا 1309ھ

6۔ تکملہ مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب قلمی مکتوبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مخزونہ گیلانی لائبریری اوچ شریف/شریف التواریخ صفحہ 761،778،789،794،803،810،816۔

7۔ ثمرات القدس صفحہ 1121

8۔ جواہر الاولیاء صفحہ 468

9- تیسیر الشاغلین

''سید موسیٰ پاک شہید سے ملتان میں تصوف کے ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ سلسلہ قادریہ کو تقویت ملی اور اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔تیسیر الشاغلین سالکین قادریہ کے لیے دستور اور نصاب کی حیثیت اختیار کر گئی۔ پہلے دو ابواب اور ان کی فصول سے ایسا لگتا ہے کہ یہ فقہ کی کتاب ہے،تصوف کو فقہ باطن کہا جاتا ہے۔اس طرح تیسیر الشاغلین فقہ باطن کی کتاب ہے۔اس کتاب میں نماز اور مختلف اذکار و وظائف کی روحانی معنویت وضح کی گئی ہے۔تیسرا باب یعنی آخری باب خاص طور پر تصوف کے مباحث پر محیط ہے۔''

(پروفیسر ڈاکٹر محمد امین: مجلہ سرائیکی وسیب 2010ء بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان)

باب دوم:

ذکر جمیل حضرت الشیخ

سیّد عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز

ھو السید الواعظ الفصیح البیان القادر الکلام، الصوفی عظیم الشان، سلطان الاولیاء محی الدین ابو محمد عبد القادر بن موسیٰ بن عبد اللہ، الجیلی مولداً، الحنبلی مذھباً الحسنی اباً الحسینی اماً قدس اللہ سرہ۔

حضرت پیرانِ پیر السیّد شیخ عبد القادر جیلانی رمضان 470ھ/ 471ھ میں بمقام جیلان عالم ارواح سے عالم مشہود میں تشریف لائے۔ مؤسس سلسلہ عالیہ قادریہ حضرت الشیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ حسنی الحسینی سید ہیں۔

ای شمع شبستان ابی صالح موسیٰ
یک لمحہ ز رخسار تو بود آتش موسیٰ
شد صومعہ صومعی از روئے تو روشن
تا شعشعہ زد شمع رخت در شب یلدا
نیہان حسن بصفا شد متقاطر
از بحر حسین آمدہ آن گوہر یکتا

(شیخ ابو المعالی لاہوری)

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم جیلان میں پائی۔ وسافر الی بغداد طلباً للعلم فی سنتہ 488ھ مزید تعلیم بغداد پہنچ کر حضرت شیخ

حماد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور خرقہ حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ آپ نے سخت مجاہدے اور بھاری ریاضتیں کیں یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے آپ کو محبوبیت کا اعلیٰ درجہ عطا فرمایا۔ فاول خطبۃ القاھا کانت فی سنتہ 521ھ۔ آپ کے سلسلہ مواعظ اور تبلیغ سے ہر مجلس میں مشرف با اسلام ہونے والوں اور بے عملی سے تائب ہو جانے والوں کا تانتا بندھ جاتا یہ سلسلہ مواعظ چالیس برس تک جاری رہا آپ کے خطابات کے مجموعے الفتح الربانی اور فتوح الغیب کی صورت میں موجود ہیں۔ آپ کی پُر تاثیر وعظ اور انقلاب آفرین عمل کا اعجاز تھا کہ آپ کے بیعت اور تلقین کے نظام نے وہ ہمہ گیر اور لازوال صورت اختیار کی جو آج تک قائم ہے۔ تاریخ دعوت وعزیمت میں لکھا ہے کہ:

"5ویں صدی ہجری جب کہ عالم اسلام سیاسی وفکری ضعف واضمحلال کے پاتال میں اتر چکا تھا۔ ایسے دور میں امام غزالی نے اپنی فکری تحریک سے تشکیک والحاد کے فتنے کا سد باب کیا اور شیخ عبد القادر جیلانی نے انہیں بے یقینی اور بے عملی کے روگ سے نکالا۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی عطا فرمائی۔ آپ کا وجود اسلام کے لیے ایک بادِ بہاری تھا۔ جس نے دلوں کے قبرستان میں نئی جان ڈال دی اور عالم اسلام میں ایمان و روحانیت کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔"(1)

سلسلہ طریقت قادریہ:

حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی کو خرقہ شریف حضرت قاضی ابوسعید

www.musapak.com

مبارک بن علی المخزومی سے ملا جن کو شیخ ابوالحسن علی قریشی الهنکاری سے، ان کو شیخ محمد طرطوسی سے، ان کو شیخ ابوالفضل عبدالواحد عبدالعزیز التمیمی سے، ان کو شیخ ابوبکر شبلی سے، ان کو شیخ المشائخ سید الطائفہ جنید بغدادی سے، ان کو شیخ سری سقطی سے، ان کو شیخ معروف کرخی سے، یہاں سے دو واسطہ سے ایک شیخ معروف کرخی نے خرقہ حاصل کیا حضرت امام علی رضا سے انہوں نے امام موسیٰ کاظم سے انہوں نے امام جعفر صادق سے انہوں نے امام محمد باقر سے انہوں نے امام علی زین العابدین سے انہوں نے حسنین کریمین سے انہوں نے علی کرم اللہ وجہہ سے اور انہوں نے سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جبکہ دوسرا واسطہ یہ ہے کہ حضرت معروف کرخی نے تلقین حاصل کی شیخ داؤ طائی سے، انہوں نے شیخ حبیب عجمی سے، انہوں نے حضرت حسن بصری سے، انہوں نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے اور انہوں نے سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

یہ آفتاب شریعت و ماہتاب طریقت ربیع الثانی 561ھ/ 1166ء کو بغداد شریف میں غروب ہوگیا۔ قدس اللہ اسرار اسلافہم و اخلافہم۔

سال وصال دستگیرم برملا
ہادی و طیب سرور اولیاء
(561ھ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث ہلوی ؒ لکھتے ہیں کہ

''جب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی تو بہ ہیت ملاء اعلیٰ کے ہو گئے اور وہ وجود جو تمام عالم میں ہے ان میں منعکس ہوگیا اور پھر ان کے طریقہ میں روحانیت اور زندگی ہوگئی اور رہے گی۔''(2)

حضرت شاہ جیلان کے روحانی تصرف کے ضمن میں ھمعات میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ:

''ایشاں در قبر خود مثل احیاء تصرف می کنند''

حضرت مخدوم سید جہانیاں جہاں گشت بخاری اوچی فرماتے تھے کہ میں نے شیخ شرف الدین محمود تستری ؒ کو دیکھا اور انہوں نے شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی ؒ کو دیکھا اور شیخ الشیوخ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کی زیارت کی اس طرح میں اس شرف سے مشرف ہوا۔ اور رحمت خداوندی کا مستحق ہوا۔

حضرت پیرانِ پیر ؒ کی حسنی نسبت کی عظمتوں کا کیا کہنا خود فرماتے ہیں کہ:

انا الحسنی و المخدع مقامی — و اقدامی علی عنق الرجالِ
و عبد القادر المشھور اسمی — و جدی صاحبُ العین الکمالِ

روحانی فتوحات:

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا کارنامہ'' کے عنوان سے نامور محقق پروفیسر محمد اسلم لکھتے ہیں کہ:

''حضرت کے زمانے میں پورا عالم اسلام انتشار کا شکار تھا۔ عباسی خلفاء کی حیثیت شاہ شطرنج سے زیادہ نہ تھی، جسے پہلے آل بویہ اور بعد ازاں سلاجقہ مہروں کی طرح استعمال کرتے رہے۔ شمالی افریقہ اور سپین میں اکھاڑ پچھاڑ جاری تھی دوسری جانب صلیبی بلائے ناگہانی بن کر ارض مقدس پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے قبلہ اول سے مسلمانوں کو بے دخل کر دیا تھا...... ایسے سیاسی ادبار کے پرفتن زمانے میں ایک ایسی عظیم ہستی کی ضرورت تھی جو اپنے نور باطن سے باطنی فتنے کو ختم کرتی اور کشف و کرامت کا مظاہرہ کر کے عقلیات پر ضرب کلیمی لگاتی۔ ایک جانب وہ عظیم ہستی مروجہ تصوف کو عجمی عناصر سے پاک کر کے قرن اول کا حساس بنا دیتی اور دوسری جانب دین کی نبض شناس بن کر عوام کو قرآن و سنت کا متبع بنا دیتی۔ خود حضرت شیخ کا فقہ کے ایسے مکتب

www.musapak.com

(فقہ حنبلی) سے تعلق تھا جو قیاس کے خلاف تھا اور کتاب، سنت اور اجماع صحابہ کے علاوہ اور کسی چیز کو دین میں حجت نہیں سمجھتا تھا۔ جس زمانے میں اسلام اور مسلمانوں پر چاروں جانب سے یلغار ہو رہی تھی حضرت شیخ نے مسلمانوں کو ثابت قدم رکھا۔ نورالدین زنگی اور شیرکوہ جیسے مجاہدین کی فتح و نصرت کے لیئے دعا کی اور شیخ کی عین حیات میں صلیبیوں کو ارض مقدس میں شکستیں ہونے لگیں۔ حضرت شیخ کی تبلیغ و سعی سے ہزاروں کی تعداد میں یہودی اور عیسائی مشرف با اسلام ہوئے اور لاکھوں کی تعداد میں نام نہاد مسلمانوں نے راہ ہدایت پائی۔ شیخ موصوف کی کوششوں سے افغانستان اور ملحقہ علاقوں سے کرامیہ کے اثرات ہمیشہ کے لیے ختم ہوئے اور انہی کرامیوں کے احفاد نے تائب ہونے کے بعد برعظیم پاک و ہند اور بنگلہ دیش میں سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔"

(قومی ڈائجسٹ لاہور پیران پیر نمبر 1994ء، صفحہ: 84،85)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی اولاد اور خاندان نے اس سلسلہ میں کافی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ سید عبدالوہاب آپ کے جانشین بنے اور پھر اُن کے بیٹے حضرت عبدالسلام انہی کے مدرسہ اور رباط کے مسند نشین ہوئے۔ بعدازاں اُن کے عم زادوں نے اسی سلسلہ کی ترویج و اشاعت کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی زندگی میں سلسلہ قادریہ عراق کی حدود سے نکل کر مکہ مکرمہ پہنچ چکا تھا۔ صالح بن مہدی نے لکھا ہے کہ تقریباً 1180ھ میں مکہ مکرمہ میں قادری سلسلے کی ایک رباط موجود تھی۔ فاس میں حضرت کے صاحبزادوں سید ابراہیم اور سید عبدالعزیز کی اولاد نے رائج کیا پھر وہاں سے سپین اور مراکش چلی گئی۔ مراکش میں شیخ قادری کی "خلوۃ" کا ذکر ابن الطیب القادری 1104ھ میں لکھتے ہیں۔ فاس کے شرفا جیلالہ کا شجرہ نسب Arch Marco میں دیا ہے۔ ایشیاء

کوچک اور قسطنطنیہ میں سلسلہ قادریہ کو اسماعیل رومی نے رائج کیا اور قادری خانقاہ توپ خانہ میں قائم کی۔ افریقہ میں یہ سلسلہ کافی پھیلا اور یہاں "مقدم" ہوتا ہے۔ اور سڑکوں اور پہاڑوں کی اونچی چوٹیوں پر حضرت شیخ کے نام پر "جلال" قبے موجود ہیں۔ طنجہ کے جیلالہ کے مخصوص اشغال ہیں۔ گنی کا "توبہ"، ٹمبکٹو کا "کونتا" سے "سیدیہ" اسی سلسلہ سے ماخوذ ہیں۔ بعض جگہ پر شاذلیہ کہلاتے ہیں۔ یمن میں علی بن حداد، شام میں محمد البطائی بعلبکی بعلبک میں محمد الیونینی سلسلہ قادریہ کہ مشہور مبلغین تھے۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 12 پنجاب یونیورسٹی لاہور 1973ء)

یہ بھی حضرت شاہ جیلانی کا فیضان کرم تھا کہ محی الدین ابن عربی کے ذریعے اسلامی عرفان اپنے انتہائے کمال کو پہنچ گیا۔ استاد شہید مرتضیٰ مطہری لکھتے ہیں کہ

"محی الدین نے عرفان کو ایک لمحے نئے مرحلے میں وارد کیا جس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی عرفان کے حصہ دوئم یعنی اس کے علمی و نظری و فلسفی حصے کی بنیاد محی الدین کے وسیلے سے رکھی گئی اس کے بعد عرفا عموماً اس کے دسترخوان کے ریزہ خوار ہیں۔ ان کی طریقت کا سلسلہ ایک واسطے سے شیخ عبدالقادر گیلانی تک پہنچتا ہے"

(آشنائی با علوم اسلامی)

فتنہ تاتار جس نے 615ھ سے 656ھ تک اسلامی سلطنت، تہذیب و ثقافت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی سلسلہ قادریہ کے ایک خراسانی بزرگ کی مساعی جمیلہ سے نیست و نابود ہوا اور ہلاکو خان کا بیٹا تگودار خان کا نام تاریخ کتب میں احمد خان مرقوم ہوا۔

مسند ارشاد قادریہ بغداد

حضرت سیّد سیف الدین عبدالوہاب بن

حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی

حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے جانشین حضرت سیّد عبدالوہاب قدوۃ العلما فخرالمتکلمین کی کنیت عبداللہ لقب جمال الاسلام تھا۔ آپ کی ولادت باسعادت ماہ شعبان 522ھ میں ہوئی۔

بحرالسرائر میں لکھا ہے کہ آپ ہر ایک علم میں ید بیضاء رکھتے تھے۔ کرامات ظاہرہ اور مقامات فاخرہ کے ساتھ موصوف تھے۔ حقائق و دقائق کے سمندر کے شناور۔ قدوۃ السالکین حجتہ علے الصادقین آپکا شان تھا۔ اپنے والد قدس سرہ سے علوم حاصل کئے اور دوسرے مشائخ سے بھی بڑے دور دراز سفر کر کے مستفیض ہوئے۔ علم حدیث وفقہ پہلے اپنے والد محترم کو سنائی اور پھر محدث وقت مولانا عبدالاول رحمۃ اللہ علیہ محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ۔ احمد بن حسنؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے بیس سال کی عمر میں تمام علوم میں یکتا ہو کر بغداد شریف واپس تشریف لائے اور اپنے والد شریف کی خدمت میں وعظ گوئی کا اشتیاق ظاہر کیا اور آپ کے سامنے مسندِ وعظ پر قدم رکھا۔ سیّدنا سید عبدالوہاب علوم باطنی و ریاضت کی طرف مشغول ہوئے تھوڑے عرصہ میں انہوں نے وہ یدطولیٰ حاصل کیا کہ معارف کے معراج پر پہنچے اور ولایت میں قائم مقام والد ماجد سمجھے گئے۔

بہجتہ الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت غوث صمدانی کی وفات کے بعد آپ اسی مدرسہ میں جہاں غوث صمدانی درس فرمایا کرتے تھے مسند درس پر بیٹھے اور خلق اللہ کو فیضیاب کیا اور وعظ گوئی میں بھی وہ کمال حاصل کیا کہ جو باید و شاید۔ علامہ ابن رجب نے بھی لکھا ہے کہ آپ اعلے درجہ کے فقیہ و زاہد اور بہت بڑے واعظ تھے۔ قبولیت عامہ آپ کو

حاصل تھی، مظلوم و ستم رسیدہ لوگوں کی فریادرسی پر آپ خلیفہ وقت کی طرف سے مامور تھے۔

بحرالسرائر میں لکھا ہے کہ حضرت سیّد عبدالوہاب کے دو صاجزادگان سیّدنا صفی الدین عبدالسّلام اور ابوالفتح ضیاء الدین سلیمان اور ایک صاجزادی مسمات عائشہ تھی۔ حضرت سیّدہ عائشہ کی کنیت ام الحسنات تھی کانت صالحہ ولبتہ ذات کرامتہ۔ آپ کا نکاح سید مبارک بغدادی سے ہوا۔ جو بڑے زاہد اور پارسا تھے اور پھر ان کی اولاد صالحین ہوتی رہی۔ ابوالفتح ضیاء الدین سلیمان قدس اللہ سرہ العزیز بڑے محدث اور فقیہہ تھے۔ سخاوت اور علم و حلم میں شہرہ آفاق تھے۔ (بہتجہ)۔ زین العراق اُن کا لقب تھا۔ تینوں بھائی بہن آپس میں عینی اخوت کے تھے۔ ان کی والدہ کا نام تاج النساء بنت محمد دینوری تھا۔ حضرت سید عبدالوہاب کی وفات 25 شوال 593ھ/ 1197ء میں ہوئی اور مقبرہ حلبہ بغداد میں یہ آفتاب اسلام چھپ گیا۔

تاریخ المشھد القادری فی بغداد کے مطابق فتنہ تاتار کی تباہی کے بعد سید عبدالوہاب اور حضرت غوث پاک کی دیگر اولاد کے جسد اطہر احاطہ غوث پاک حضرۃ قادریہ کے تہہ خانہ میں منتقل کر دیے جو کہ مراجع خلائق ہیں۔ قدس سرہ العزیز۔

شاہِ سیف الدینؒ شہ ہر دو سرا
قاتلِ کفار باشمشیرِ دیں
سالِ تولیدش بشیر آمد عیاں
تاجِ حق فرما و ہم مہتاب دیں
گفت سیف الدین میرِ حق خرد
ارتحالِ آں شہ روئے زمیں
(593ھ)

(خزینۃ الاَصفیاء جلد اول صفحہ: ۱۸۳)

www.musapak.com

حضرت سیّد صفی الدین عبد السلام گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد صفی الدین ابونصر عبد السّلام کا لقب جمال الفقہا۔ زین الصلحاء والمحدثین اور صوفی تھا۔ آپ بزمان حضرت غوث صمدانی قدس سرہ پیدا ہوئے تھے۔ شاگرد بھی انہیں کے تھے پھر اپنے والد سے مستفیض ہوئے۔ بہجتہ الاسرار میں لکھا ہے کہ بغداد کی ایک جماعت آپ سے حدیث بھی روایت کرتی ہے۔ آپ محدث تھے۔ دادا محترم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے مدرسہ اور مسند ارشاد کو زیب زینت فرمایا، مفتی تھے، مدرس تھے۔ اہل علم کی بڑی عزت کرتے۔ ان کے اقوال وافعال سب شریعت کے مطابق تھے۔ خلیفہ ظاہر باللہ کو بھی جناب کی شاگردی کا فخر حاصل تھا۔ آپ نے اپنے چچازاد سید ابوصالح نصر بن سید عبد الرزاق کو مدرسہ سپرد کر کے متوکلانہ زندگی گزاری۔ کچھ عرصہ غلاف کعبہ کے متولی بھی رہے۔ بحر السرائر میں لکھا ہے کہ آپ کے دو صاحبزادے مخدوم سیّد احمد اور سیّد حسن اور ایک صاحبزادی مسمات حضرت فاطمہ تھیں۔ حضرت سید عبد السلام نے 3 رجب 611ھ/ 1214ء میں وفات پائی اور بغداد میں مدفون ہوئے۔ قدس سرہ العزیز۔

صفی الدین چو شد بدارِ قرار — اہلِ جنت شدند زو خوش حال
رحلتِ پیر گفت نوشاہی — قادر پیر ہادیِ ویں سال
(611ھ)

(شریف التواریخ ص:784)

مسند ارشاد قادریہ حلب

حضرت ابو العباس سیّد احمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد احمد کا لقب علم الدین شیخ شیوخ العالم تھا۔ 558ھ میں تولد ہوئے۔ اپنے والد ماجد سے علوم سیکھے۔ تکمیل علوم کے بعد مسندِ درس پر زینت بخش ہوئے۔ صاحب وقار تھے مخلوق خدا کو تلقین وتربیت سے فیضیاب فرمایا۔ بعد ازاں ارض روم شجرۃ الانوار کے مطابق حلب کہ شہر شام ومملکت روم میں سکونت پذیر ہوئے۔ حضرت احمد نے یہ ہجرت مملکت شام کی طرف ہلاکو خان کے حملہ بغداد کے 26 سال پہلے فرمائی۔

بحر السرائر میں لکھا ہے چونکہ ارض روم میں وہاں آب وہوا مسرت بخش تھی مصمم ارادہ کرلیا کہ یہی دار الاقامت ہو لیکن چاہتے تھے کہ اپنے والد اور جد قدس اللہ اسرار ہما سے بھی اگر اشارہ ہو جاتا تو پھر کوئی خدشہ نہ ہوتا۔ دونوں حضرات کی زیارت ہوئی جس میں اجازت کے شرف سے مجاز ہو کر شکر الٰہی کیا اور بے کھٹکا وہاں رہنے لگے۔ آپ کی ولایت عظمیٰ وقطبیت کبریٰ کا شہر میں ڈنکا تھا۔ جوق درجوق رومی بیعت میں داخل ہونے لگے۔ آپ کو بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہی فرزند عطا فرمایا تھا۔ جن کا نام سید مسعود مشہور ہے اور انہیں سے یہ سلسلہ گیلانیہ شروع ہو کر مزین عالم ہوا۔ حلب میں 630ھ/ 1232ء میں اخوانوں ومریدوں پر داغ مفارقت

رکھ کر واصل باللہ ہوئے۔قدس سرہ العزیز۔

زدارِ عدم سید احمد ، سعید
بفضل الٰہی بجنت رسید
چو جستم زدل سالِ نقلِ بزرگ
نداشد ولی متقی ووحید

(630ھ)

(شریف التواریخ ص791)

حضرت محی الدین سید مسعود گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد مسعود بلند اقبال کی کنیت ابوالبرکات ابو علی اور لقب محی الدین مشہور ہے آپ نہایت فہیم اور صاحب اوصاف جمیلہ تھے۔

آپ عشق حق میں ہمیشہ مستغرق رہتے جس پر نگاہ رحمت ڈالتے تھے وہ دونوں جہاں کے غم سے نجات حاصل کر لیتا تھا۔حلب کے مشائخ میں ممتاز تھے۔بحر السرائر میں ہے کہ آپ کے صاحبزادہ سید علی وارثِ خاندان ہوئے۔قدس سرہ العزیز۔

زد نیا رفت شاہ مسعود ذاکر
بباغِ عدن شد معمور صابر
وصالش مصرع گفتم عجیبہ
حبیب حامد و محبوبِ شاکر

(660ھ)

(شریف التوریخ صفحہ 791)

حضرت ضیاالدین سید علی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید علی قدس سرہ کی کنیت ابوالحسن اور لقب نورالدین وضیاء الدین تھا۔آپ بڑے عالم،متقی پرہیز گار تھے۔حلب کے علما وفضلاء میں اعلیٰ مرتبت تھے۔

آپ نے بہت سے ممالک کی سیر کی۔جس وقت وعظ کے لئے منبر پر کھڑے ہوتے تو ایسے ایسے حقائق ومعارف توحید بیان کرتے جن کے ادراک سے علماء ظاہر کے افہام قاصر رہ جاتے۔آپ کے فرزند سید شاہ میر وارث خاندان ہوئے۔ قدس سرہ العزیز۔

ز دنیا رفت چوں سید علی پیر
بفردوسِ بریں آمد بہ اخلاص
چو نوشاہی و صالش جُست از دل
ندا از غیب شد او زاہدِ خاص

(715ھ)

(شریف التواریخ صفحہ 806)

حضرت سلطان المشائخ سید شاہ میر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد شاہ میر نہایت پارسا،جلیل القدر،ذی مراتب اور عالی مناقب تھے۔آپ کی کنیت ابومحمد لقب سلطان المشائخ اور مخدوم الاولیا تھا۔ولایت میں صاحب کرامات اور عالی مقامات تھے سیر وسیاحت کا شوق تھا۔آپ صاحب مدرسہ وخانقاہ تھے۔علماء آپ سے سندِ فضیلت حاصل کرنا افتخار سمجھتے تھے آپ کا دسترخوان وسیع تھا۔

تاریخ حلب میں آپ کا اسم گرامی سید شرف الدین حسن شاہ میراں قدس سرہ العزیز آیا ہے۔آپکے داخل النسب فرزند رشید حضرت سید شمس الدّین نصر ہیں۔حلب میں والد ماجد اور جدامجد کے ساتھ مزار مبارک ہے قدس سرہ العزیز۔

گشت در جنت چو سید میر پیر
خیر مقدم کرد ولے را ذوالجلال
سال و صل آں حبیب کبریا
ہادی زاہد بہشتی بود سال

(766ھ)

(شریف التواریخ صفحہ 813)

www.musapak.com

حضرت مخدوم سید محمد شمس الدین نصر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شمس الدین بڑے جلیل القدر صاحب شان و شوکت تھے۔ کنیت ابو محمد ہے۔ سرزمین حلب میں علوم ظاہری کی تعلیم حاصل کر کے اپنے والد ماجد سے دستار فضیلت باندھی اور خرقہ خلافت اور اجازت حاصل کیا۔

آپ حلب میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کے کمالات و کرامات کا شہرہ تھا۔ آپ کے دربار میں ہر وقت ہجوم رہتا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد غوث اُوچی کا تولد بھی وہیں حلب میں 833ھ/ 1429ء ہوا۔

مسند ارشاد قادریہ اُوچ و ملتان

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی حلب سے ملتان تشریف لائے پھر انہوں نے اوچ شریف میں توطن فرما کر جنوبی ایشیا میں سلسلہ عالیہ قادریہ کو فروغ بخشا۔ عبدالعزیز مہاجر امرتسری نے کیا خوب کہا ہے:

بنا یا عرش اعظم اُ چ نوں غوث زمانی نے
محمد غوث بندگی مخدوم اس فیض رسانی نے
نصیر الدین عبدالقادر جو اس دے پیارے نے
لقب ہے ثانی غوث جہاں جگ تھیں نیارے نے
دلوں جانوں میں صدقے عبدالرزاق توں جاواں
میں اکھیاں وچ اس اُچ پاک دی او خاک نو پاواں
عبدالرزاق دے فرزند قطب الدین لاثانی
حامد جہاں بخش لقب جن کا شیر یزدانی
اے چار ہستیاں ہن لا جواب وچ اُچ سمایاں
شہید پاک دیاں عظمتاں ملتان وچ آئیاں

ماخذ:

1۔ تاریخ دعوت و عزیمت از سید ابوالحسن ندوی ایجوکیشن پریس کراچی ۱۹۷۶ء صفحہ: ۲۵۸

2۔ تفہیمات الہیہ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مطبع احمدیہ، دہلی، انڈیا

منابع:

☆ اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی،

☆ بحر السرائر از سید سعداللہ رضوی (قلمی)،

☆ غوث الاعظم از قاضی برخوردار ملتانی، خضر منزل ملتان 1927ء۔

☆ شریف التوریخ جلد اول از شریف احمد شرافت نوشاہی، ادارہ معارف نوشاہی ساہن پال گجرات (منڈی بہاء الدین) 1979ء۔

☆ قومی ڈائجسٹ لاہور۔ پیرانِ پیر نمبر 1994ء

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 12، پنجاب یونیورسٹی لاہور 1973ء

☆ سفینتہ الاولیاء از داراشکوہ،

☆ شجرۃ الانوار قلمی از سید علی اصغر گیلانی،

www.musapak.com

مدح مخدوم حضرت محمد غوث بندگی رحمۃ اللہ علیہ

آنکہ از حلب آمد از سفر بعید
اوچ را داد عزت و عظمت مزید
غوث بندگی نام او بود اے فقیر
عابد و زاہد زپشت دستگیر
جامع کرم وکرامت صاحب علم و عمل
عابد و زاہد سخی محبوب حق عز و جل
اقتدار لودھیاں بود آں زماں
معتقد گردند شاں خورد و کلاں
خاندان مہر زاں شد بہرہ ور
سندھ را داد عزت آں عالی گہر
ما دعا خواہیم از پروردگار
تا ابد ایں آستاں قائم بدار
اوچوی برآستاں ہا اولیاء
مدح خواں مے زیبد و طالب دعاء

(علامہ دین محمد عباسی اوچویؒ)

www.musapak.com

باب سوم

حیاتِ حضرت مخدوم الکُل السیّد محمد غوث بندگی گیلانی اوچی رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر کی تاریخ میں پندرہویں صدی عیسوی اس لیے اہم ہے کہ جہاں سیاسی وانتظامی عدم استحکام اور مذہبی و روحانی انتشار سے فکر ونظر کے پرانے رویوں میں تبدیلی نمایاں ہونے لگی وہاں اصلاح احوال کی سرگرمیاں بھی شروع ہوگئیں۔ رود کوثر میں لکھا ہے کہ

''زمان وسطیٰ کے ہندوستان میں مرکزی حکومت کی کمزوری کا آخری زمانہ مذہبی انتشار کا زمانہ بھی تھا لیکن سیاسی استحکام اور علوم اسلامی کی اشاعت کے ساتھ حالات سدھر گئے اس اصلاح حالت میں ایک نئے صوفیانہ سلسلہ سے بھی مدد ملی جس نے شمالی ہندوستان بالخصوص پنجاب اور سندھ میں بڑا اقتدار حاصل کیا اور جس کا اثر آج کسی دوسرے خانوادے کے اثر سے کم نہیں۔ یہ سلسلہ پیران پیر سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے شروع ہوا جو ۱۱۶۵ء کو بغداد میں واصل بحق ہوئے اور انہی کے نام پر یہ سلسلہ قادریہ کہلاتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کا زور کم ہوگیا تھا۔ ان خانوادوں میں سے اب بھی کئی پاک سیرت اور نیک نفس بزرگ پیدا ہو رہے تھے جن کی زندگیاں عوام کے لیے چراغ ہدایت تھیں لیکن سلطان المشائخ جیسے عظیم الشان شخصیتیں نہ تھیں۔''(1)

برصغیر میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے پیشواء حسنی حسینی گیلانی ساداتؓ کے خانوادہ کے فرزند جلیل حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی الحسنی الحسینی الجیلانی الحلبی الاوچی تھے جن کی نیابت حضرت الشیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے تھی۔ استاد شہید مرتضیٰ مطہری لکھتے ہیں کہ:

''عبدالقادر گیلانی۔ تولدش در شمال ایران بودہ و در بغداد نشو و نما یافتہ و در ھمان جا دفن شدہ است، بعضی او را اھل جیل بغداد دانستہ اند نہ اھل جیلان (گیلان)۔ از شخصیتھای جنجالی جھان اسلام است۔ سلسلہ قادریّہ از سلاسل صوفیہ منسوب بہ اوست۔ قبرش در بغداد، معروف و مشھور است۔ او از کسانی است کہ دعاوی و بلند پروازی ھای زیاد از او نقل شدہ است۔ وی از سادات حسنی است۔ در سال 560ھ یا 561ھ درگذشتہ است۔''

(کلیات علوم اسلامی۔ ۲ ص114)

اخبار الاخیار میں ہے کہ حضرت مخدوم محمد غوث بندگیؒ صاحب علوم معقول و منقول تھے اور ظاہری و باطنی فیوض آپ کی ذات سے جاری تھے۔ لکھا ہے کہ

''صاحب عظمت و کرامت و ابہت و جلالت بود''(2)

کمالات کا یہ عالم تھا کہ حضرت مخدوم بندگی کے وجود مسعود سے سلسلہ قادریہ ہندوستان میں پھیلا۔ خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ

'' از وجود معدن جود وی باب فیض خاندان قادریہ بر روی اہل ہندوستان بکشاد''(3)

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی نے روایات اور قدامت پسندی میں جکڑے ہوئے معاشرہ میں روشن خیالی اور فراغ دلی کی علمی و ادبی اور روحانی وثقافتی روایات کو فروغ دیا۔ برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء میں لکھا ہے کہ:

www.musapak.com

"برصغیر کی مسلم روحانی تاریخ میں یہ حادثہ بہت دلچسپ ہے کہ جس زمانے میں نقشبندی مکتبہ فکر کے حوالے سے راسخ الاعتقادی کے احیاء کی جدوجہد کا آغاز ہوا، اسی زمانے میں راسخ الاعتقاد تصوف کا اہم ترین مکتبہ فکر قادریہ راسخ الاعتقادی کے خلاف صوفیانہ بغاوت کا مظہر بن گیا۔ یہ مکتبہ فکر ایشیائی سنیوں کا مقبول ترین صوفیانہ سلسلہ ہے ہند میں اس کا رواج سید محمد غوث سے ہوا۔"(4)

اُوچ گیلانی کی قلمی بیاضوں سے پتہ چلتا ہے کہ ابتداً حضرت مخدوم بندگی 859ھ/ 1454ء میں بغرض سیاحت وتبلیغ جنوبی ایشیا میں تشریف لائے جسے "باخیر آمد" سے ظاہر کیا گیا ہے جبکہ یہاں توطن اختیار کرنے کے لیے جامع الاقوال کے مطابق 864ھ/ 1460ء میں اُوچ شریف کو رونق بخشی اور جنوبی ایشیا میں مسند ارشاد سادات حسنیہ قادریہ اُوچ سلسلہ عالیہ قادریہ کا مرکز ومحور بن گئی۔ جہاں سے دین اسلام کی تبلیغ کے لیے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے پیغام کو انسانیت کی تہذیب کے لیے فروغ دیا گیا۔ تحفتہ الکرام میں لکھا ہے کہ

"مخدوم شیخ محمد غوث: اللہ جو عارف ءِ هندوستان جو هک کامل مرشد آهي"

حضرت مخدوم بندگی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گفت ای قادریؔ مسکین خوار است بہ ہندوستان
در مسند بہ نادان پُرورده چرا باشم
(غزل 232)

اگرچہ تذکرہ نگاروں نے حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کے احوال وآثار کے ضمن میں اختصار سے کام لیا ہے لیکن آپ کے روحانی عظمت کی جلوہ نمائی کی تابناکیوں کا تصرف عام رہا۔ کیونکہ آپ جامع علوم معقول ومنقول حاوی فروع واصول

مجمع فضائل حسبی ونسبی منبع کمالات وہبی وکسبی تھے۔ صاحب جامع الاقوال نے ان کی عظمتوں کا اظہار اس طرح کیا ہے کہ

"بحرِ عرفان ولایت گنجینۂ اسرارِ ہدایت سلطان العارفین قدوۃ السالکین قطب اولیاء غوث الاتقیاء بندگی مخدوم المشائخ شیخ محمد غوث حسنی حسینی جیلانی بغدادی الرومی (حلبی) خراسانی الیونانی الاچی کہ ہفت واسطہ آنحضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی البغدادی می رسند۔ چنانچہ مذکور شد کہ بدین نمط شیخ محمد غوث بن شیخ شمس الدین محمد بن شیخ شاہ میر بن شیخ علی بن شیخ مسعود بن شیخ احمد بن شیخ الانام ابو نصر صفی الدین عبدالسلام بن شیخ الشیوخ العالم شیخ عبدالوہاب بن قطب الاقطاب صاحب قدمی ہذہ علی رقبتہ کل ولی اللہ تعالیٰ سید محی الدین ابو محمد شیخ عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی صاحبِ عظمت وکرامت وشوکت وجلالت وکشف بودند وسطوتی ظاہر وعظمتی باہر داشت۔ جامع علوم معقول ومنقول وحاوی فضائل حسبی ونسبی ومجمع کمالات کسبی ووہبی بودند"۔(5)

خانوادہ:

یہ سادات کا حسنی الحسینی الجیلانی خانوادہ ہے۔ منشی حکم چند لکھتے ہیں کہ "شیخ عبدالقادر صاحب سید حسنی تھے اور والدہ دختر اولاد حضرت امام حسین سے تھی۔ اس واسطے ان کی اولاد سید حسنی الحسینی کہلاتی ہے۔ اکثر اسناد حکام وقت میں یہ لقب حسنی الحسینی درج ہے۔ اول عبدالقادر جس کو پیران پیر کہتے ہیں، بزرگ ان کا ولایت گیلان میں آیا۔ اس واسطے ان کو گیلانی بھی بولتے ہیں۔ ابتدا میں ان کے بزرگوں کے نام پر شیخ آتا تھا جیسا کہ شیخ

www.musapak.com

عبدالقادر ثانی وغیرہ۔جب سے ملتان میں آئے تو لفظ مخدوم کا بولنا شروع ہوا۔لفظ مخدوم بھی قدیمی لفظ ہے اکثر اسناد کہنہ میں لفظ مخدوم درج ہے۔"

(تواریخ ملتان صفحہ:81)

جیسا کہ شیخ عبدالقادر ثانی کے ضمن میں اخبارالا خیار میں لکھا ہے کہ،

"اورا شیخ عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی گویند"

نام والقاب:

حضرت مخدوم بندگی کا اسم گرامی "محمد" کنیت "ابوعبداللہ" اور مخدوم الکل، غوث بندگی و محبوب سبحانی" آپ کے القاب ہیں بحر السرائر جو کہ حضرت سید موسیٰ پاک شہید ملتانیؒ کے جامع الاقوال والاسرار سے مزین ہے میں لکھا ہے کہ مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی کا لقب سلطان العارفین، قدوۃ السالکین، قطب الاولیا، غوث الاتقیاء تھا۔جبکہ آپ تخلص قادری فرماتے تھے اور عوام الناس میں حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی حسنی الحسینی الگیلانی الحلبی الاوچی مشہور ہیں۔آپ حضرت سید محمد شمس الدین نصر گیلانی حلبی کے فرزند ارجمند، مرید اور خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

ولادت:

جامع الاقوال میں حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کی عمر مبارک 90 سال بیان کی گئی ہے اور آپ کا وصال کا سال 923ھ لکھا ہے جس کے مطابق آپ کی ولادت باسعادت 833ھ میں ہوئی۔جبکہ بحر الجمان میں لکھا ہے کہ

"حضرت شاہ محمد غوث صاحب یہیں حلب میں 833 ہجری میں تولد ہوئے"(6)

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کی تاریخ ولادت کو "شاہ قادری پیر" اور "شیخ پاک" سے ظاہر کیا گیا ہے۔

تعلیم وسیاحت:

حضرت بندگی مخدوم نے حلب میں اپنی تعلیم وتربیت مکمل فرمائی۔پھر علم و عرفان اور مشاہدہ جمال کیلئے مختلف ممالک کی سیاحت کی۔شجرۃ الانوار اور بحر الجمان میں لکھا ہے کہ

"ابتدا جوانی میں دور دور ملکوں کی سیر کی کئی مرتبہ بیت اللہ شریف کے حج بھی کیئے اور کچھ مدت محلہ کوفت گران لاہور میں بھی آپ نے توطن اختیار کیا۔ناگور میں بھی رہے وہاں ایک مسجد شریف بنوائی بعد سیر معمورہ عالم یعنی ہند، سندھ، خراسان، ترکستان، عرب وعجم پھر حلب میں مراجعت فرما ہوئے"۔(7)

اسفار ہند:

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی اپنے سفر ہند کے بارے دیوان قادری میں فرماتے ہیں کہ:

دِل و جان در سرزلف پریشان روان گفتم
ھوای معتدل دارد به هندوستان نهاد او سر
(غزل 143)

حضرت مخدوم بندگی کا پہلا سفر ہند 859ھ/1454ء میں ہوا جیسا کہ "باخیر آمد" سے ظاہر کیا گیا ہے جو غالباً چند برس پر مشتمل تھا۔پھر آپ واپس چلے گئے۔حضرت مخدوم کچھ عرصہ حلب میں رہے پھر یونان تشریف لے گئے اور وہاں سے فیضان وعرفان سے

www.musapak.com

بہرہ یاب کرنے کے لیے مستقلاً 864ھ/ 1469ء میں بعہد سلطان قطب الدین لنگاہ ملتان دارالامان میں تشریف لے آئے۔ جامع الاقوال میں لکھا ہے کہ

''از ولایتِ روم (حلب) بہ خراسان تشریف بردہ واز آنجا بہ یونان رفتہ واز ولایتِ یونان در سنہ ہشتصد وشصت و چہار سال درزمانِ سلطنتِ سلطان قطب الدین لنگاہ کہ حاکم ووالی ملک بود بہ ملتان شرف قدوم ارزانی داشتہ بلدۂ اُچہ توطن فرمود:

یک بار سیر اکثر معمورہ عالم برقدم تجرید ونعت تفرید وبی تعلقی نمود۔ (859ھ)

مرتبۂ دوم با خیل وحشم بسیار وتواضع ولواحق بی شمار درین دیار شرفِ اقامت وتوطن ارزانی کردند۔ (864ھ)

بادشاۂ وقت در حلقۂ ارادت درآمدہ غایت بندگی و اخلاص را بہ ملازمانِ آنحضرت مرحی داشت۔ دیارِ ملتان واُچہ درآن زمان محطِ رجالِ افاضل وعلماء واکابر بود۔ حضرتش بمقتضائ عزت ذاتی وعلو فطرتی از ہمہ قصب السبق درربود و برمسندِ امتیاز وانفراد جا داشت۔ (8)

ابتداً جب حضرت مخدوم بندگی رحمۃ اللہ علیہ ملتان پہنچے تو ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ

''آپ صاحب عظمت و کرامت اور پرشکوہ جلالت تھے ظاہری شان و شوکت اور علوم معقول ومنقول کے ماہر و مالک تھے ظاہری و باطنی نعمتوں کا فیض آپ کی ذات سے جاری تھا اور کسبی ونسبی بزرگیوں کے حامل تھے آپ کا وطن روم میں تھا جہاں سے خراسان آئے اور پھر وہاں سے ملتان آ کر قصبہ اوچ میں مقیم ہو گئے۔ ایک مرتبہ پوری دنیا کا سفر بالکل تن تنہا اور بغیر ساز وسامان کے کیا دوسری مرتبہ ہاتھی گھوڑے، شان وشوکت اور بے شمار ملازمین و متعلقین کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ملتان

میں تشریف فرما ہوئے۔ بادشاہ وقت بھی معتقد ہو کر آپ کا مرید ہو گیا جو آپ کے متعلقین وملازمین کے ساتھ نہایت فراخ حوصلہ کے ساتھ پیش آتا تھا اس زمانہ میں جبکہ ملتان میں عالم فاضل اور بزرگوں کا کال تھا آپ نے اپنی بلند فطرت اور ذاتی عزت کے ذریعے فوقیت ظاہر کی اور مسند امتیاز پر انفرادی طور پر جلوہ فرما ہوئے۔'' (9)

جبکہ شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

''از اولاد سید ابو المنصور فضل اللہ عبدالسلام صوفی صفی الدین اول کسی کہ در ہندوستان تشریف آوردو سید محمد غوث بن شمس الدین محمد حلبی بن سید شاہ میر بن سید ابوالحسن علی بن ابوعلی سید مسعود بن سید العباس احمد کہ در ہنگامہ ہلاکو خان وتاراجی وقتل عام بغداد (صحیح قبل از حملہ ہلاکو خان) از بغداد ہر دم رفت و بعد انطفاء آتش ہلاکو خان در حلب کہ شہر شام ومملکت روم است توطن اختیار فرمود سید احمد برادری دیگر داشت ابوسلیمان احمد کہ سلسلہ شیخ سلیم چشتی در طریقہ قادریہ باو میرسد سید صفی الدین صوفی بقول سادات اوچ و ملتان وموافق کتب چنانچہ اخبار الاخیار وسفینۃ الاولیاء محمد داراشکوہ بن شہاب الدین شاہ جہاں بادشاہ ابوالمنصور فضل اللہ عبدالسلام (بن سید صفی الدین عبدالوہاب بن الشیخ سید عبدالقادر جیلانی) ہمین است۔ (10)

ملتان میں پہلی آمد:

حضرت مخدوم بندگی رحمۃ اللہ علیہ کی ملتان میں 859ھ آمد کا نقشہ تاریخ ملتان میں اس طرح پیش کیا گیا ہے:

''سلطان العارفین حضرت مخدوم سید محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ خاندان جیلان کے یہ پہلے بزرگ ہیں جو حلب سے سرزمین پاک میں داخل ہوئے پاک وہند کے قادریہ

www.musapak.com

سادات کے مورث اعلیٰ آپ ہی ہیں اُن دنوں ملتان قحط سالی کے سبب علماء اور مشائخ سے خالی ہو چکا تھا اور عوام اس صورت حال کو نئے بادشاہ کی نحوست سے تعبیر کرنے لگے تھے سلطان قطب الدین بھی اس انخلاء سے سخت پریشان تھا چنانچہ جب اسے اطلاع ہوئی کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ایک بزرگ تشریف لائے ہیں تو وہ بہت خوش ہوا۔ ملتان کے عوام میں حضرت مخدوم کے آنے کی دھوم مچ چکی تھی اور ہر کہ ومہ قدم بوس ہونے کیلئے دوڑا چلا جا رہا تھا۔ بادشاہ بھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شہر میں اقامت اختیار کرنے کی درخواست کی۔ حضور اس وقت تن تنہا بعزم سیاحت گھر سے روانہ ہوئے تھے غالباً اس سفر سے ان کا مقصد اشاعت اسلام کیلئے بہترین مرکز کا انتخاب کرنا تھا"۔(11)

ملتان سے حضرت مخدوم بندگی نے مختلف شہروں کے سیر فرمائی۔

عین التصوف میں لکھا ہے کہ:

"سید السادات منبع الفضل والکمالات سید محمد الملقب بالغوث ابتداء از روم بخراسان تشریف آوردہ واز انجا بملتان قدوم فرمودہ واز ملتان برقدم تجرید سیر اکثر بلاد نمودہ"۔(12)

ورودِ اوچ:

شجرہ مطہرہ جیلانیہ میں محمد ادریس اوچی نے حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کی ورود اِوچ کی تفصیلات لکھی ہیں جو کہ آپ کے پہلے سفر ہند 859ھ میں ہوئی لکھا ہے کہ

"اوچ متبرکہ تشریف اوردہ درماہ رمضان المبارک 859ھ بروز جمعہ بود"(13)

آپ کی اوچ شریف میں اس آمد کو "باخیر آمد" سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اوچ شریف میں بہ بشارت سرکار غوث پاک حضرت مخدوم غوث بندگی کا عقد بی بی فاطمہ دختر

سید ابوالفتح حسینی گازرونی سے ہوا۔ شجرہ مطہرہ میں لکھا ہے کہ

"پس از چندروز بہ آن حضرت عقد نکاح بستہ تسلیم نمود"

کچھ سال بعد حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی نے اوچ میں توطن فرمایا اور اسے جنوبی ایشیا میں رشد و ہدایت کا مرکز بنا دیا۔

خاک اوچ از نور تابندہ شد
از قم او مردہ دل ہا زندہ شد

(میر حسان الحیدری)

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کے روحانی و علمی نور سے اوچ کی سرزمین جگ مگا اٹھی اور آپ کے قم کہہ دینے سے ہزاروں مردہ دل جی اٹھے۔

لاہور پر نظر عنایت:

حضرت مخدوم بندگی نے محلہ کوفت گراں واقع عقب ہائی کورٹ لاہور میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی مسند ارشاد کو بھی رونق افروز فرمایا۔ شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"چندین بالاہور در محلہ کوفنگر ان کہ درالوقت بود ماندہ مدنی"

حضرت مخدوم بندگی کے چہرے پر بزرگی کے آثار نمایاں تھے۔ اہل لاہور عقیدت و ارادت میں ان سے منسلک ہو گئے اور درویشوں کی ایک جماعت ان کے ہمراہ تھی۔ آپ لاہور سے دہلی پھر ناگور گئے اور واپس پھر لاہور تشریف لائے۔

لاہور میں ایک سبق آموز واقعہ رونما ہوا جو کہ بازار اسپان میں داروغہ شہر کی ندامت پر اختتام پذیر ہوا۔ کیونکہ اس نے آپ کے روکنے کے باوجود گھوڑے کے سوداگر سے ناجائز محصول وصول کیا تو اس کے گھر سے آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ عین التصوف میں لکھا ہے کہ:

"درایامی گذر مبارکش در بلدۂ لاہور افتاد در محلہ کوفت کران اقامت فرمودہ۔

www.musapak.com

لباس خرقہ در بر د جماعہ چرم پوشان ہمراہ داشت چون قوم مذکور انوار صلاح واطوار ولایت بر چہرہ شریف او مشاہدہ کردند ہمہ مرید شدند۔ از آن جا شیخے از کابل اسپان آوردہ بود چون برای نذر داروغہ بہ بازار اسپان برد او خرچ زیادہ از دستور از وطلبید مالک اسپان بخدمت سید اظہار ماجرای خود کرد و استدعا نمود کہ ہمراہ شدہ بداروغہ مذکور شفاعت نماید موجب التماس تشریف بردہ شفاعت کرد داروغہ از غرور حکومت کہ در سر داشت گفت ای فقیر ترا چہ می رسد کہ در کار دنیا دخل میکنے۔ مکرر جبری رشوت گرفتہ این امر موجب ملال خاطر شریف بمکن خود آمدہ معتقدان خود فرمود کہ اسباب واشیاء را در مساجد جمع کنید این محلہ را کہ جای سکونت آن ظالم ہم ہست آتش میکرد معتقدان اطاعت امر او نمودند در وقت معہود آتش در گرفت و آغاز از خانہ آن داروغہ نمود۔ بعد مشاہدہ اینکرامت آن متکبر باند امت برخاست و بخدمتش برسید و بپائیش افتاد و معذرتہا نمود و توبہ کرد۔" (14)

تذکرہ نگار لکھتے ہیں کہ سلسلہ قادریہ کے بزرگ برصغیر میں بالعموم اور لاہور میں بالخصوص دعوت ارشاد میں مستعد اور منہمک رہے اگرچہ میراں حسین زنجانی، سید اسماعیل بخاری اور سید علی ہجویری برصغیر میں قافلہ کے سالار تھے اور لاہور ان بزرگوں کی وجہ سے رشد و ہدایت کا مرکز بنا لیکن اس کے باوجود بھی یہاں اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی اشد ضرورت تھی ہندوں کی اکثریت کے سبب گمراہی، بداعتقادی اور فسق و فجور کا ماحول بھرپور انداز میں موجود تھا۔ سلسلہ قادریہ کے بزرگوں نے ان حالات میں خصوصی خدمات سرانجام دیں سید محمد غوث حلبی لاہور کے محلہ کوفت گراں میں قیام پزیر ہوئے۔ یہاں پر آپ نے ایک مسجد تعمیر فرمائی جو کہ لاہور میں سلسلہ قادریہ کی پہلی مسجد تھی۔ (15)

جبکہ تذکرہ مشائخ قادریہ کلیم میں لکھا ہے کہ

"اگر اس شہر میں کسی سلسلہ کے بزرگوں نے مستقل ڈیرہ لگایا تو وہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے اولیاء ہیں اور انہی صوفیہ کی مساعی سے اس شہر میں نور اسلام کی ضیا پھوٹی۔" (16)

دہلی میں اقامت:

حضرت مخدوم بندگی نے لاہور سے دہلی کا رُخ کیا۔ تذکرہ مشائخ قادریہ کلیم میں لکھا ہے کہ

"لاہور میں کچھ عرصہ محلہ کوفت گراں میں مقیم رہے۔ یہاں مسجد تعمیر کرائی اور پھر دہلی اور ناگور تشریف لے گئے اور وہاں مختصر قیام کے بعد حلب واپس چلے گئے۔" (17)

حضرت مخدوم بندگی تبلیغ دین کے لئے پہلے سفر ہند میں دہلی بھی تشریف لائے جو کہ حکومتی مرکز تھا۔ بعدہ اوچ شریف میں توطن اختیار کرنے کے بعد بھی آپ دہلی تشریف لاتے رہے۔ کنز الانساب فانی مطبوعہ بمبئی میں لکھا ہے کہ

"سید محمد قادری وابنہ سید عبدالقادر ثانی یکبار دہلی آمدہ چندی اقامت کردہ بازسوئے ملتان کہ وطن جدید شد۔" (18)

بعد از اں حضرت مخدوم بندگی کے سجادگان اور اولاد بھی دہلی میں رشد و ہدایت کے لئے تشریف لاتے رہے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید کی خانوادہ کی قدیم دہلی جہان آباد واقع لاہوری دروازہ دہلی میں اعجاز غوثیہ مطبوعہ لکھنو کے مطابق خانقاہ قادریہ تبرکات غوثیہ کی شہرت رکھتی تھی جن کی زیارت گیارہ ربیع الثانی کو کرائی جاتی۔ (19)

ناگور پر فیضان کرم:

حضرت مخدوم غوث بندگی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پہلے 859 ھ کے سفر ہند میں جب ناگور تشریف لائے اور یہاں پر تبلیغ دین کیلئے مسجد تعمیر فرمائی۔ شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"در ناگور سکونت ساختہ چنانکہ تا حال مسجدی از بنا ان حضرت ہست و

مجاوران جادروغ کنند ونسل ہائی ایشاحتی مزار حضرت سیف الدین عبدالوہاب ساختہ دعوی ولدیت حضرت ایشان دارند"۔(20)

اس ضمن میں تفصیل آگے بیان کی جارہی ہے۔

حضرت مخدوم بندگی اوچی کے جانشین مخدوم سید عبدالقادر ثانی اوران کے صاحبزادوں سید عبدالرزاق اور سید زین العابدین نے بھی ناگور میں علم وعرفان کی محافل پر رونق فرماتے رہے۔جامع الاقوال کے مطابق حاکم ناگورنواب محمد خاں ان سے نسبت ارادت رکھتا تھا۔اور ناگور کی بڑے پیر کی مسجد نے مسند ارشاد قادریہ کے درس وتبلیغ اسلام کو مرکزیت عطا کردی۔

خراسان کا سفر:

لاہور کے بازار اسپان کے واقعہ پر حضرت مخدوم بندگی اخفائے کرامت کے خواہاں تھے لیکن شہرت کی وجہ سے آپ خراسان تشریف لے گئے۔عین التصوف میں لکھا ہے کہ

"بعد ازین آتش از اشتعال فرونشت چون اظہار این کرامت سبب اشتہار اوشد۔باقتضاء خاطر شریفش کہ مدام خواہاں احتجاب واخفا بود از لاہور کوچ فرمودہ طرف خراسان تشریف برد چندمدت آنجا ماندہ باد بقصبہ اُچہ آمدہ سکونت گرفت"۔(21)

حلب کو واپسی:

ہندوستان سے واپسی پر شجرۃ الانوار کے مطابق حلب کہ شہر شام ومملکت روم میں حضرت مخدوم بندگی نے والد گرامی سے اقلیمِ ہند میں سکونت اختیار کرنے کی اجازت حاصل کی۔(22)

حضرت مخدوم سید غوث بندگی ھند میں سکونت کے حوالے سے دیوان قادری میں فرماتے ہیں کہ

گفت دل خواھم بہ چین زلف اوشد گفتمش
روبہ ھندوستان نھادی برھوای متعدل
(غزل212)

بشارت غوثیہ:

جب حضرت مخدوم بندگی بغداد شریف پہنچے تو آپ کو بشارت ہوئی کہ سفر ہند اختیار کریں اور جہاں آپکا جھنڈا غوثیہ زمین میں مستحکم ہو جائے وہاں اقامت کریں۔نیز حضرت شاہ جیلان قدس سرہ نے حضرت مخدوم بندگی کے سفر کو مبارک فرمایا۔شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچی میں لکھا ہے کہ:

"سید محمد مذکور ملقب بغوث علیہ الرحمتہ اول چون عزم سفر کرد از طرف جد بزرگوار خود ارشادش شد کہ رفتن سفر مبارک باد"۔(23)

اس کی تفصیل میں بحر الجمان میں لکھا ہے کہ

"حضرت مخدوم بندگی محمد غوث قدس سرہ ایک دفعہ بغداد شریف سے عالم تجرید میں بہ طرف ہندوستان و پنجاب سیر فرماتے ہوئے مع الخیر بعد سیر واپس رونق بخش آستان مبارک جدامجد خود حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ہوئے وہاں سے بہ سرفرازی مخدوم بندگی محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کو حکم ہوا کہ فرزند آپ کا مکان سکونت ملک عجم میں ہے جہاں ناقہ آپ کی بیٹھ جاوے اور پھر نہ اٹھے نیز علم عصائے آپ کا زمین سے نہ نکلے یقین جاننا کہ مکان سکونت آپ کا وہی ہے وہاں مسکن بنانا کہ حق

www.musapak.com

تعالیٰ نورارشاد میرے کا آپ کی صلب سے عجم میں منور کرے گا''۔(24)

ملتان میں دوبارہ آمداور توطن اوچ:

حضرت مخدوم بندگی بشارت غوثیہ کے تحت حلب سے خراسان پھر یونان اور وہاں سے ملتان 864ھ/ 1460ء میں تشریف لائے تاکہ اوچ میں مستقلاً توطن اختیار کیا جائے، جامع الاقوال میں لکھا ہے کہ

''از ولایتِ روم (حلب) بہ خراسان تشریف بردہ واز آنجا بہ یونان رفتہ واز ولایتِ یونان در سنہ ہشتصد وشصت وچہار سال در زمانِ سلطنتِ سلطان قطب الدین لنگاہ کہ حاکم ووالی ملک بود بہ ملتان شرف قدوم ارزانی داشتہ ببلدۂ اُچہ توطن فرمود۔''

حضرت مخدوم بندگی نے مستقل سکونت کیلئے اوچ کو پسند فرمایا۔شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچی میں لکھا ہے کہ

''جای مکان من موجب ارشاد جد بزرگوار ہمین زمین است پس در مکان مذکورہ (اوچ) سکونت درزیدند''

جس کی تفصیل میں بحر الجمان میں لکھا ہے کہ:

''حضرت ممدوح الوصف بہ تعمیل ارشاد جد بزرگوار خود دوسری دفعہ معہ خیل و حشم روانہ ہوکر اول ملتان میں رونق بخش ہوئے کرامات وخوارق عادات خود کہ ملاحظات سے سکنائے و والی ملتان کو راہ ہدایات دکھلا کر متجسس مکان مسکونہ مامورہ خود ہوئے جو بامر الٰہی دریائے گھارا کے کنارہ پر واقع قریب سابقہ اوچ بخاریان اتفاق شب گزارہ کا فرمایا علی الصباح پھر تیار ہوئے اور ناقہ کو اٹھانا چاہا مگر وہ نہ اٹھیں اور عصائے حضرت کی میخ بھی

زمین سے نہ نکلی بغراسد معلوم کیا کہ مکان ماموره سکونت موجب ارشاد جد بزرگوار یہی ہے پس وہی کنارہ دریا پر متصل اوچ سابقہ، شہر اوچ شریف گیلانیہ کی بنیاد ڈالی اور وہاں کنارہ دریا پر جو مسواک فرمایا اور چوب زمین میں گاڑی وہی مسواک درخت اراجال سبز بن گیا جو اس وقت تک موجود ہے بعد خشک ہوجانے دریا کے اسی کنارہ پر خانقاہ مبارک تعمیر ہوئی اور شہر (اوچ گیلانی) کی بنیاد بھی ڈالی گئی''۔(25)

کیونکہ تاریخ ملتان میں لکھا ہے کہ

''اوچ میں دو خانوادے روحانیت کے عظیم مرکز خیال کئے جاتے تھے ایک بخاری خاندان تھا جو سہروردی مسلک کا علمبردار اور جنوبی ایشیا میں اسلام کی تبلیغ کا ممتاز ادارہ رہ چکا تھا۔سید السادات جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ ، سید احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ' سید راجن قتال رحمۃ اللہ علیہ اور سید جلال سلہٹی رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے بہت بڑے داعی تھے انہوں نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بھولے بھٹکے انسانوں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا تھا مگر اب وہ شمعیں جن کی تابنا کیوں نے مشرق بعید کے ملکوں کو منور کر رکھا تھا خاموش ہو چکی تھیں۔ چونکہ قدرت کو یہی منظور تھا کہ یہ خطہ برابر مہبط انوار بنا رہے اور اس کی ضیا پاشیوں میں کسی قسم کی کمی نہ آنے پائے کارکنان قضاو قدر نے سادات کرام کے ایک اور معزز محترم خانوادے کو اس خطے کی روحانی تربیت کیلئے بھیج دیا، وہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا خاندان تھا۔مخدوم سید محمد غوث بندگی علیہ الرحمتہ اس مکرم ومحترم خاندان کے پہلے بزرگ تھے جو حلب سے بغرض اشاعت اسلام ملتان تشریف لائے۔آپ کا نسب سات

www.musapak.com

واسطوں سے حضرت سیدنا غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ سے اور بائیس واسطوں سے سیدنا ہاشم سے مل جاتا ہے۔"(26)

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کی ذات والاصفات مورث اعلیٰ سادات و سلسلہ قادریہ جنوبی ایشیا ہے۔ بادشاہ ہند سلطان سکندر لودھی، حاکمانِ ملتان سلطان قطب الدین لنگاہ اور سلطان حسین لنگاہ نیز حاکم سندھ حسین مرزا حلقہ ارادت میں تھے۔ آپ کے علمی مقام کا یہ عالم تھا کہ مولانا عبدالرحمٰن جامی اپنے اشعار آپ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"حضرت ایشان بطرف اوچ وملتان از راہ خراسان آمدند و ہفتاد ایرانی سواران کمراز خدام در بندگی بودند واز علوم ظاہری و باطنی خطی وافر داشتہ و مولانا جامی اکثر عریضہ اشعار خود بخدمت شریفش میفرستاد و شاہ عصر سلطان حسین میرازیکی از حلقہ بگوشان آنجناب بودہ۔"

سلسلہ عالیہ قادریہ:

برصغیر میں قادریہ مسند ارشاد کے روح رواں حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی حسنی حسینی جیلانی حلبی الاچی ہیں۔ آپ کے وجود مسعود سے سلسلہ قادریہ ہندوستان میں پھیلا۔ خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ

"سید محمد غوث گیلانی الحسنی الحلبی الاُوچی قدس سرہ از اعاظم مشائخ واکابر سادات حسنی است و درستی نسب وصحت حسب آیتی بود وجانشین وخلیفہ صادق واولاد پاک حضرت غوثیہ اعظمیہ قدس سرہ است۔ از وجود معدن جودوی باب فیض خاندان قادریہ برروی اہل ہندوستان بکشاد"۔(27)

حضرت مخدوم بندگی نے سلسلہ عالیہ قادریہ سے برصغیر میں نئی تابناکیاں عطا

کیں۔ تذکرہ اولیائے ہند میں لکھا ہے کہ

"سید محمد غوث گیلانی اہل علم اور خدا ترس بزرگ تھے سخاوت اور بہادری اُن کی ذات میں نمایاں تھی آپ نے باضابطہ مخلوق کی ہدایت کا اہم فریضہ انجام دیا۔ بڑے بڑے امراء اور علماء وفضلاء آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ سلطان سکندر لودھی نے بھی آپ سے بیعت کی، اس طرح عقیدت مندوں کا ایک لمبا تانتا بندھ گیا۔ آپ کی ذات بابرکت سے ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کا فیضان جاری ہوا اور ہندوستان میں اس سلسلے کی نشرواشاعت کے اولین شخص قرار دیئے گئے"(28)

قادریہ سلسلہ کی دینی واصلاحی تحریک کے ذریعے اسلام کو برصغیر میں لازوال استحکام حاصل ہوگیا جس کے ثمرات بعد میں شمال مغربی ہندوستان میں ایک آزاد اسلامی ریاست پاکستان کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ جنوبی ایشیا میں حضرت مخدوم غوث بندگی کی ذات والاصفات سے اوچ اور ملتان کو قادریہ سلسلے کی مرکزیت حاصل ہوگئی۔

ملتان لنگاہ دور میں لکھا ہے کہ

"ملتان کے لنگاہوں کا حکمران خاندان آپ کے ذریعہ سلسلہ قادریہ سے بیعت تھا اور اس سلسلہ کی ترویج کرتا تھا اور وہ اس کو دوسرے سلسلہ ہائے طریقت کے مقابلہ میں ترجیح دیتا تھا نیز سلسلہ قادریہ کی اشاعت لنگاہوں کی حکومتی حکمت عملی کا حصہ تھی۔"(29)

حضرت مخدوم بندگی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

کامران شاہی شہا گیلانیؒ شوریدہ را
خوش ہمیدارش کہ روزی چند ملتان می رود
(غزل 113)

www.musapak.com

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کا شجرہ نسب ہی حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک سلسلہ طریقت بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ تخلص قادری فرماتے ہوئے دیوان قادری کی ترجیعات کے اختتام پر حضرت شیخ عبدالقار جیلانی قدس سرہ کے گلستانِ عرفان میں نغمہ سرا ہیں

ما بلبل بوستان قدسیم   شہباز سفید دست انسیم

حضرت مخدوم بندگیؒ کا سلسلہ طریقت قادریہ اس طرح ہے:

کریما کرم فرما لطف کن بر حال زار ما
طفیل مصطفی مشکل کشا وسبطین الشہدا
بنام عابد و باقر و جعفر، موسیٰ کاظم
ز روئے حضرت موسیٰ رضا حلال مشکلہا
پیئے معروف وسقطی و از جنید و حضرت شبلی
فضل فرما پیئے ابو الفضل، ابو الفرح شاہا
بحق بو الحسن، شیخ ابو سعید مخزومی
بنام غوث اعظم شیخ محی الدین ارحمنا
مدد از حضرت عبدالوہاب سیف الدین یارب
پیئے عبدالسلام و احمد و مسعود کن یارا
ز روے نور الدین ، شہ میر، شمس الدین گیلانی
ترحم از محمد غوث و ثانی عبد قادر را
کرم کن بر کرم یا اللہ

(لمحات کرم)

یہاں ”سبطین الشہدا“ لکھا گیا ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے

خاص وظیفہ میں لکھتے ہیں کہ:

”وعن السبطین الشھدین الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما“

(تیسیر الشاغلین/ ہدایت المریدین، صفحہ:162)

درس گاہ:

اوچ شریف میں حضرت مخدوم بندگی نے سلسلہ عالیہ قادریہ کو ایسا زیب و زینت کیا کہ اس کی ضیاء پاشیوں سے پورا برصغیر مستنیر ہوگیا۔ خطہ پاک اوچ میں لکھا ہے:

”نویں صدی ہجری میں ایک علمی ادارے کی بنیاد رکھی گئی اس درس گاہ کے بانی خانوادہ گیلانیہ کے فرد فرید محمد غوث حلبی تھے، ان کی افاضات علمی اور روحانی سے بھی ایک عالم فیض یاب ہوا۔ خانقاہ گیلانیہ کے اثر نفوذ کا دائرہ کچھ کم وسیع نہ تھا، برصغیر ہندو پاک کے اکثر بزرگان طریقہ قادریہ اسی آستانہ سے فیضاب ہوئے اور اس ظلمت کدہ میں اسلام کی مشعل فروزاں کیئے رہے۔(30)

مباحثہ علمی:

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ عصر نے کسی مسئلہ کے لئے مجلس مباحثہ منعقد کرائی۔ مجلس مباحثہ میں حضرت مخدوم بندگی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روحانی فتوحات کے تحت ایسی فصاحت و بلاغت سے استدلال قائم کیئے کہ سب دنگ رہ گئے اور آپ کی عظمت و شان کے معترف ہو کر کہہ اٹھے کہ” این معاملہ بعینہ نسبت وراثت است“ لکھا ہے کہ:

”نقل است از شیخ الشیوخ عبدالقادر ثانی واخوہ وسید حسن ابتہائے آنحضرت

www.musapak.com

وقتی در مجلسِ بادشاہِ عصر مباحثۂ علم بود و درمیانِ علماء بود۔ درآن مجلس مخدوم المشائخ قطب العالم شیخ محمد غوث قدس سرہ نیز تشریف داشتند۔ جمیع علماء بر الزام شیخ اتفاق نمود مقدمہ علم درمیان کردند۔ مخدوم فرمودہ کہ جوابش فردا تشفی خواہد شد۔ چون مخدوم بمنزل خود آمدہ شب درخواب آن متوجہ و متفکر بودند و ہیچ وجہ برروئ او نمی کشود کہ مستلزم الزام خصم باشد۔ درین میان شیخ بخواب رفت مابین النوم و یقظہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ دیدند کہ میفرمایدفرزند جوابی کہ در ذہین نیآید چرا وعدۂ آنکس فردا نماید۔ دہانِ خود را بکشا، ہم چنان کرد، لعابِ مبارک از دہانِ خود برآوردہ و بدہانِ مخدوم العالم انداخت و فرمود برو جوابِ آن بگو خد متش بوعدہ در مجلس حاضر شد بعد مرتب انقضائ شدن مجلس حضرتش در جواب آن وجہین فرمودند بعد از آن وجہی دیگر پس از آن وجہی دیگر۔ بہ چند وجوہ جواب آن مقدمہ فرمود و بہ ہر وجہی رادلیلی نمود کہ باعثِ حیرتِ حاضران شد۔ این معاملہ بعینہ نسبت وارثت است۔"(31)

بحر الجمان میں لکھا ہے کہ خلیفہ وقت ایسے علم کے مشاہدہ سے مریدانِ راسخ الاعتقاد کے زمرہ میں داخل ہوا۔ یہ کرامت بعینہٖ وراثت حضرت غوث الثقلین سے حضرت شیخ کو پہنچی جیسا کہ حضرت غوث الثقلین نے فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا میں نے کہ سات دفعہ میرے منہ میں پھونکا، اسی طرح حضرت علیؓ نے چھ مرتبہ پھونکا۔

برصغیر پر انسان دوستی اور روشن خیالی کے اثرات:

حضرت مخدوم بندگی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات اور قدامت پسندی میں جکڑے ہوئے معاشرہ میں روشن خیالی اور فراغ دلی کی علمی و ادبی اور روحانی وثقافتی روایات کو

فروغ دیا اور نویں صدی ہجری میں انتظامی و سیاسی عدم استحکام اور مذہبی و روحانی انتشار میں فکر و نظر میں انسان دوستی کے رویوں کو فروغ دیا جیسا کہ برصغیر میں مسلم فکر کے ارتقاء میں لکھا گیا ہے کہ جس زمانے میں نقشبندی مکتبۂ فکر کے حوالے سے راسخ الاعتقادی کے احیاء کی جدو جہد کا آغاز ہوا اسی زمانے میں راسخ الاعتقاد تصوف کا اہم ترین مکتبۂ فکر قادریہ راسخ الاعتقادی کے خلاف صوفیانہ بغاوت کا مظہر بن گیا۔ جس کی وجہ سے جنوبی ایشیا میں ملتان اور اوچ سلسلہ عالیہ قادریہ کے مرکز و محور بن جاتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کی احیائے دین کی یہ تحریک شریعت کے دائرہ کار میں تھی اور یہ فیضان کرم حضرت مخدوم بندگی کا تھا کہ ان کے پڑ پوتے حضرت موسیٰ پاک شہید ملتانی نے اکبری عہد میں جس کی بھر پور ترجمانی کی۔ برصغیر میں مسلم فکر کے ارتقاء میں لکھا ہے کہ

"صوفیانہ آزاد خالی کے ماحول میں پرورش پانے کی بنا پر فتح پور سیکری کے فکری وثقافتی ماحول میں خود کو جذب کرنا شیخ عبدالحق کیلئے دشوار نہیں تھا۔ تاہم نتائج اس کے برعکس نکلے۔ فیضی، ابوالفضل اور اکبر اس قدر آگے نکل چکے تھے کہ شیخ ان کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے۔ وہ اس قدر آگے بڑھنے کو خطرے سے خالی تصور نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے نفسیاتی طور پر پیچھے ہٹنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ ردعمل پر اتر آئے ان کے اس رویے کو شیخ موسیٰ گیلانی کی رہنمائی اور رفاقت سے مزید تقویت پہنچی۔ شیخ موسیٰ گیلانی اکبری دربار میں منصب دار ہونے کے باوجود راسخ العقیدہ اور قدامت پسند تھے۔ ۱۵۷۷ء میں شیخ عبدالحق نے انہیں اپنا روحانی رہنما تسلیم کرلیا۔"(23)

سلسلہ عالیہ قادریہ کا یہ روحانی تصرف حضرت موسیٰ پاک شہید کے حلقہ ارادت

www.musapak.com

سے ہندوستان، ایران، توران، افغانستان، بلخ و بخارہ تک وسیع تھا۔(33)
یہ سب فیض حضرت مخدوم بندگی کی مسندِ ارشادِ قادریہ اوچ شریف کا تھا۔

بشارت فتح

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ سلطان حسین لنگاہ حاکم ملتان کو جب باربک خان اور تاتار خان حاکم پنجاب کے ملتان پر حملہ آور ہونے کی اطلاع ملی تو سخت مضطرب ہوا فوراً حضرت مخدوم محمد غوث بندگیؒ کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی۔ آپ نے فتح مبین کی بشارت دی کہ ”غمگین مباش کہ فردا انشاء اللہ تعالیٰ فتح میراست“۔ جس سے سلطان لنگاہ کی قوت اور یقین میں اضافہ ہوا اور وہ فتح مند ہوا لکھا ہے کہ

”نقل است از شیخ العالم مخدوم ثانی وسید حسن کہ سلطان بہلول افغان بادشاہ دہلی رفاقتِ فرزند خود کہ باربک شاہ نام بود امرایان و خوانین خود را قریب نود ہزار سوار با فیل بسیار بر سرِ سلطان حسین لنگاہ کہ بادشاہِ دربارِ ملتان بود فرستاد۔ در آن وقت جمعیت لشکر لنگاہ دہ ہزار سوار و بیست ہزار پیادہ بود۔ از شنیدنِ خبر کثرتِ افواجِ پادشاہ دہلی وی را حالتی غریب و اضطرابی عجیب دست داد۔ از ین کہ وی را نسبت ارادت و بندگی بخدمت شیخ بود و اگر وقتی مہام صعب و مشکلی از امورِ دنیوی بروی روی می داد درخدمتِ شیخ می آمد واستشارہ این معنی بخدمتِ حضرت شیخ می نمود۔ درین مرتبہ نیز برائے استفسار این معنی بخدمتش اظہار نمود۔ بعد مطارحہ بنا برضرور قرار بر جنگ یافتہ سلطان حسین بادشاہ از قلعہ ملتان برآمدہ در جنگ گاہ منزل گرفتہ افواج دہلی کوچ بکوچ پیش آمدہ تا آنکہ مفاصلہ پنج و شش گروہ را مجملی واقع شد۔

درشب آن روز کہ جنگ خواہد شد۔ حضرت شیخ واقع دید مشعر بر بشارت فتح کس خود را پیشِ بادشاہ فرستاد کہ غمگین مباش کہ فردا انشاء اللہ تعالیٰ فتح میراست بادشاہ برسیدنِ این بشارت پیادہ درخدمتِ شیخ آمدہ استفسار صورتِ حال معروض نمود۔ حضرتش فرمود کہ بہمین وقت حضرت غوث الثقلینؓ بندہ را بجمالِ خود مشرف ساختہ و فرمودند کہ شما محمل شوید باعنان اسپان آن لشکر خواہیم گردانید۔ بادشاہ را ازین بشارت یک قوت و یقین دست داد صباحی کہ جنگ شد یعنی چنان شد کہ بشارت بود۔ افواجِ افغان بقدرت قادر بہ این کمال محاربہ و مقاتلہ شدید رخ بہزمیت آوردند۔ فتح عظیم میرشد بادشاہ لنگاہ از سر نسبت اعتقاد و بندگی درخدمتِ شیخ زیارت شد۔“(34)

صلح:

بادشاہ ہند سکندر لودھی اور حاکم ملتان حسین لنگاہ کے درمیان حضرت مخدوم بندگی قدس سرہ کے حلقہ ارادت میں ہونے کے سبب معاہدہ امن طے پا گیا جس کے تحت دریائے راوی حدِ فاصل مقرر ہوا یوں سکندر لودھی کے عہد کے بارے میں طبقات اکبری میں لکھا ہے کہ:

”در عہد فرخندہ علم رواج یافت“

دوسری طرف حسین لنگاہ بھی ملتان کی آزادی، خودمختاری اور خوشحالی کیلئے سرگرم ہوا اور علم کے فروغ کیلئے دلچسپی لی اور ساتھ ہی ملتان کے دفاع کو مدنظر رکھتے ہوئے بلوچوں کو مختلف جاگیریں عطا کیں۔ تاریخ ملتان درانی میں لکھا ہے کہ

”چونکہ وہ علماء کا سرپرست تھا اس لیے قاضی محمد، مولانا فتح اللہ اور مولانا عزیز جیسے علماء کو بلوا کر اپنے مدرسہ قلعہ میں درس و تدریس کے لیے بٹھایا“۔(35)

www.musapak.com

اسی طرح جب شیروانی امراء نے سلطان سکندر لودھی کے بھائی فتح خان کو سازش کر کے حکومت کے لیے اُکسایا تو صدر یار جنگ کے مطابق اُس نے ایسا نہ کیا اور بھائی کو اس سے آگاہ کر دیا۔ دیوان قادری میں حضرت مخدوم بندگی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان سکندر لودھی کے بھائی شہزادہ فتح خان کا ذکر اس طرح کیا ہے:

می بہ شادی رخ شہزادہ اعظم فتح خان
نوش کن ساقی و نوشان سخت جانان می رود
(غزل 113)

عقد مبارک:

قلمی بیاضوں میں تحریر ملتی ہے کہ جب مخدوم سید محمد غوث بندگیؒ ابتداً ملتان و اوچ شریف میں تشریف لائے تو اس وقت تک آپ نے شادی نہیں کی تھی آپ اس انتظار میں تھے کہ میری شادی کسی نجیب الطرفین سید کے گھر ہونی چاہیے۔ اوچ شریف میں اس وقت سید صفی الدین حقانیؒ گاذرونی کے تیرہویں سجادہ نشین حضرت سید ابوالفتح کا دور تھا اس وقت ان کی صاحبزادی مسمات غلام فاطمہ جوان تھیں اس اثناء میں ایک رات آپ کو خواب میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوالفتح گاذرونی صحیح نسب سید ہیں ان کی صاحبزادی کے ساتھ آپ کا نکاح مناسب ہے۔ اسی رات خواب کے عالم میں سید ابوالفتح گاذرونی کو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سید محمد غوث صحیح نسب سید ہیں اپنی صاحبزادی کا نکاح سید محمد غوث کے ساتھ کر دیں صبح کو اٹھتے ہی دونوں صاحبان ایک دوسرے کو ملنے کیلئے روانہ ہوئے راستہ میں دونوں صاحبان کی ملاقات ہوئی اور دونوں صاحبان نے ایک دوسرے کے ساتھ دلی محبت کا مظاہرہ فرمایا اور رات کے دیکھے خواب بیان کئے اسی دوران سید ابوالفتح گاذرونی نے اپنی صاحبزادی

بی بی غلام فاطمہ کا نکاح حضرت سید محمد غوث جلبی کے ساتھ کر دیا۔(36)

اس عقدہ مبارک کی تفصیل شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچی میں بھی بیان کی گئی ہے۔ جب 859ھ میں مخدوم محمد غوث بندگی گیلانی اوچ شریف میں تشریف لائے اُس وقت خانوادہ گاذرونیہ کی عظمت کے بارے میں شجرہ مطہرہ میں لکھا ہے کہ

''در شہر مذکور یکی سید گاذرونی صاحب عصمت و دولت و خداوند کشف و کرامت نام شیخ صفی الدین پیر حاجات متمکن بود''

جبکہ خانوادہ گاذرونی کی عصمت وشرافت کا یہ عالم تھا کہ:

''دختری گاذرونی از خانہ خود بیرون آمدہ بود آواز خر بگوش رسیدہ و اواز ہیبت آن جان بحق تسلیم نمودہ''(37)

حضرت غوث بندگی کے ہمراہ فقراء کی ایک جماعت تھی انہوں نے اپنے طور پر مخدوم گاذرونی کو رشتہ کی التماس کی مگر مایوس ہوئے۔ شجرہ مطہرہ اوچی میں لکھا ہے کہ:

''در آن شب حضرت قطب الاقطاب فرد اولا حباب شیخ السموات و الارضین محبوب رب العالمین شیخ عبدالقادر قدس اللہ سرہ بسید شیخ صفی الدین در خواب باجذبہ فرمود کہ تو ایں فرزند مرا نشناختی''

لہٰذا حسب ارشاد نکاح کی رسم اوچ شریف میں انجام پائی۔ شجرہ مطہرہ میں لکھا ہے کہ

''پس از چندروز بہ آن حضرت عقد نکاح بستہ تسلیم نمود نام آن پاک دامن بی بی فاطمہ بود''۔

بحر الجمان میں لکھا ہے کہ

''حضرت بندگی صاحبؒ کے دو حرم تھے ایک بی بی فاطمہ بنت سید ابوالفتح گاذرونی اور آنحضرت کی دوسری بی بی سلطان قطب الدین لنگاہ کی دختر

www.musapak.com

تھیں نہ کہ جہاں خان بن شاہ ولی کلاں عرف لنگاہ کی"۔(38)

شجرۃ الانوار میں یہ روایت بھی ملتی ہے کہ حاکم ملتان قطب الدین لنگاہ نے خواب میں دیکھا کہ غوث الاعظم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے قطب الدین اپنی بیٹی میرے بیٹے سید محمد غوث کے نکاح میں دیکر سعادت حاصل کر سلطان نے یہ پیغام سن کر اپنی بیٹی کا نکاح حضرت سید محمد غوث کے ساتھ کر دیا۔لکھا ہے کہ

"دراں زماں در ملتان سلطان قطب الدین سپر نگاہ سریرارائی سلطنت بودہ و یک سرداری از لنگاہان دراچہ بودہ و باہمین قطب الدین بودہ کہ در شب حضرت غوث الثقلین در خواب دید کہ میفرمائید دختر خود را نیاز سید محمد فرزند من ساز چوں از خواب بیدار شد زن خود را آگاہ نمود زنش در جواب گفت کہ خواب خیال است شوہر اور اگفت کہ ایں خواب خیال نیست پیر ما غوث الثقلین فرمودہ است کہ سید محمد فرزند ابو صالح فرزند من است مرا یقین شدہ است اوگفت اگر ترا یقین شدہ است کس خود را بعرب کہ مسکن ایشاں است فرستادہ است تحقیق بکن اگر تحقیق است سعادت من و تو و سعادت دختر است آن سرور کسان خود را بجانب فرستاد و چون فرستادگان صحت نسب شریف کردہ امدند دختر خود را نیاز جناب نمودہ عقد بستند نام این بی بی ویس کسائیں۔"(39)

اولاد امجاد:

شجرۃ الانوار کے مطابق حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کی بیوی ویس کسائیں (Veskasain) دختر سطان قطب الدین لنگاہ سے کوئی اولاد نہ تھی۔جبکہ دختر سید ابوالفتح حسینی جو حضرت سیّد صفی الدین گاذرونی بانی اوچ کے خاندان سے تھیں، نام نامی

اس مخدومہ کا حضرت بی بی غلام فاطمہ تھا اور حضرت بی بی صاحبہ کے حصّہ میں جو زمین معین ہوئی وہ اُچ گیلانیاں کے نام سے مشہور ہے، اس سیّدہ کے بطن مبارک سے حضرت مخدوم کے چار فرزند سید عبدالقادر ثانی، سید عبداللہ ربانی، سید مبارک حقانی اور سید حسن نورانی ہوئے۔شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ:

"فقیر در اچہ از مخدوم صاحب و دیگر موتقدان معلوم کردیم کہ بی بی ویس کسائیں لاولد است از ہمیں بی بی فاطمہ چہار پسر متولد شدند اول سید عبدالقادر ثانی دوم عبداللہ ربانی سوم سید مبارک حقانی چہارم سید محمد نورانی و سید محمد (نورانی) لاولد است و مزار مبارکش در اندرون روضہ منورہ حضرت در اچہ است و سید ابوالفتح قطعہ زمینی بچہار ضیہ خود را دادہ بودند در ہمین زمین بناء اچہ حضرت سید محمد غوث فرمود مشہور عالم شد باُچہ گیلان تشرف فرمودند۔"

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ حضرت ایشاں چہار پسر بودند و ہر چہار یک از مادر، اسما ہمایوں ایشاں شیخ عبدالقادر کہ ایشاں مخدوم ثانی گویند و سید عبداللہ و سید مبارک و سید حسن۔

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کے چار صاحبزادے تھے جن کی والدہ مخدومہ فاطمہ بنت ابوالفتح حسینی گازرونی تھیں۔ان میں سے حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی کا ذکر خیر باب پنجم، حضرت سید عبداللہ ربانی کا تذکرہ باب ششم، حضرت سید مبارک حقانی کے احوال باب ہفتم میں بیان کیے جارہے ہیں جبکہ چوتھے صاحبزادے سید حسن نورانی کا اوائل عمر میں وصال ہوا۔

نامور خلفاء و ارادت مندان:

حضرت مخدوم بندگی کے صاحبزادگان اور شیخ سید محمد قادری، شیخ غلام محمد قادری، شیخ اعلاو قادری، سید میر بغدادی، مولانا عبدالقادر فقیر قادری، سلطان سکندر لودھی بادشاہ

www.musapak.com

ہند،سلطان قطب الدین لنگاہ وشاہ حسین لنگاہ حاکمان ملتان،حسین مرزا حاکم سندھ۔(40)
مولانا معزالدین ملتانی کا شمار بھی آپ کے خلفاء میں ہوتا ہے۔

تصنیفات عالیہ:

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی شعر گوئی میں بھی کمال رکھتے تھے۔شجرۃ الانوار کے مطابق حضرت عبدالرحمان جامی اپنے اشعار آپ کی خدمت میں بھیجتے تھے۔آپ کے درج ذیل تصنیفات عالیہ ہیں:

مفتاح الاخلاص:

تیسیر الشاغلین کے مطابق حضرت محمد غوث بندگی مخدوم ،کتاب مفتاح الاخلاص کے ناظم ہیں۔حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی اپنے جدِ اعلیٰ کی شان میں تحریر فرماتے ہیں کہ

''کتاب مفتاح الاخلاص کے مولف اور ناظم ہمارے شیخ اور مخدوم اور جدّ شیخ محمد قادری ہیں انہوں نے کئی سو حکایات خلاصتہ المفاخر مناقب الشیخ عبدالقادر سے لیکر جو تکملہ ہے کتاب روصتہ الریاحین فی حکایۃ الصالحین کا اور جو تالیف ہے امام الحرمین شیخ عبداللہ یافعی کی بغیر کسی کمی بیشی یا فرق کے نظم کی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔''(41)

مفتاح الاخلاص سے استفادہ کرتے ہوئے شاہ ابوالمعالیٰ قادری لاہوری نے تحفۃ القادریہ تالیف کی۔ڈاکٹر محمد اختر چیمہ،رئیس بخش فارسی دانش کدہ دولتی فیصل آباد لکھتے ہیں:

''مصنف کتاب را در تمہید اسم خود را بہ عنوان مئولف وابوالمعالی محمدہ نگاشتہ و

کتاب را بہ تحفۃ القادریہ موسوم ساختہ است،واز مآخذ،کتب معتبر ومستند مانند بھجۃ الاسرار (الشیخ نورالدین ابوالحسن علی اللخمی م۔۷۱۳ھ) وخلاصۃ المفاخر (امام محمد عبداللہ یافعی م۔۷۰۸ھ) ومفتاح الاخلاص (سید محمد غوث گیلانی حلبی اوچی م۔۹۲۳ھ) را بہ صراحت اسم بردہ است''۔

(۲۱۰۔نامۂ پارسی،سال۔شمارہ:۱)

مجموعات:

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی سے درجہ ذیل مجموعات بھی منسوب ہیں جو کہ سادات دیپالپور کے تبرکات کی زینت ہیں (42)

صلوۃ وسلام

ذکروالصلوۃ علی النبی ﷺ

تبرکاً

قال ﷺ اکثروا من الصلوۃ علی یوم الجمعۃ

اسمائے غوثیہ

تبرکاً
الھی بحرمت شیخ محی الدین قطب بکل شیء سید عبدالقادر جیلانی
الھی بحرمت این نام ہای معظم ومکرم حاجت ایں بندہ وتمام خلائق روا کردان
بحرمت کلمہ پاک لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ
تذکرہ سخی سیدن سائیں دیپالپوری میں لکھا ہے کہ ان کے خزانہ تبرکات میں محمد

www.musapak.com

غوث اچوی کے ہاتھ سے لکھا ہوا، درود شریف (صلاۃ الیل) اسماء غوث اعظم، قصیدہ غوث اعظم دلائل الخیرات ہیں۔(ص:188)

ملفوظات

''مکالماتِ غوثیہ''، اس ضمن میں تفصیل تعلیقات میں دی جارہی ہے (43)

درود غوثیہ:

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی سے منسوب درود غوثیہ کی اشاعت دربار محبوب سبحانی اوچ شریف نے کی ہے۔تبرکاً

الھم صل علی محمد و الہ و علی غوث الصدقین

دیوان قادری:

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کا سب سے زیادہ مقبول دیوان قادری ہے۔ اخبار الاخیار کے مطابق آپ نے غوث پاک کی منقبت میں نظمیں لکھیں، آپ کا ایک دیوان بھی ہے، آپ کا تخلص قادری تھا اور بڑے ذوق سے ترجیعات کہتے تھے۔(44)

تبرکاً

ہمہ عالم پُر از عشق است و ہر سو طور با موسیٰ
چوں خضر از جانب ظلمت بر آور آب حیواں را

وفات:

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی نے 923ھ/ 1517ء میں وفات پائی۔جسے ''محمد حسنی پاک رفت'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔بحر السرائر میں لکھا ہے کہ

''عمر شریف ایشان نود سال بود و زمان سلطان حسین لنگاہ ہفتم شہر رجب وقت نیم روز از دنیا برفت۔''(45)

جبکہ بحر الجمان میں لکھا ہے کہ

''عمر شریف 90 سال کی بادشاہ حسین کے زمانہ میں تھی، ساتویں رجب بوقت دوپہر موسم گرما 923 ہجری میں وفات پائی''۔(46)

اُوچ شریف کی خاک پاک میں مدفون ہوئے۔قدس سرہ العزیز۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اخبار الاخیار میں حضرت مخدوم غوث بندگی کی تاریخ ولادت و وصال نہیں دی گئی بلکہ فقط اتنا لکھا گیا ہے کہ

''مقبرہ مخدوم شیخ محمد در اُچہ است''

خانقاہ محبوب سبحانی اُوچ شریف قادریہ سلسلہ کی عظیم المرتبت زیارت گاہ خلق ہے۔بقول مفتی غلام سرور لاہوری:

بفردوسِ برین چون کرد رحلت
محمد غوث پیر سید دین
محمد شاہ میران قطب الاقطاب
بگو تاریخ او باطرز رنگین
923ھ (47)

اوچ گیلانی کی قلمی بیاض میں ایک بیت میں ''شاہ قادری پیر''، ''شیخ پاک''۔ 833ھ/ 1429ء حضرت مخدوم غوث بندگی کی ولادت، ''باخیر آمد'' 859ھ/ 1454ء اوچ شریف میں آمد اور ''بزرگ دستگیر'' 923ھ/ 1517ء سال وصال ظاہر کیا گیا ہے۔

شاہ قادری پیر شیخ پاک باخیر آمد بزرگ دستگیر
833ھ 833ھ 859ھ 923ھ
تولد و ورود ووفات ازین بیت پیدا گردد(48)

www.musapak.com

سجادہ نشین:

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند رشید مخدوم شیخ سید عبدالقادر ثانی مسند ارشاد محبوب سبحانی اوچ شریف کے سجادہ نشین ہوئے۔ سفینتہ الاولیا میں لکھا کہ:

"حضرت شیخ مخدوم عبدالقادر ہندوستان کے مشائخ کبار سے ہیں۔ سینکڑوں مشرکین وکفار نے آپ کے دست مبارک پر توبہ کی اور مشرف با اسلام ہوئے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی تصنیف اخبار الاخیار میں آپ کا ذکر فرماتے ہوئے لکھا کہ شیخ عبدالقادر ولایت میں حضرت غوث پاک کے حقیقی وارث تھے۔ آپ کی وفات 17 ربیع اول 940 ہجری میں ہوئی اور عمر شریف 70 سال تھی۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک نام شیخ زمان عبدالرزاق ہے جو اپنے زمانے کے بڑے عارف کامل تھے۔ 5 جمادی الاخر 942 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ دوسرے صاحبزادے سید زین العابدین ہیں جو والد ماجد کی زندگی میں ہی وفات پا گئے ان کا ایک لڑکا تھا جس کا نام سید محمد تھا جس کی اولاد آج تک ہے۔ شیخ عبدالرزاق کا ایک لڑکا تھا جس کا نام شیخ حامد تھا جو اپنے والد کے صحیح جانشین تھے ان کا بھی ایک لڑکا تھا شیخ جمال الدین ابوالحسن (موسیٰ پاک شہید) نامی جو اپنے والد کی اجازت سے زندگی میں مسند پر بیٹھے، باذن والد ماجد خود درحیات ایشاں برسجادہ نشستندہ۔"(49)

خوش خصالی:

حضرت مخدوم غوث بندگی کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو خوش خصالی تھا۔

ھادی راہ ہدایت سئیں غوث بندگی خوش خصال
والی ملک ولایت سئیں غوث بندگی خوش خصال
ممبع فضل کرامت سئیں غوث بندگی خوش خصال
شہنشاہ جگ دو عالم سائیں غوث بندگی خوش خصال
مظہر بار الہی قطب عالم اولیا
پیکر شرم و حیاء حسنی حسینی دلربا
در تیڈے توں منگدے حاتم جھولی بھر صاحب سخا
دیدے میڈی پیاسی شرف دا تھیوے وصال
عالم و علم لدنی مطلع انوار حق
راز گجھڑیاں کوں سمجھدیں جانڑ دیں اسرار حق
ممبع برکات ہیں توں راضی ابرار حق
توں سیاہی دل دی دھوڈے آوے نہ کوئی ملال

(ڈاکٹر محمد اختر تاتاری)

درس خدمت و دل جوئی:

دیوان قادری میں حضرت مخدوم محمد غوث بندگی خدمت خلق اور دکھیارے دلوں کی خوشنودی کا درس دیتے ہیں:

دلِ بے غم ہمی خواہی دلِ غمگیں بدست آور
چوں دل غمگیں عشق آمد زغم ہا جملہ بے غم شد

فرماتے ہیں کہ اگر دل کو ہر غم سے آزاد دیکھنا چاہتے ہو تو کسی دکھیارے انسان کا دل راضی کرو۔ کیونکہ جب تمہارا دل عشقِ حقیقی میں یا عشقِ خدمتِ خلق میں

www.musapak.com

ڈوب جائے گا تو تمہیں سارے غم بھول جائیں گے۔

ہر قسم کی ظلمتوں سے نجات صرف رحمتہ للعلمین ﷺ کے نورانی سایہ عافیت میں ہے۔مخدوم بندگی فرماتے ہیں کہ

عالمی روشن شد از نور جبین احمدی
جہل بو جہل از کجا و ظلمت شیطان کجاست

والد ماجد سے اجازت اور توطن اوچ

شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی قلمی میں حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کا توطن اوچ 887 ہجری بعد از وفات با اجازت والد ماجد لکھا ہوا ہے۔خزینۃ الاصفیا میں بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔جوکہ ایک قول کے مطابق حضرت بندگی کے والد ماجد کی وفات 885 ہجری میں ہوئی اور حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کی وفات بعمر 120ھ سال 923ھ میں ہوئی اس طرح حضرت بندگی کی ولا دت حلب میں 803ھ میں ہوئی۔

جبکہ دوسری روایت ہے کہ حضرت مخدوم بندگی کے والد ماجد کی وفات حلب میں 834 ہجری میں ہوئی اور حضرت بندگی کی وفات بعمر 90 سال ہوئی جس سے حضرت بندگی کی ولادت 833ھ بنتی ہے تو اس طرح اوچ شریف میں توطن کی اجازت بعد از وفات روحانی طور پر ممکن ہوسکتی ہے۔

یہ روایت بحر السرائر اخذ جامع الاقوال میں نہیں ملتی اور حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کا مستقلاً اوچ شریف میں توطن 864ھ/ 1463ء لکھا ہوا ہے۔یہی مستند ہے۔

شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچ کے مطابق حلب سے مخدوم محمد غوث بندگی ابتداً اوچ شریف میں 859ھ میں تشریف لائے۔لگ بھگ اسی زمانے میں آپ کی شادی مبارک ہوئی اور آپ کے جانشین صاحبزادے مخدوم سید عبدالقادر ثانی کی ولادت 862ھ

میں ہوئی اور مکالمات غوثیہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ترک سکونت حلب کا ارادہ کیا۔

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی نے اوچ شریف میں مسجد قادری کی تعمیر شروع کی نیز درس اور محافل درود شریف کا اہتمام کیا اور اسی جگہ کو اوچ گیلانی سے منسوب کیا۔آپ کا تعلق یقیناً اوچ اور حلب کے درمیان برقرار رہا۔جامع الاقوال کے مطابق آپ نے 864ھ میں توطن اوچ اختیار فرمایا اور قادریہ سلسلہ کا جنوبی ایشیا میں زبردست فروغ شروع ہوا۔

شجرۃ الانوار کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ 887ھ تک اوچ شریف قادریہ سلسلہ کا مرکز و محور بن گیا اور آپ کا حلب سے تعلق اختتام پذیر ہوا۔اوچ گیلانی کو حضرت مخدوم بندگی نے سبط اکبر حضرت امام حسن علیہ السلام کی عظمتوں سے منسوب کیا۔

لاہور پر اثرات:

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی اوچی نے کچھ عرصہ محلہ کوفت گراں لاہور میں تبلیغ دین کے لیے گزرا۔انہی کا یہ فیضان کرم تھا کہ حضرت مخدوم بندگی کے جانشین فرزند مخدوم عبدالقادر ثانی بکثرت لاہور تشریف لاتے اور علم وعرفان کے محفل پر رونق فرماتے۔اسی طرح آپ کے پوتے مخدوم محمد غوث بالا پیر اور مخدوم سید حامد گنج بخش بھی لاہور پر خصوصی عنایت فرماتے۔حضرت مخدوم ثانی کے پڑپوتے حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتانی کے صاحبزادے سید عیسیٰ گیلانی (1031ھ/ 1622ء) شجرۃ الانوار کے مطابق بطور دیوان لاہور اور ان کے پوتوں نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی (1074ھ/ 1663ء) بحر السرائر کے مطابق بطور دیوان لاہور اور سید جمال اللہ گیلانی نے بھی شجرۃ الانوار کے مطابق بطور صوبہ دار لاہور میں انتظامی امور باحسن سر انجام دیئے۔سید شاہ چراغ لاہوری (1068ھ/ 1651ء) نے سلوک وتصوف پر نمایاں خدمات انجام دیں اور ان کے پوتے سید مجتبیٰ کی کتاب عین التصوف ہے۔

www.musapak.com

حضرت بندگی مخدوم کے صاحبزادے سید عبداللہ ربانی کی اولاد سے سید اسماعیل محدث گیلانی لاہوری صاحب شِفا الصدور لاہور میں علم وعرفان کو فروغ دیا نیز سید عبدالقادر شاہ گدائی گیلانی تکیہ عملی والانزد خالد بن ولید ہال پنجاب یونیورسٹی لاہور جن کے کتب کشف الاسرار بزرگ، کشف الاسرار خورد اور رسالہ اسرارِ الکتمانی ہیں نے لاہور میں علم وعرفان کی تدریس اور فروغ میں قابل قدر حصہ لیا۔ اسی خانوادے کے کتب خانے میں سلسلہ عالیہ قادریہ کا نصاب تیسیر الشاغلین جو کہ ہدایت المریدین وارشاد السالکین کیلئے نسخہ کیمیا ہے جسے حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتانی نے تحریر کیا ہے کا مستند مخطوطہ بھی محفوظ ہے جس پر حضرت اسماعیل محدث گیلانی لاہوری کے صاحبزادے اور پوتے کی مہر ''عبداللہ جیلانے گل گلزارِ میراں شاہ ۱۱۸۰ھ'' ثبت ہے۔ یہ نسخہ اسی خانوادہ کے سید بشیر گیلانی کے پاس کالا باغ میں محفوظ ہے بلکہ اس کا اردو ترجمہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ عربی کے پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک نے کیا ہے جو کہ شائع ہو چکا ہے اسی خانوادے کے سید ہاشم اور سید علی اصغر گیلانی مولف شجرۃ الانوار نے بھی لاہور میں علم وعرفان کو فروغ دیا۔

اسی طرح حضرت مخدوم بندگی کے ایک اور صاحبزادے حضرت سید مبارک حقانی جن سے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ منسلک ہوتا ہے کے پوتے سید نظام الدین گیلانی نے لاہور میں سلسلہ قادریہ کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا اور اسی خانوادے کے سید نظام الدین بودیانوالہ اور پیر سید جانن امام لاہوری (1342ھ) صاحب ولایت تھے۔ میانی صاحب قبرستان لاہور میں آسودۂ خاک ہیں۔

حضرات ناگور کی داستانِ داروغ:

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی نے کچھ عرصہ تبلیغ دین کے لیے ناگور میں بسر کیا اور یہاں ایک مسجد تعمیر کرائی لیکن یہاں کے مجاور داروغ گوئی سے اپنے آپ کو

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کی اولاد کہلانے لگے اور یہاں خود ساختہ سید عبدالوہاب جیلانی کا مزار بھی بنا لیا۔

حضرات ناگور کا اولین ماخذ میر سید محمد گیلانی کے خود ساختہ فرمودات پر مبنی اوراد قادریہ ہے جسے محمد یوسف قادری نے مرتب کیا اور موجود قلمی نسخہ پر سید خواجہ بخش ابن عبدالرشید 1136ھ کی مہر ہے اس میں لکھا ہے کہ:

''بندہ آستانہ محمدی فقیر الحقیر محمد یوسف قادری احوالات زبانی و ارشاد مرشد حقیقی دستگیر کونین مخدوم سید محمد گیلانی ناگوری میفرماید (ص: ۳) پس برفرمودن مرشد فقیر ایں اوراد را جمع کردن شروع کرد۔ سالک را راہ آسان شود و تصنیف ایں اوراد قادریہ ماہ رمضان ۳۰ حضرت پیر دستگیر بود ۱۰۰۴ھ واقعہ بود۔ بعد جمع نمودن ایں اوراد قادریہ راد حضرت ناگور اظہار کردم (ص ۶) اوراد قادریہ کے مطابق میر سید محمد گیلانی کہتے ہیں کہ:

کہ سینہ بسینہ رسیدت نعمت
کہ سید محمد ز صاحب کرامت
کہ فرزند عبدالوہاب اندکلاں
ابو اند محی الدین قادر جیلانی
کہ در گاہ عالی شہ عبدالوہاب
بناگور جلوہ کند ماہتاب
بجانب سنہ و سال نباشی ملول
بد وے پانصد ز ہجری نزول

(ص ۲۸،۲۹)

نیز یہ بھی میر سید محمد گیلانی کہتے ہیں کہ:

www.musapak.com

”چوں حضرت بندگی جدم شر یفتہ شاہ عبدالوہاب سیف الدین اکبر را حضرت پیر دستگیر محی الدین بجانب ہندوستان رخصت نمود و حضرت شاہ مدار بدیع الدینؒ و حضرت خواجہ معین الدینؒ و مخدوم بہاوالدین زکریاؒ ایں نیز ہمراہ بودند۔ دراں وقت حضرت پیر دستگیرؒ فرمودہ بودند۔ کہ یا بادشاہ عبدالوہاب و شاہ مدار در ہندوستان بشیخ کہ صحیح نمید اند: الحال من شما نرا اجازت مید ہم بحکم فرمان حضرت پیر سید محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز حضرت شاہ عبدالوہاب سیف الدین اکبر و حضرت شاہ مدار دعا بزگوار مذکو را در عمل آوردند“ (ص ۱۱۶، ۱۱۷)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا سال ولادت 537ھ اور وصال 633ھ ہے۔ تذکرہ مشائخ شیراز ہند (جون پور) کے مطابق حضرت بدیع الدین شاہ مدار کی پیدائش شام کے شہر حلب میں 715ھ کو ہوئی جبکہ وفات 844ھ مکن پور جون پور انڈیا میں ہوئی۔ تذکرہ شیخ الاسلام بہاوالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا ولادت کا سال 566ھ وفات 661ھ میں ہوئی جبکہ ان حضرات کی حضرت غوث الاعظم السید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت 470 / 471ھ وفات 561ھ) کی بارگاہ میں یہ حضرات بغداد میں حاضر تھے جب غوث الاعظم نے اپنے فرزند سید عبدالوہاب کو (ولادت 522ھ بغداد وفات بغداد 593ھ) کو سفر ہندوستان اختیار کرنے کا حکم دیا جو کہ ناممکن ہے کیونکہ یہ لوگ ہم زماں نہ ہیں اور سید عبدالوہاب جیلانی کی ناگور میں آمد جیسا کہ اوپر اشعار میں بتایا گیا ہے بالکل غلط ہے اور یہ روایات ناقص ہیں کہ حضرت سید عبدالوہاب جیلانی ناگور میں مدفون ہیں۔

تاریخ المشہد القادری فی بغداد کے مطابق احاطہ غوث پاک حضرت قادریہ

بغداد کے تہہ خانہ میں مزار حضرت شیخ سید عبدالوہاب بن شیخ سید عبدالقادر جیلانی آج بھی مرجع خلائق ہے جو کہ فتنہ تاتار کے بعد حلبہ سے یہاں منتقل کی گئی۔ قدس سرہٗ العزیز

ناگور کی خانقاہ کے بارے محبوب المعانی میں لکھا ہے کہ:

”درگاہ حضرت سید عبدلوہاب درانجا است و حضرت شاہ شفیع الدین محمد کہ والدہ ایشاں بی بی زینب دختر راجہ آں دیار است و خالہ زادہ بی بی حافظ جمال بنت خواجہ معین الدین چشتی است قدس اللہ اسرارھم اجمعین“

یعنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید عبدالوہاب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہم زلف ہیں اور حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی کے بھانجے شفیع الدین کی اولاد ناگوری حضرات کہلاتے ہیں جنہوں نے خود ساختہ شجرہ اور حتی کہ اوچ شریف کے جیلانی بزرگوں کی ناگور میں قبور بنائی ہوئی ہیں۔

جواھر الاعمال میں لکھا ہے کہ

”حضرت عبدالقادر ثانی، حضرت سید عبدالرزاق ہر دو ولی بزرگ درمیان یک قبر اند و از طرف مغرب قبر مبارک حضرت سید عبدالقادر ثانی ست و از طرف مشرق مزار مبارک حضرت سید عبدالرزاق اندر شہر ناگور“۔

جبکہ اخبار الاخیار میں واضح طور پر لکھا ہے کہ

”شیخ عبدالقادر ثانی نے 78 برس کی عمر پائی اور 18 ربیع اول 940ھ میں انتقال فرمایا آپ کا مزار اوچہ میں مرجع خاص و عام ہے۔“

شجرہ نسب کے متعلق میر سید محمد گیلانی کہتے ہیں کہ

”مخدوم سید محمد گیلانی ناگوری ابن سید خلیل ابن سید گنج بخش ابن سید محمد رزاق ابن سید عبدالقادر ثانی ابن سید محمد غوث ابن سید شمس الدین ابن سید شاہ میراں ابن سید علی ابن سید مسعود ابن سید احمد ابن سید شاہ شفیع الدین ابن سید

www.musapak.com

شاہ عبدالوہاب ابن سید قطب الاقطاب فرد الاحباب شیخ اہل السموت ولارض محی الحق والشرع والدین سید عبدالقادر جیلانی ابن سید ابی صالح ابن سید موسیٰ رنگی دوست ابن سید عبداللہ ابن سید موسیٰ الجون ابن سید عبداللہ المحض ابن سید حسن المثنیٰ ابن سید امام حسن ابن ابی ابیض االبیاض حضرت شاہ مرداں مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب بن عبدالمطلب ابن عبدالہاشم ابن عبدالمناف"۔(ص:3)

درج بالا شجرہ کتاب انساب کے حوالے سے ناقص ہے جس کی اہمیت کے بارے میں میر محمد گیلانی کہتے ہیں کہ

"حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضرت پیر دستگیر وحضرت شاہ عبدالوہاب و سید خلیل اللہ میگویند کہ بابا عبید ایں شجرہ وکلاہ کہ پیش تو ہست از جانب ما حوالہ سید محمد بکنید.... بتاریخ چہار دہم ماہ ذوالحجہ بروز پنج شنبہ شاہ عبید کلاہ برسر من افتاد واز دست خود بست وشجرہ بزرگان حوالہ ما کرد:(ص:۴)

درجہ بالا شجرہ کے مطابق میر سید محمد گیلانی بن سید خلیل بن سید گنج بخش کے نسبت حضرت موسیٰ پاک شہید ملتانی بن سید حامد گنج بخش اوچ سے خود ساختہ بھتیجا کی ہو جاتی ہے جبکہ حضرت سید موسیٰ پاک شہید جو کہ سلسلہ قادریہ کے شیخ الکل ہیں، وہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ اپنی تصنیف تیسیر الشاغلین میں اسطرح لکھتے ہیں کہ:

"شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر بن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن عبداللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن سید عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بدانکہ اربابِ تحقیق گفتہ اند کہ آنحضرت منسوب بجیل بکسرِ جیم وسکونِ الیا المثاۃ تحتیہ وآن شہری

است ورائ طبرستان وجیلان وگیلان وگیل گویند وبعضی از اہلِ تحقیق برانند کہ وی منسوب است بجدِ خود کہ وی گیلانی الوطن بود و چون اسمی است از اسمأ اضداد ہم برابیض اطلاق کنند۔ ہم براسود و در اینجا مراد وجۂ ثانی است۔ جہتِ کثرتِ استعمال موسیٰ جون گندم گون بود۔ ازین جہت جون خوانند۔ حضرت عبداللہ محض بمعنی خالص است از ہر شئ ملقب بود باین نہب از جہت کہ پدرِ وی حسن سنبلی است بن امام حسن بن علی کرم اللہ تعالی وجہہ ومادرِ او فاطمہ بنت امام حسین پس نسبتِ وی خالص وسالم بود از موالی واورا مُجلی نیز گویند بضُمِ میم وتشدیدِ اللام، مشتق است از جلال۔(تیسر الشاغلین ص:۱۰۱)

تنبیہ:

حضرات ناگور کی دروغ گوئی کا اولین ماخذ خود ساختہ محمد یوسف قادری کی تالیف اورادِ قادریہ ہے جس کا ذکر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم نے اپنی تحقیق "قطب الہند سید عبدالوہاب جیلانی" میں عبداللہ تونسوی کے مکتوبات کے حوالے سے کیا ہے۔ نیز غیر مصدقہ قلمی کتب محبوب المعانی، جواہر الاعمال اور عین القلوب العارفین کو بنیاد بنا کر مقالہ تحریر کیا جو کہ سراسر بے بنیاد اور حقیقت پر مبنی نہ ہے۔لہذا حضرت موسیٰ پاک شہید نے جو شجرہ مبارک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا اور اپنا اپنی تصنیف تیسیر الشاغلین میں دیا ہے تیسیر الشاغلین کو مطبع صدیقے فیروز پور انڈیا نے 1309ھ میں شائع کیا اور اس کا حوالہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات اور کتب میں بھی دیا ہے نیز زبدۃ الاثار کے آخر میں حضرت موسیٰ پاک شہید کا شجرہ اور ان کی طرف سے کی گئی نصائح اور اداب سلسلہ عالیہ قادریہ بڑی وضاحت سے بیان کی ہیں کہ سید عبدالوہاب جیلانی کی اولاد اوچ، ملتان اور لاہور میں رہتے ہیں جو کہ ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم کی تحقیق "قطب الہند سید عبدالوہاب جیلانی" کا مکمل رد ہے اورادِ قادریہ

میں دیئے گئے سید محمد گیلانی کے شجرہ اور محبوب المعانی اور جواھر الاعمال وغیرہ میں دی گئی ناگور میں قبور کو قطعی طور پر ناقص قرار دیتا ہے جس شجرہ اور قبور کی پاسداری کیلئے ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم اس کی اپنے طور پر تصحیح کر رہے ہیں اور وہ بھی بالکل غلط جبکہ افسوس تو یہ ہے کہ شجرۃ الانوار کا حوالہ تو دیتے ہیں لیکن اس سے استفادہ نہیں کرتے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام تر داستان حضرات ناگور کی بقول شجرۃ الانوار یہ ہے کہ

''مجاوران جادروغ کند و نسل ہائی ایشا حتی مزار حضرت سیف الدین عبدالوہاب ساختہ دعوی ولدیت حضرت ایشان دارند''

ماخذ و تعلیقات:

1۔ رودکوثر از شیخ محمد اکرام ادارہ ثقافت اسلامیہ کمبائن پرنٹر لاہور 1994ء صفحہ:63

2۔ اخبار الاخیار فی اسرار الابرار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی، تصحیح و توضیح ڈاکٹر علیم اشرف خان انجمن آثار و مفاخر فرہنگی، دانشگاہ تہران، ایران صفحہ:402

3۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری (فارسی) مطبوعہ لاہور، صفحہ:115،116

4۔ برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء از قاضی جاوید، شعبہ فلسفہ، دانشگاہ پنجاب، نگارشات لاہور 1986 صفحہ:166

5۔ جامع الا قوال/ بحرالسرائر از سید سعداللہ رضوی (قلمی)

6۔7۔ بحرالجمان از سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور 1336ھ صفحہ:178،179 (بشکریہ راجہ نور نظامی بھوئی گاڑ حسن ابدال)۔

8۔ جامع الاقوال/ بحرالسرائر از سید سعداللہ رضوی (قلمی)۔

9۔ اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ممتاز اکیڈمی لاہور صفحہ:۵۰۱

10۔ شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی (قلمی)۔

11۔ تاریخ ملتان جلد دوم از مولانا نور احمد فریدی۔ قصر ادب رائیٹرز کالونی ملتان 1972ء صفحہ:۱۳،۱۴

12۔ عین التصوف قلمی از سید مجتبیٰ گیلانی کتب خانہ عجائب گھر لاہور

13۔ شجرہ مطہرہ جیلانیہ از فقیر محمد ادریس اوچی (قلمی) گیلانی لائبریری اوچ شریف

14۔ عین التصوف قلمی از سید مجتبیٰ گیلانی (قلمی)

15۔ مضمون ''سید عبدالرزاق الگیلانی المعروف شاہ چراغ لاہوری''، تحقیق ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، کتاب ''مجھے ہے حکم اذاں'' گیلانی ٹرسٹ انٹرنیشنل، امیر آباد ملتان جون ۲۰۱۰ء صفحہ:۵۱،۵۲

16۔17۔ تذکرہ مشائخ قادریہ از محمد دین کلیم قادری، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور 1975ء، صفحہ:54،37

18۔ کنزالا نساب از سید شاہ عطا حسین فانی مطبہ حیدری صفدری بمبئی 1300ھ صفحہ:200

19۔ اعجاز غوثیہ از مولا نا ابوالعلا قاسم مطبع مجمع العلوم لکھنو

20۔ شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی (قلمی)

21۔ عین التصوف از سید مجتبیٰ گیلانی (قلمی)
22۔ شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی قلمی
23۔ شجرہ مطہرہ جیلانیہ مرتبہ فقیر محمد ادریس اوچ (قلمی)
24۔25۔ بحر الجمان از سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۳۳۶ھ صفحہ ۱۷۹
26۔ تاریخ ملتان جلد دوم از مولانا نور احمد فریدی قصر ادب رائیٹرز کالونی ملتان صفحہ:۱۰
27۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری (فارسی) مطبوعہ لاہور، صفحہ:۱۱۵،۱۱۶
28۔ تذکرہ اولیائے ہند از مرزا احمد اختر جلد 3 مطبوعہ دہلی صفحہ:18۔
29۔ ملتان لنگاہ دور میں از عمر کمال، بزم ثقافت ملتان صفحہ:48
30۔ خطہ پاک اوچ از مسعود حسن شہاب اردو اکیڈمی بھاولپور ۲۰۰۹ء صفحہ:۱۶۷،۱۶۸
31۔ بحر السرائر از سعد اللہ رضوی (مخطوطہ)
32۔ برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء از قاضی جاوید، شعبہ فلسفہ، دانشگاہ پنجاب، نگارشات لاہور ۱۹۸۶ صفحہ:۱۲۳،۱۲۴
33۔ ملتان ذیشان از منشی عبدالرحمان خان عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ چھلیک ملتان ۱۹۸۵ء صفحہ:۱۹۹
34۔ جامع الاقوال/ بحر السرائر از سعد اللہ رضوی (مخطوطہ)
35۔ تاریخ ملتان از ڈاکٹر عاشق محمد خان درانی، بزم ثقافت ملتان صفحہ 80۔تاریخ ملتان فریدی/ تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی از محمد سبطین رضا گیلانی موسیٰ پاک شہید چیئر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۱۱ء صفحہ:۶۵،۶۶
36۔ جدید تاریخ اوچ شریف از علامہ دین محمد عباسی ادارہ معارف اولیاء اوچ شریف صفحہ:227،228
37۔ شجرہ مطہرہ جیلانیہ مرتبہ فقیر محمد ادریس (قلمی)
38۔ بحر الجمان از سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۳۳۶ھ صفحہ ۱۸۰، حاشیہ صفحہ ۱۸۱
39۔ شجرۃ الانوار از سید علی اصغر گیلانی) قلمی) / پنجاب سٹیٹس گزیٹئر/ ملتان لنگاہ دور میں از عمر کمال خاں، بزم ثقافت ملتان، ص:۲۱
40۔ شریف التواریخ جلد اول از علامہ شریف احمد شرافت نوشاہی ساہن پال شریف گجرات

صفحہ:۸۵۰،۸۵۲
41۔ تیسیر الشاغلین از شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی مطبع صدیقے فیروز پور انڈیا 1309ھ
42۔ سوانح حیات شاہ چراغ لاہوری از سید سید علی ثانی ادارہ صورت ہادی شیخو شریف اوکاڑہ 2014ء ص:29
43۔ ملفوظات سید محمد غوث را ابواسحاق جمال الدین بن سید شریف الدین قادری در کتاب مکالمات غوثیہ گرد آوردہ است، مخطوطہ جمال الدین والی، رحیم یار خان۔

مکالمات غوثیہ

مکالمات غوثیہ میں لکھا ہے کہ

”اکثر سادات عظام بخاری، بکھری، گازرونی، کے در آں زمان مقتدائے عالم بودند برائے ملاقات حضرت مرشدم صاحب ممدوح تشریف آوری فرمودند وضیافت ہانمودند۔“

ایک کثیر تعداد نے جوق در جوق حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل کیا اُن میں امراو روسازماں اور علماء کرام بھی تھے۔ جن میں مولانا معز الدین ملتانی بھی شامل تھے۔

مکالمات غوثیہ میں لکھا ہے کہ:

”حضرت فرمود بشب جمعہ در خواب بودم اوازی مرا رسید یا ابن رسول اللہ ایں مسجد دچا ہک را قادری بخواں اوازی شنیدم۔“

حضرت مخدوم بندگی نے مسجد قادری اپنی زیر نگرانی موسیٰ معمار کے ذریعے بنوائی۔

مکالمات غوثیہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مخدوم غوث بندگی کو ابن رسول اللہ سے مخاطب کیا جاتا تھا جیسا کہ مسجد حاجات میں حضرت خضر علیہ السلام کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔

حضرت مخدوم غوث بندگی نے فرمایا ”بفضل خدا مکان مایاں بنام اوچ گیلانی موسوم گریدہ“ نیز یہ بھی فرمایا اس کی عظمت حضرت امام حسن علیہ السلام سبط اکبر حضرت خیر البشر سے ہے۔

مولانا نجم الدین اتالیق پسران مخدوم بخاری اور عبدالرحمن مجاور خانقاہ جمال درویش بھی حضرت مخدوم بندگی کے ہاں حاضر خدمت ہوتے کیونکہ خانقاہ قادریہ اوچ شریف مرکز علم وعرفان تھی۔

حضرت مخدوم غوث بندگی درود شریف کی محفل کا بکثرت اہتمام کرتے اور لنگر وطعام عام ہوتا۔فرماتے ''بعد تلاوت قرآن مجید خواندن درود شریف از ہمہ اوراد بزرگ تر است''

حضرت مخدوم بندگی کے سسر سید ابوالفتح حسینی گازرونی کی رہائش اوچ اور ملتان میں تھی نہ کہ لاہور میں، جن سے حضرت مخدوم بندگی ملتان میں پیغام رسانی فرماتے تھے اور اوچ شریف میں سید گازرونی کے زیر اہتمام محفل ذکر شہادت امام حسین میں مدعو کیے جاتے۔مولوی عبدالقیوم ملتانی کا بیان ہوتا۔

مکالمات میں سے منقبت کے چند اشعار یہ ہیں:

اے صدر بزم مرسلاں
مشتاق دیدار توام
اے باعث ایجاد جہاں
مشتاق دیدار توام
طور است موسیٰ را مکاں
عیسیٰ بہ لوح آسماں
معراج تو بر لامکاں
مشتاق دیدار توام
بہ علی امام در جہاں
بنما جمال خود عیاں
در ظاہر و ہم در نہاں
مشتاق دیدار توام
بہ حسن امیر موناں
بہ حسین والی بکساں
مئے ذوق شوق خود چشاں
مشتاق دیدار توام
از بہر غوث انس و جاں
آں دست گیر عاجزاں

خود را نما در ہر نشاں
مشتاق دیدار توام
شد قادری یس نا تواں
بخش اے شفیع عاصیاں
ہم درد دل ہم سوز جاں
مشتاق دیدار توام

مکالمات غوثیہ کا موجودہ دستیاب نسخہ مولوی فیض محمد فیض خواجہ صدیقی سکنہ اوچ شریف کا نقل شدہ ہے۔ڈاکٹر خضر نوشاہی کی رائے ہے اس کے مندرجات میں بہت سی ایسی باتیں ہیں، جن کا انتساب حضور غوث بندگیؒ سے کرنا غیر مناسب ہے نیز متعدد ایسے واقعات ہیں جن کا اس دور سے کوئی تعلق ہے ہی نہیں۔صاجزادہ پیمان نوشاہی نے اس پر ایم فل کیا ہے۔

44۔ اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ممتاز اکیڈمی لاہور صفحہ:۵۰۱
45۔ بحر السرائر از سید سعد اللہ رضوی (قلمی)
46۔ بحر الجمان سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۳۲۶ھ صفحہ:۱۸۰
47۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری المعارف گنج بخش روڈ لاہور/تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ ۲۹۰
48۔ شجرہ مطہرہ جیلانیہ قلمی مرتبہ فقیر محمد ادریس نیز حاشیہ و تصحیح، (بشکریہ گیلانی لائبریری اوچ شریف)
49۔ سفینۃ الاولیاء از شہزادہ دارا شکوہ اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۶ء فارسی مطبع نول کشور لکھنو ۱۸۷۶ء، ص:۶۹

www.musapak.com

باب چہارم

ذکر حضرت شیخ سید صفی الدین حقانی گاذرونی اوچی قدس سرہ

جنوبی ایشیا میں اوچ شریف کو یہ شرف سعادت حاصل ہے کہ یہاں چوتھی صدی ہجری میں علم وعرفان کی جلوہ تابانیوں کا ایسا آغاز ہوا کہ دسویں صدی ہجری میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کہہ اٹھے کہ:

''اوچ کے خطہ اور جنگل میں وہ کیفیت و حالت ہے جو کسی دوسری جگہ نصیب نہیں ہوتی یہی وہ سرزمین ہے جو وادی فراق و دیوانگی کی راہ دکھاتی ہے اب بحالت موجودہ اگرچہ قدیم آبادی کے کھنڈرات اور نشانات تک باقی نہیں رہے البتہ بزرگوں کی قبریں موجود ہیں اب اوچ ایک چھوٹا سا گاوں ہے تاہم اب بھی اس آبادی میں پہنچ کر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس کو زبان وقلم بیان نہیں کر سکتے پہلے تو خوب کیفیتیں اور لذتیں آتی ہوں گی''۔(1)

یہ شرف سعادت وقیادت حضرت سید صفی الدین حقانی نقوی گاذرونی قدس سرہ کے چوتھی صدی ہجری میں اوچ شریف آمد سے شروع ہوا جن کے مرشد حضرت شیخ ابواسحاق گاذرونی قدس سرہ، شیراز ایران نے ان کو خلعت وخلافت عطا کرتے ہوئے اونٹ پر سوار کیا اور فرمایا کہ:

''جدھر یہ اونٹ جائے تم اسی سمت رخ کئے چلتے رہو اور جہاں جا کر یہ اونٹ بیٹھ جائے وہاں سکونت اختیار کر لینا''۔(2)

اس حکم کی بجاآوری میں اوچ میں پہنچ کر حضرت صفی الدینؒ گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ دین کیلئے اقامتی دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔اخبارالاخیار میں لکھا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ شہر اوچ کی بنیاد حضرت سید صفی الدین گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی۔

حضرت صفی الدین گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے سرزمین اوچ شریف کو مرکز تبلیغ اسلام بنایا تھا آپ سادات گاذرون میں سے نقوی سید ہیں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید محمد تھا۔آپ کی والدہ بی بی شہربانو تھی۔خرقہ خلافت کے لحاظ سے آپکا سلسلہ طریقت شیخ ابو اسحاق گاذرونی کے توسط سے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے منسلک ہوتا ہے۔

طریقت مرشدیہ:

تصوف کا سلسلہ طریقت گازرونیہ جوکہ مرشدیہ کے نام سے بھی منسوب ہے کی نسبت حضرت شیخ ابواسحاق گاذرونی شیراز،ایران سے ہے۔مرشدیہ و بازتاب آن در شبہ قارہ میں لکھا ہے کہ

''طریقت،مرشیدہ،یا،کازرونیہ،کہ بہ نام اسحاقیہ۔نیز از آن نام مسی برند''

برصغیر پاک وہند میں اس سلسلہ کے بزرگ فقہ کے ماہر ہونے کی حیثیت سے قاضی کے منصب پر فائض تھے۔لکھا ہے کہ

''صوفیان این طریقت درھند دارای نفوذ بسیاری شدند وتوانستند پیشہ ھائ مھم چون قضاوت را در دست بگیرند''(3)

فقہ حنفیہ:

محمود غزنوی نے جہاں کرامتہ کے خلاف زبردست جنگی حکمت عملی سے کام لیا

www.musapak.com

وہاں اس نے فقہ حنفیہ کے فروغ کے لیے لاہور کو فعالیت عطا کی جو اُس وقت کشف المحجوب کے مطابق لاہور مضافات ملتان میں تھا، کیونکہ ملتان پر کرامتہ کا تسلط تھا اس کے تدارک کے لیے حضرت صفی الدین گازرونی نے اُوچ شریف میں توطن فرما کر یہاں تبلیغ اسلام کے لیے دار العلوم قائم کیا۔

فقہ وفقہا درھند میں لکھا ہے

''محمود غزنوی وجانشینان وی، پیرو متعصب مذھب حنفی بود، او افزون بر پای تخت خود غزنین، شہر لاہور را نیز بہ صورت مرکز فعالیت ھائی ادبی وعلمی درآورد، ہم چنین، شعرای بزرگی، ھم چون فردوسی، عنصری، مسجدی وفرخی و دانشمندان بزرگی، نظیر ابوریحان بیرونی ومفسران، محدثان وفقھا را حمایت کرد، بہ این ترتیب، لاہور بہ صورت مرکز علمی وحوزہ بزرگ مذھب حنفی درآمد۔ از جملہ بزرگ ترین علما، عارفان وفقھاری این دورہ، شیخ صفی الدین کازرونی بود۔ اوخواھر گازرونی زادہ عارف معروف، خواجہ ابواسحاق کازرونی وایرانی الاصل بود کہ وارد ھند شد ولاہور را مرکز فعالیت ھای خود قرار داد شیخ صفی الدین کازرونی در سال 962ء در سن ھفدہ سالکی بہ شہر اُچہ درھند وارد شد ودر سال 1007ء درگذشت''(4)

روحانی تصرف:

شیخ صفی الدین جب سات سال کے تھے کہ شیخ ابواسحاق گازرونی نے آپ کو طلب کر کے اپنا مرید کیا اور دو رکعت نفل شکرانہ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا اور آپ کو خطاب ''پیر حاجات'' کا عطا ہوا۔

حضرت شیخ صفی الدین گازرونی رحمۃ اللہ علیہ جہاں فقہا میں ممتاز تھے وہاں اُن کا تصرف کا فیض بھی عام تھا فوائد الفود میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیا سے یہ حکایت بیان کی گئی ہے کہ

''ایک دفعہ ایک جوگی اُوچ پہنچا، وہ بحث مباحثے کے لیے شیخ صفی الدین گازورنی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا۔ ہوتے ہوتے اس نے شیخ سے کہہ دیا کہ

''آؤ ہمیں قدم دکھاؤ''

شیخ نے جواب دیا کہ

''دعویٰ تم کر رہے ہو تم قدم دکھاؤ''

جوگی زمین سے ہوا میں ابھرا اس طرح کہ اس کا سر چھت سے جا لگا وہاں سے وہ سیدھا نیچے کو اُتر آیا۔ اس کے بعد وہ شیخ سے کہنے لگا کہ

''اب آپ قدم دکھائیں''

شیخ صفی الدین گازورنی رحمۃ اللہ علیہ نے آسمان کی طرف منہ کیا اور کہا، اے خدا تو نے غیر کو یہ قدم دیا ہے مجھے بھی یہ صلاحیت مرحمت فرما۔ ازاں بعد شیخ اپنی جگہ سے اوپر کو ابھرے اور قبلہ کی جانب پرواز کی، وہاں سے شمال کا رخ کیا، پھر وہ جنوب کی طرف اڑے اس کے بعد وہ اپنی جگہ پر آئے اور بیٹھ گئے۔ جوگی حیران رہ گیا اور سر شیخ کے قدموں میں رکھ کر کہا:

''ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے کہ زمین سے سیدھے اوپر کی طرف اٹھ جائیں اور اسی طرح نیچے اتر آئیں۔ باقی دائیں بائیں جانا اپنے لیے ممکن نہیں۔ آپ میں جو ہر طرف اڑتے چلے گئے یہ حق ہے اور اللہ کی طرف سے ہے۔ اپنا جو کچھ ہے وہ باطل ہے''(5)

www.musapak.com

دار العلوم گازرونیہ:

تذکرہ بزرگان اوچ شریف میں لکھا ہے کہ حضرت صفی الدین گازرونی کے دار العلوم اوچ شریف جو کہ جنوبی ایشیا میں پہلا اسلامی اقامتی مدرسہ تھا، میں تمام طلبہ کو زمرد کے پیالیوں میں کھانا ملتا تھا۔ایک مرتبہ کسی طلب علم سے زمرد کی پیالی ٹوٹ گئی تو آپ نے حکم فرمایا کہ برتن نئے لائے جائیں تاکہ طالب علم کی نشاندہی نہ ہو سکے۔

ایک دفعہ ایک شخص بھاگ کر حضرت کی خدمت میں پہنچا اور امان چاہی۔ آپ نے کہا کہ طلباء میں بیٹھ جاؤ۔جب سرکاری اہلکار پہنچے تو وہ طلباء میں اس شخص کو نہ پہچان سکے۔(صفحہ:5)

سجادہ نشین:

حضرت فخر الدین زربخش اپنے والد شیخ صفی الدین حقانی گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین ہوئے۔روحانی کمالات کا یہ عالم تھا کہ مکہ معظمہ میں ایک فقیر کی حجامت کے انکار پر حجام کے نزدیک جا کر اپنی استین دراز فرمائی تو زر خالص گرنے لگے،اسی وجہ سے لقب زربخش معروف ہوا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری (785ھ/ 1384ء) کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ اُن کے زمانے میں اوچ شریف میں خانقاہ گازرونیہ، خانقاہ بخاریہ اور خانقاہ جمال خنداں رو رشد و ہدایت میں سرگرم عمل تھے۔

حضرت جمال خنداں رو سے حضرت مخدم جہانیاں جہاں گشت نے حدیث کا درس لیا جس میں شیخ فخر الدین گازرونی رحمۃ اللہ علیہ ہم سبق تھے۔

نیز حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ معین

الدین گازرونی کے بھانجے شیخ محمد متقی گازرونی علم و عرفان میں بلند مرتبہ رکھتے تھے اور محدث تھے۔اہل دنیا سے کنارہ کش رہتے تھے۔(6)

جب 859ھ میں مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچ شریف میں تشریف لائے تو اُس وقت مخدوم سید ابو الفتح حسینی گازرونی سجادہ نشین تھے۔جو کہ صاحب علم و عرفان ذکر اسمائے الٰہی میں معروف تھے۔خانوادہ گازرونیہ کے بارے میں شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچ میں لکھا ہے کہ

"در شہر مذکور یکی سید گازرونی صاحب عصمت و دولت و خداوند کشف و کرامت نام شیخ صفی الدین پیر حاجات متمکن بود"

خانوادہ گاذرونی کی عصمت و شرافت کا یہ عالم تھا کہ:

"دختری گاذرونی از خانہ خود بیرون آمدہ بود آواز خر بگوش رسیدہ واو از ہیبت آن جان بحق تسلیم نمودہ"۔(7)

اسی پس منظر میں حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کا عقد مبارک حضرت ابو الفتح حسینی گازرونی کی صاحبزادی سے اوچ شریف میں ہوا۔جدید تاریخ اوچ میں لکھا ہے کہ

"سید ابو الفتح وہ خوش قسمت گاذرونی سجادہ نشین تھے جن کی صاحبزادی کا نکاح حضرت محمد غوث بندگی گیلانی سے ہوا جن کے بطن عفت سے حضرت عبد القادر ثانی پیدا ہوئے تھے جن کی اولاد میں حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی جیسے مبلغ اسلام پیدا ہوئے تھے غرضیکہ گاذرونی خاندان ایک معزز خاندان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سرزمین اوچ شریف میں سب سے پہلے شرف تبلیغ اسلام بخشا تھا"(صفحہ:42)

ایک قلمی بیاض جو کہ فارسی زبان میں خاندان سادات نقوی اوچ شریف پر لکھی گئی ہے کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سید صفی الدین حقانی قبل تمام مشائخ

www.musapak.com

عظام اور بزرگان دین متقدین اولیائے کرام اوچ شریف سے ہیں۔آپ کا حلقہ ارادت وخلافت حضرت شیخ ابواسحاق گازرونی شیراز ایران سے منسلک ہے اور ان سے آپ کو خطاب پیر حاجات ومستجاب الدعوات کا ملا۔جب آپ کے پیر نے آپ کو ہند کے سفر پر رخصت فرمایا تو چار تبرکات سے نوازا اور فرمایا کہ (۱) ناقہ آپ کی سواری کیلئے ہے اور یہ سوائے وطن مسعود آپ کے اور کسی جگہ پشت نہ دیگی (۲) عصا چوبی ہاتھ میں رکھئے آپ کے کام آئیگا (۳) خرقہ خواجہ اویس قرنیؒ جس کافر کی نظر پڑیگی اسلام قبول کریگا اور (۴) رکاب آہنی زین اسپ سوائے آپ کی اولاد کے کوئی پاؤں نہ ڈال سکے گا۔ چنانچہ شہر بشہر گزر کیا اور آپ کے دیدار انوار سے ہزاروں کفار مشرف با اسلام ہوئے یہاں تک اس مقام معہود یعنی اوچ میں رات کو قیام کیا تو ناقہ نہ اٹھی۔آپ نے اسی سرزمین اوچ پر حجرہ، مسجد، مدرسہ تعمیر کرائے جہاں پانصد صوفی درویش تعلیم حاصل کرتے تھے جہاں پر مجلتوں کا درس تعلیم وتربیت کیلئے دیا جاتا تھا۔

ناتوانی بدل راحت رساں
کہ دل مومن محل ظہور حق است

حضرت شیخ صفی الدین حقانی نے اپنے مقبرہ کی بنیاد اپنی حیات ہی میں اپنی انگشت مبارک سے زمین پر لکیر کھینچ کر ڈال دی تھی۔پھر جب دریا لکیر کشیدہ آپ کے مزار تک پہنچ گیا تو شیخ شمس الدین گاذرونی سجادہ نشین نے شیخ عبدالقادر ثانی گیلانی کے اصرار پر مصلحتاً صندوق کا نکالنا اور بشرط قائمی روضہ دوبارہ وہیں دفن کرنا قرار پایا۔نعش مبارک کی پیشانی پر کافورو عنبر نمودار تھا، رخسار پر سفید بال ضوفشاں تھے اور تدفین ثانی کی گئی۔

رشد وہدایت کا یہ سلسلہ اُن کے سجادگان اور اولاد میں جاری ہے۔
اس قلمی بیاض میں سن وسال کے اختلاف سے قطع نظر جو کہ مؤلف کا تسامح ہے

کہیں عہد غزنوی لکھتا ہے اور کہیں حضرت شیخ صفی الدین گازرونی کا زمانہ غوری دور کا بیان کرتا ہے۔لیکن مقبول قول عہد غزنوی ہے، اس بیاض میں اُوچ کی روحانی ثقافت اور مختلف خانوادوں کا تذکرہ نمایاں ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سید صفی الدین حقانی گاذرونیؒ کی خانقاہ اوچ شریف مرکز علم وعرفان تھی اور یہاں حضرت بہاوالدین زکریا ملتانی بابا فرید الدین مسعود گنج شکر، سید جلال الدین بخاری اور سید محمد عثمان مروندی لعل شہباز قلندر بھی زیارت کیلئے تشریف لائے۔اس تاریخی اہمیت کے پیش نظر اس بیاض کے یہ اقتباسات یہاں پر ریسرچ سکالرز کے لیے پہلی بار اصل متن فارسی میں شامل اشاعت ہیں۔قلمی بیاض میں لکھا ہے کہ

درحالات شیخ صفی الدین پیر حاجات حقانی گاذرونی اوچی رحمۃ اللہ علیہ واولاد امجاد

شجرہ نسب:

شجرہ نسب آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ بدین طریق بحضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ میر سید حضرت شیخ صفی الدین حقانی بن سید محمد بن سید علی بن سید ابوالقاسم بن سید ابو محمد بن سید جعفر بن سید علی بن سید حمزہ بن سید ہارون بن سید عقیل بن سید اسماعیل بن سید علی اصغر بن سید جعفر ثانی بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔

(جبکہ حدیقتہ الزہرا میں ترتیب یوں ہے:

www.musapak.com

”سید ہارون بن سید ناصر المعروف عقیل بن سید اسماعیل شریف بن سید عبداللہ جعفر الزکی بن حضرت امام سید علی نقی علیہ السلام ہے“۔(صفحہ:258,254)

سلسلہ ارادت:

سلسلہ ارادت و خلافت آنحضرتؒ بدین طریق بچند واسطہ بحضرت خواجہ اویس قرنیؓ میرسد حضرت شیخ صفی الدین حقانی مرید وخلیفہ حضرت شیخ ابو اسحاق گاذرونی وی خلیفہ شیخ علی حسین اکار فیروز آبادی وی خلیفہ شیخ عبداللہ خفیف شیرازی وی خلیفہ شیخ ناصر الدین ابوجعفر حداد وی خلیفہ شیخ ابوعمر اصطرخی واسطی وی خلیفہ شیخ ابوتراب نخشبی وی خلیفہ شیخ شفیق بلخی وی خلیفہ سلطان ابراہیم ادہم بلخی وی خلیفہ شیخ موسیٰ بن زید ارعی وی خلیفہ شیخ عیسیٰ شیبانی وی خلیفہ حضرت خواجہ اویس قرنیؓ ویی خلیفہ حضرت علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

(جبکہ مراۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ ابو اسحاق گازرونی مرید وخلیفہ حضرت عبداللہ خفیف کے ہیں اور وہ خواجہ دوئم کے اور وہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی کے۔الی اخرہ)

روحانی سلطنت:

وقتی حضرت شیخ ابو اسحاق گاذرونی مذکور بالا بدرگاہ باریی درتفرع وزاریی بود کہ ہاتف آواز داد کہ ایی سلطان ابو اسحاق بخورہ ازمن ہرچہ میخواہیی کہ از تو خواستن و ازمن دادن است پس حضرت شیخ باستظہار برخواست وگفت کہ ای بارخدایا میدانم کہ این بندہ را از درگاہ خود ناامید نمیگر دانی لیکن میخواہم کہ ملک فارس و کرمان ہر دو بمن بخشے پس ہاتف آواز داد ای سلطان ابو اسحاق ملک فارس بتو بخشیدم اما کرمان قبل ازین بشاہ شجاع کرمانی بخشیدم۔بخشش من باز گردنی نیست۔لیکن عوض کرمان ترا سہ ۳ چیز بخشیدم

یکی طبل کہ بر در تو چون بادشاہان می بازند۔و

دوم نشان کہ در ہر لشکر کہ نشان تو باشد فتح بر آن گردد۔و

سوئم سکہ گاذرون بنام تو کردم

خطاب پیر حاجات:

حضرت شیخ در آن حالت جذبہ حضرت شیخ حاضر آمد و نظر حضرت شیخ بر صفی الدین حقانی افتاد و مطلب و امر فرمود کہ اے صفی الدین دو رکعت نماز نفل بگزار کہ خدا تعالی ترا برگزیدہ کرد و خطاب تو پیر حاجات نمود و مستجاب الدعوات گردانید و فرزندان تو کہ تابع شرع شریف باشد تا قیامت مستجاب الدعوات باشد کہ الولد سر لابیہ واقع است۔

دست شفقت:

روزیی حضرت شیخ ابو اسحاق گاذرونی نزد حضرت بی بی شہر بانو ہمشیرہ خود نشستہ بود و دست مبارک خود بر سر شیخ صفی الدین حقانی ہمشیرہ ازدہ خود آورد و اشک از چشم بارید و شیخ حسن برادر شیخ ابو اسحاق پرسید کہ ای برادر باعث گریہ چیست شیخ فرمود کہ ای حسن فرزند شہر بانو از مادور خواہد شد۔

وفات والدہ:

چون بی بی شہر بانو وفات یافت شیخ صفی الدین حقانی در عمر شانزدہ سال بود از غایت فراق والدہ ماجدہ خود در گریہ شد حضرت شیخ ابو اسحاق فرمود کہ ای پیر حاجات گریہ مکن و غمگین مباش کہ تو برگزیدہ درگاہ سبحانی و مقبول دو جہانی۔

www.musapak.com

بیعت وتبرکات:

پس شیخ ابواسحاق صفی الدین حقانی را مرید دست بیعت خود کرد و بدین نعمت و تبرکات کہ ایک خرقہ خلافت کہ آن بعداز وفات حضرت سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بذریعہ حضرت علیٰ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسیدہ و از آنحضرت دست بدست از مشائخ عظام بحضرت شیخ ابواسحاق رسیدہ بود۔

دوم: مادہ شتر کہ چون ناقہ صالح علیہ السلام بجز طی کردن مسافت در راہ نمی نشست الامقام معہود

سوئم: عصا کہ مثل عصا موسیٰ علیہ السلام درخلانیدن زمین سرسبز میگشت و

چہارم: دو رکاب آہنی کہ بجز مالک رکاب دیگر کسے پاء نتواند نہاد سرفراز ساخت۔

سفر ہند:

جانب ہند رخصت نمود پس حضرت شیخ صفی الدین حقانی بعد عطا نعمت وخرقہ خلافت وحصول تبرکات در ہند رسیدند و در ہر شہر و مقام کہ قیام فرمودند کفار از دیدار پرانوار آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ بشرف اسلام و دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف شدند۔

آمد اوچ:

بدین اطوار فیض آثار باین سرزمین وتودہ خاک ستودہ آفاق اوچ کہ گرد نواح خود مرغزار خوب ہوا مرغوب داشت در عہد سلطان محمود غزنوی مذکور بوقت شب ورد مسعود خود کردند و ہمہ شب مادہ شتر بنشت وعصا شیخ ابواسحاق پیر دستگیر خود کہ در زمین خلانیدند سرسبز گشت پس در آن مقام قیام کردند و بعد نماز فجر بخدام فرمودند کہ کیفیت این

سرزمین معلوم کنید پس چند سواران بدریافت رفتند و مردی بعمر بدآوردند و بخدمت شیخ حاضر کردند، شیخ از و پرسید کہ این کدام زمین است و چہ قوم میماند مرد بعمر گفت کہ این تودہ بلند رو ہیر بہار یعنی آتشکدہ گویند وقوم ویس میماند و از این جا سہ فرسنگ شہر است کہ راجہ این دیار درو سکونت دارد۔

دعوت اسلام:

پس آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ سواری دانا برائی دعوت اسلام طرف راجہ روانہ کرد پس راجہ بخدمت حضرت شیخ حاضر آمد و بشرف اسلام مشرف گشت وتمام زمین بخدمت حضرت شیخ گزرانید و از زمرہ مریدان شیخ گشت۔ شیخ از و پرسید کہ این زمین بلند را از ان زمان دارید چہ میکویند گفت اوچ شیخ فرمود مبارک آمد نام اوچ از اں روز اوچ متبرکہ مشہور ومعروف گشت۔

دارالعلوم:

پس حضرت شیخ عمارت مسجد و خانقاہ و مدرسہ وغیرہ بنیاد کردند و در مدرسہ و خانقاہ پنج صد طلباء و متعلمان رو تعلیم میدادند و ہر یکی الوان نعمت صبح وشام مرسید روزی از دست یکی طالب العلم صحنک چینی بشکست و او غمگین گشت وحضرت شیخ بفراست دریافت و فرمود کہ در خانقاہ ندا کنید کہ امروز ہر یکی طالب العلم صحنک چینی خود بشکند پس ہمچنان کردند و یکی درویش بخدمت حضرت شیخ سوال کرد وسبب شکستن پنج صد صحنک چینی قیمتی چیست شیخ فرمود کہ از یکی طالب العلم صحنک چینی شکستہ شد و باید و بشکستن پنج صد صحنک چینی دلی شکستہ درست گردد و چہ سہل است کہ بدنیا خسیس دلی شریف بدست اید و چہ دشوار کہ در بار از قیامت ہیچ مال دنیا و این چنین رواج نہ باشد کہ دل بدا ست اید۔

www.musapak.com

وفات شیخ ابواسحاق:

سلطان محمود غزنوی درعہد شیخ در ۴۲۱ ہجری انتقال نمود و نیز حضرت شیخ ابو اسحاق گاذرونی در زمان برکت عنوان حضرت شیخ در ماہ ذی القعدہ ۴۲۶ ہجری وفات یافت وسلسلہ گاذرونی از آنحضرت جاری شد۔

حدبندی خانقاہ:

حضرت شیخ صفی الدین حقانی در حین حیات خود بناء روضہ مقدسہ خود نمود و بانگشت مبارک خود خط دراز کشید و بکندیدن زمین جائی قبر خود امر فرمود و یکی درویش در خدمت حضرت شیخ عرض کرد کہ سبب خطہ کشیند چیست شیخ فرمود کہ بعد من دریا خواہد آمد و بر زمین خطہ منع دریا کشیدم کہ از اینجا تجاوز نکند۔

سجادہ نشین

شیخ فخرالدین:

حضرت شیخ فخرالدین زربخش بن حضرت شیخ صفی الدین حقانی بعد وفات پدر بزرگوار خود سجادہ نشین گشت روزی حضرت شیخ فخرالدین در مکہ مبارکہ درویش را دید کہ در بازار برائے موی تراشی خود بہر حجام سوال میکرد و کسیے از باعث تہی دستی آن قبول نمیکرد پس حضرت شیخ حجامی را فرمود کہ این درویش را موی تراشے کن و چون حجام موءتراشے نمود حضرت شیخ بر آن حجام دست مبارک خود افشاند از سرخ بارید و فرمود کہ ایں بردار و از درویش اجرت طلب مکن پس از آن روز بلقب زربخش اشتہار یافت۔

رکاب

چون دور سلطنت سلطان شہاب الدین محمد غوری و سلطان قطب الدین ایبک باختتام رسید و سلطان شمس الدین التمش بر تخت دہلی نشست پس ہر دو رکاب آہنی مذکور بالابوی رسیدندن و چون بزین اسپ او بستند سلطان خواست کہ پا در رکاب نہد و سوار شود پس مردی از غیب ظاہر شد د فرو تافت وصورت آن مرد در دل سلطان نقش گشت پس حقیقت ہر دو رکاب از خدمت گاران واقف حال آن پرسید ایشان بیان کردند کہ چون درعہداری پہتو راج کفار از دہلی بر شہر اوچ تاخت و تاراج کردند پس درآنوقت این ہر دو رکاب سعادت م آب ہمراہ خود بردند و پیش راجہ گذرایند ندو چوں بحکم رو بزین

اسپ او بستند راجہ خواست کہ پا در رکاب نہد پس دست از غیب بر سینہ او رسید بر آن قادر نشد و برزمین افتاد پس حکم نہادن دولت خانہ خود کرد۔

عقیدت سِلطان التمش:

پس سلطان خطہ شوق ملاقات و ماجرا رکاب سہ ۳ بار در خدمت حضرت شیخ فخرالدین نوشت پس حضرت شیخ در آنجا تشریف بردند و بسلطان ملاقات کردند و چون سلطان صورت ہیبت حضرت شیخ بشناخت گفت ہمان مرد است کہ مرا بر کاب سوار شدن اسپ فروتافتہ بود پس ب آدب تمام خدمت شیخ بجا آورد و تعظیم کرد و آن ہر دو رکاب بخدمت شیخ بسپرد۔

شیخ معین الدین:

در عقب خود یک فرزند گذاشت حضرت شیخ معین الدین و بعد وفات حضرت شیخ فخرالدین زربخش حضرت شیخ معین الدین سجادہ نشین پدر بزرگوار خود گشت و در زمان آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ بحکم ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان شمس الدین التمش سہ ۳ فرسنگ جانب مشرق اوچ یک جوئی کلان و عمیق کہ نام سلطان واہ مشہور است کندیدند و ہر چند کہ کوشش کردند آب درو نیامد و جاری نمیشد پس سلطان جانب حضرت شیخ معین الدین برائی جاری شدن آب التماس نوشت حضرت شیخ موجب التماس سلطان سوار شد و برسر آن جوئی رفت و دست بدعا برداشت و فرمود کہ آب دنیال می آید پس بقدرت اللہ و کرامت حضرت شیخ آب جاری شد۔

شیخ صفی الدین صغیر:

و چوں حضرت معین الدین وفات یافت۔ پس حضرت شیخ صفی الدین صغیر

بن حضرت شیخ معین الدین سجادہ نشین گشت۔

آمد چہار یار:

در عہد خلافت و سجادہ نشین حضرت شیخ صفی الدین صغیر، حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی و حضرت لعل شہباز قلندر سیوانی سندھی و حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر اجودھنی و حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی در اوچ متبرکہ آمدند و بر خانقاہ حضرت شیخ صفی الدین پیر حاجات حقانی گاذرونی اوچی قیام کردند و بعد از زیارت روضہ پیر حاجات بحضرت شیخ صفی الدین صغیر مصافحہ نمودند و شب گزرانیدند۔

ولایت اوچ:

چون در روز از خانقاہ بر آمدند شیخ جمال الدین بشرف قدم بوسی حضرت شیخ بہاوالدین زکریا ملتانی مشرف شد حضرت شیخ فرمود چہ نام داری گفت جمال پس شیخ بحضرت لعل شہباز قلندر و حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر و حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری یاران خود فرمود کہ حضرت شیخ پیر حاجات حقانی آین جوان را چراغ و روغن و فتیلہ موجود کردہ و حال روشنی میخواہد وقت است کہ روشن شود و شما ہر یکہ عزیزان بیک لفظہ بنوازید یکی گفت جمال درویشے دیگر گفت جمال خنداں رویی و دیگر گفت جمال سلطان درویشانی و حضرت شیخ بہاوالدین زکریا فرمود جمال شیخ ولایتی پس حضرت شیخ صفی الدین صغیر فرمود کہ خوب نکردی کہ شیخ ولایتی نمودی شیخ بہاوالدین فرمود کہ تقدیر برین بود کہ ایں سخن از ما واقع شد و سخن گفتہ و تیر از کمان جستہ باز نیاید و حضرت شیخ صفی الدین صغیر فرمود کہ ولایت از ما برفت و بر جمال نخواہد ماند و آخر الامر ولایت اوچ بنام حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی اشتہار یافت۔

(حضرت سید احمد کبیر بن سید جلال الدین بخاری کے زمانے میں اوچ میں تین خانقاہیں تھیں۔(۱) خانقاہ شیخ جمال خنداں رو (۲) گازرونیوں کی خانقاہ اور (۳) احمد کبیر سہروردی کی خانقاہ' ایوب قادری، صفحہ 59)

شیخ شمس الدین:

پس موافق پیشگوئی آمد دریا حضرت شیخ صفی الدین پیر حاجات حقانی گازرونی اوچی در عہد خلافت وسجادہ نشینی شیخ شمس الدین بن شیخ ابوالفتح بن شیخ عبداللہ بن شیخ عبدالقادر بن شیخ عبدالمہدی بن شیخ عبدالہادی بن شیخ عبدالکریم بن شیخ عبداللطیف بن شیخ عبدالمجید بن شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالجبار بن شیخ عبدالوہاب بن شیخ صدرالدین بن شیخ صفی الدین صغیر بن شیخ معین الدین بن شیخ فخرالدین زر بخش سید غیاث الدین بن شیخ صفی الدین پیر حاجات حقانی گازرونی اوچی دریا قریب اوچ رسید۔

آمد دریا:

پس حضرت شیخ عبدالقادر ثانی بن حضرت شیخ محمد غوث بندگی صاحب جیلانی اوچی کہ در 923 ہجری سجادہ نشین اوچ جیلانی گشت و در 940 ہجری وفات یافت۔ بحضرت شیخ شمس الدین سجادہ نشین گازرونی مذکور عرض کرد کہ بہتر آنست کہ صندوق مخدوم پیر حاجات را از روضہ برآورید کہ دریا قریب رسید وعمارت روضہ بلند است مبادا افتادہ گردد پس تعمیر آن دشوار شود و حضرت شیخ شمس الدین فرمود کہ حضرت مخدوم پیر حاجات در حین حیات خود بناء روضہ مقدسہ خود نمود و بانگشت مبارک خود خطہ دراز کشید و فرمود کہ بعد من دریا خواہد آمد و بر زمین خطہ منع دریا کشیدم کہ ازین حد تجاوز نکند و حال روضہ مقدس را ہیچ ضرر ونقصان نیست و چوں دریا نزدیک حد خطہ در آمد۔ شیخ عبدالقادر

ثانی گفت کہ مصلحت وقت آنست کہ صندوق حضرت پیر حاجات را برون آریم کہ خطر بسیار است اگر روضہ متبرکہ سلامت ماند باز دفن کنیم۔

تدفین ثانی:

پس شیخ شمس الدین برین مشورت راضی شدند وصندوق پیر حاجات را برون آوردند و در آن حال خالی دیدند پس ہر دو حضرات ازیں واقعہ متعجب شدند پس شیخ عبدالقادر ثانی دوگانہ ادا کرد و بجناب پیر حاجات باعجز وزاری التماس نمود کہ برائے خدا آنچہ کردم درگزار و حجاب کہ درمیان ما واقع است بردار بحرمت سید الابرار ﷺ پس دعا باجابت رسید و نعش مبارک حضرت پیر حاجات در صندوق پدید آمد و ہر ہمہ شکرانہ حق یگانہ کردند و چون کفن از روی مبارک پیر حاجات باز ساختند کافور و عنبر بر پیشانی نورانی حضرت پیر حاجات مشاہدہ نمودند و قدری موی سفید ریش مبارک حضرت بودند پس صندوق حضرت باز دفن کردند۔ بعد ازاں جای فرود آمدن بی بی تیمور خاتون زوجہ حضرت پیر حاجات حقانی کندیدند و نعش مبارک بی بی مرحومہ در بوریا پیچیدہ یافتند پس تمام مستورات زیارت نعش مبارک نمودند و آن بوریا را تبرکاً پارہ پارہ کردہ گرفتند پس نعش مبارک در صندوق نہادہ دفن نمودند۔

شیخ عبدالقادر ثانی:

حضرت شیخ عبدالقادر ثانی بن حضرت شیخ محمد غوث بندگی صاحب جیلانی اوچی ہمشیرہ زادہ شیخ شمس الدین بن شیخ ابوالفتح سجادہ نشین گازرونی اوچی بود و شیخ ابوالفتح مرد متبرک وصاحب کرامت و عالی مقام بود و در دعوت اسماء الٰہی ید بیضاء و در تسخیر جن و احصار ارواح تصرف تمام داشت۔

www.musapak.com

اولادِ امجاد:

حال اولاد حضرت شیخ صفی الدین حقانی در بتیجی علاقہ اوچ متبرکہ وعلاقہ کہرورو داجل و بہاگ ناری سندھ وغیرہ سکونت دارد (8)

وضاحت:

یہاں اس تسامح کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ خزینۃ الاصفیاء اور دیگر کتب میں حضرت صفی الدین گازورنی اوچی کے مرشد کی نسبت حضرت ابواسحاق گازورنی لاہوری سے لکھی گئی ہے جو کہ کافی بعد کے بزرگ ہیں لہذا صحیح نہیں ہے بلکہ آپ کی نسبت حضرت شیخ ابواسحاق گازرونی شیراز ایران سے ہے۔

خانقاہ حضرت شیخ ابواسحاق گازرونیؒ شیراز، ایران:

حضرت شیخ سید صفی الدین حقانی نقوی گازورنی اوچی کے مرشد حضرت شیخ ابواسحاق گازرونی بن شیریار اپنے زمانے کے بڑے اجل شیخ تھے۔ شیخ ابو علی حسین بن محمد فیروز آبادی سے علم تصوف حاصل کیا۔ علم حدیث میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ مکہ میں شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ کی زیارت کی اور ان سے حدیث کی روایت کرتے تھے۔ حضرت مخدوم سید جہانیاں جہانگشت بخاری اوچی رحمۃ اللہ علیہ۔ (707ھ۔ 778ھ) نے گازرون میں حضرت شیخ ابواسحاق گازرونی کے مزار پر حاضری دی ان کی خانقاہ میں جید عالم اور دانش مند معلم تھے۔ بعد تفسیر، حدیث پڑھاتے تھے اور بعض حکمت و منطق اور معانی و ادب کا درس دیتے تھے۔ ایک سو طالبان حق خلوت نشین تھے جو ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور مخلوق یہاں سے بہت مستفید ہوتی تھی۔ (9)

خانقاہ شیخ صفی الدین حقانی گازرونی رحمۃ اللہ علیہ اوچ شریف:

مدینۃ السادات اوچ شریف میں اولین درگاہ حضرت مخدوم صفی الدین گازرونیؒ قدس سرہ کی ہے۔ علامہ نوشاہی لکھتے ہیں کہ

''اوچ میں یہ سب سے پہلی خانقاہ ہے جو اس وقت تک قائم ہے شیخ صفی الدین حقانی گازرونی رحمۃ اللہ علیہ سلطان ابواسحاق کے مرید اور خواہرزادہ تھے بغداد (صحیح گازرون) سے یہاں آ کر مقیم ہوئے ان کی خانقاہ اگرچہ اوچ بخاری کے شمالی جانب واقع ہے مگر اس کو میاں شاہ محمد خاں صاحب مدار المہام اوچ گیلانی نے 1329ھ/1911ء میں مرمت کرایا ہے یہ خانقاہ اوچ بخاری کے محلہ خوجہ میں واقع ہے۔

آپ کی ولادت گازرون میں 353ھ/ 964ء میں ہوئی تھی اور اوچ میں 370ھ/980ء میں پہنچے تھے اور 398ھ/1008ء میں انتقال فرمایا۔

آپ کے محل شریف میں چالیس قبریں ہیں دروازہ بائیں طرف ہے اس پر یہ کتبہ تحریر ہے۔

هوالغفور

۱۳۲۹ ہجری النبوی

''بعونہ تعالیٰ صاحب المزار حضرت سید صفی الدین حقانی قدس اللہ سرہ العزیز بزمانہ راجہ انگپال نام ر ۳۷۰ ہجری المعلے والمقدس دریں بقعہ اوچ متبرکہ تشریف آوردہ ممتکن گرویدو در ینجا مدفن گزیدو در عہد حضرت شیخ المشائخ مخدوم شیخ محمد حامد گنج بخش صاحب سابع سجادہ نشین اوچ شریف گیلانی بنائے تعمیر جدید ایں خانقاہ مبارک باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار در ۱۳۲۹ ہجری باختتام رسید''۔ (10)

www.musapak.com

خانقاہ حضرت صفی الدین حقانی نقوی گاذرونی اوچ شریف کے محلہ خوجہ میں زیارۃ گاہ خلق خدا ہے لوگ یہاں پر اولاد کی خیر و برکت کیلئے پنگوڑے نظر کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ پنگوڑے والی سرکار کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ آپ کی اولاد قریب ہی دھوڑ کوٹ میں رہائش پزیر ہے۔

افسوس اب یہاں پر علم و عرفان کی تدریس بھی خانقاہ کی شکستہ حالی سے منعکس ہے مگر یہاں آ کر بے مثل روحانی سکون ملتا ہے۔

ہست عبدالقادر والا جناب
از دو جائے آفتاب و آفتاب
مادرِ ایں سیِّد والا گُہر
بنت ابو الفتح ہست شاہِ بحرو بر
جدّ آں سیدّ صفی الدین بود
گاذرونی بانی اوچیں بود
شد مدینہ ثانی اوچ از مقدمش
قُبّہ پُر نور گردید از دمش

(سید حسنین سائیں)

www.musapak.com

ماخذ وتعلیقات

1،2۔ اخبارالاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی دارالاشاعت کراچی ۱۹۶۸ء

3۔ مرشدیہ و بازتاب آن شبہ قارہ، فصلنامہ مطالعات شبہ قارہ دانشگاہ سیستان و بلوچستان، زہدان ایران 1396ھ صفحہ: 1،82،86

4۔ فقہ و فقہا درھند از پروفیسر علی محمد نقوی، راہزنی فرہنگی سفارت خانہ جمہوری اسلامی ایران، دہلی نو، انڈیا 2015ء صفحہ: 22

5۔ فوائد الفود ملفوضات حضرت خواجہ نظام الدین اولیا اردو ترجمہ علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف پنجاب لاہور 1991ء صفحہ 131

6۔ الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم مئولف سید علاالدین مترجم ذوالفقار احمد مطبع انصاری، دہلی انڈیا 1309ھ صفحہ: 310،131،60،61،191۔

7۔ شجرہ مطہرہ جیلانیہ مرتبہ فقیر محمد ادریس اوچی (قلمی) گیلانی لائبریری اوچ شریف

8۔ قلمی بیاض مرتبہ وتحریر کنند: خلیفہ فخر الدین۔ بشکریہ خلیفہ شمیم عباس شجرہ نویس سادات اوچ شریف۔

9۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت مولف پروفیسر محمد ایوب قادری، ایجوکیشن پریس، پاکستان چوک کراچی ۱۹۸۳ء صفحہ: ۵۲،۹۲

10۔ سفرنامہ اوچ از شریف احمد شرافت نوشاہی، اردو اکیڈمی بھاولپور صفحہ: ۱۱۰،۱۱۱

باب پنجم

حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بن مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچی رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین و فرزند رشید حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی دربار محبوب سبحانی اوچ شریف، حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی حسنی حسینی جیلانی صاحب کرامات ظاہرہ و حالات باہرہ تھے۔ مقامات علیا و مناقب سنیا سے موصوف کمال و جمال تھے۔ جب حضرت مخدوم ثانی نے اوچ شریف کی خانقاہ قادریہ محبوب سبحانی کے سجادہ مشیخت و مقام تربیت کی مسند پر اجلاس فرمایا تو استماع تغنی وقعود نمود سے بالکل اجتناب فرمایا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ لکھتے ہیں کہ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ غوث صمدانی محی الدین عبدالقادر جیلانی کا کوئی ثانی نہیں ہوسکتا لیکن چونکہ وارث حقیقی حضرت غوث الثقلین ہوئے اور کمالات میں پورا تتبع آنجناب کیا لہٰذا آپ کو شیخ عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی کے اعزاز سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی کی ولادت باسعادت اوچ شریف میں 862 ھ میں ہوئی آپ نے اپنے والد مخدوم غوث بندگی کے زیر نگرانی بڑی ناز و نیاز سے تعلیم و تربیت حاصل کی جبکہ فیضان روحانیت حضرت غوث پاک کا شامل حال رہا۔

جب آپ سجادہ نشین ہوئے تو بادشاہ نے ان کے تقدس و اتقاء کو پیش نظر کر کے اپنے دربار میں طلب کیا اور لکھا کہ اگر ایک دفعہ ہماری مجلس میں حضور فائض النور جلوہ گر ہوں تو عین سعاوت اور محض کرم ہوگا اور پھر کسی کو یہ یارانہ ہوگا کہ آپ کے مقابلہ میں

دعویٰ مشیخیت و بزرگی کرسکے اور جس قدر تاخیرات و تقصیرات ظہور میں آئی ہیں معاف فرما کر متوجہ فرمائیں۔ آپ نے اس کے جواب میں یہ قطعہ لکھا:

به ہیچ باب ازین باب روئے گشتن نیست
ہر آنچہ برسرما می رود مبارکباد
کسیکہ خلعتِ سلطانِ عشق پوشید است
به حلّه ہائے بہشتی کجا شود دلشاد

(ہم اس دروازے کو چھوڑ کر اور کسی دروازے پر نہیں جا سکتے، اس کے صلہ میں ہمیں جو کچھ برداشت کرنا پڑے گا اسے خندہ پیشانی سے قبول کریں گے۔ جس نے عشق کی بادشاہی کا لباس پہن لیا اُس کا بہشت کے بہترین لباسوں سے دل مسرور نہیں ہوتا۔)

حضرت محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ یہ جواب مشابہ اس جواب کے ہے جو حضرت غوث صمدانی نے شاہ سنجر کو دیا تھا۔

حضرت مخدوم ثانی ایک روز بیابانِ اوچ میں شکار کر رہے تھے کہ ایک تیتر عجیب و غریب آواز سے نالہ و فریاد کر رہا تھا، اس وقت ایک درویش اس طرف سے گزرا۔ کہنے لگا سبحان اللہ ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ نوجوان بھی محبت حِق میں اس تیتر کی طرح نالہ و فریاد کرے گا۔ اس درویش کی یہ بات آپ کے دل میں تیر کی طرح اُتر گئی۔ اُسی وقت ترکِ علائق کر کے دنیا و اہل دنیا سے فارغ ہو گئے۔

ایک دفعہ نمازِ صبح ادا کرنے کے لیے بیدار ہوئے، وضو کیا اور اہل خانہ کو آواز دی، بیدار ہو جاؤ اور آ کر سعادتِ کونین حاصل کرو لیکن اہل خانہ کے پہنچتے پہنچتے یہ دولت ختم ہوگئی۔ جب بعض افرادِ خانہ حاضر ہوئے تو فرمایا کہ ابھی ابھی حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحالتِ بیداری اپنے جمالِ کمال سے مشرف فرمایا ہے۔ میں نے چاہا تمہیں بھی یہ

www.musapak.com

دولتِ دیدار نصیب ہو مگر افسوس تم لوگوں نے آتے آتے دیر کر دی اور اس متاع بے بہا سے محروم رہ گئے۔

ایک دفعہ ملتان میں وبائے ہیضہ پھوٹ پڑی۔ آپ جہاں وضو فرمایا کرتے تھے وہاں سبزہ اُگ آیا تھا۔ لوگ وہ سبزہ طاعون والے کو کھلاتے، اسے بحکمِ ایزدی شفا ہو جاتی۔ جب وہ سبزہ ختم ہو گیا تو لوگوں نے اس جگہ کی مٹی بیماروں کو دینی شروع کی۔ حق تعالیٰ نے اس مٹی میں بھی وُہ خاصیّت پیدا کر دی کہ اس سے ہر مرض والے کو شفا ہو جاتی۔

ایک مرتبہ ملتان اور اُوچ میں لوگوں کو دردِ پہلو کا مرض لاحق ہو گیا۔ اطبا اس مرض کے علاج سے عاجز آ گئے۔ ایک رات آپ کے ایک مرید غیاث الدین لنگاہ نے حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضورِ اقدس نے اسے لکڑی کا ایک ٹکڑا (جاروب) عطا کر کے فرمایا ہے کہ لکڑی کے اس "نے" کو میرے فرزند عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کو دے دو اور کہو کہ ہر مریض پر لکڑی کا یہ ٹکڑا رکھ کر دس بار سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کر دیا کرو، اللہ تعالیٰ ہر مرض سے شفا دے گا۔ بحر العجمان میں لکھا ہے کہ اس سے استفادہ کرنے والوں میں شیخ راجو بخاری بھی تھے۔

حضرت مخدوم ثانی، ملتان میں اٹھنے والے ملحدانہ بہراپچی فتنے کا شیخ حسام الدین متقی کی درخواست پر خصوصی طور پر ملتان تشریف لائے اور اس فتنے کا تدارک کیا۔

لنگاہ حکومت کے بعد ملتان کے حاکم لنگر خان جو حضرت مخدوم ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے دلی عقیدت رکھتا تھا اور میر جہاں خان لنگاہ بحیثیت لنگاہ ملتان پر اپنا حق فائق سمجھتا تھا، حضرت مخدوم ثانی کا مرید تھا کے درمیان حضرت مخدوم ثانی نے صلح کرا دی تھی تاکہ ملتان میں امن و امان رہے اور لنگر خان حضرت کی معیت میں مع لشکر کے شدید بارش میں خیریت سے لاہور پہنچ گیا تاکہ ملتان کی حکومت بابر کے حوالے کی جائے۔

ملا خیر الدین آخری ایام میں حضرت مخدوم ثانی کی خدمت میں مالی امداد کیلئے حاضر ہوا تو آپ نے اسے حاکم ناگور نواب محمد خاں کی طرف جانے کیلئے کہا اور نشانی کے طور پر فرمایا کہ انہوں نے نواب کو خوابِ غفلت سے بیدار کر کے رہنمائی کی تھی جس کے تحت اسے قلعہ ناگور پر کامیابی ہوئی نواب نے یہ نشانی سن کر ملا خیر الدین کی دل کھول کر مدد کی۔

حضرت مخدوم عبد القادر ثانی کو مختلف زبانوں پر عبور تھا جامع الاقوال میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ سندھی دوھڑا سنتے ہی آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔

تیسیر الشاغلین کے مطابق اورادِ قادریہ مرتبہ سید محمود بغدادی پر حضرت مخدوم ثانیؒ اور ان کے پوتے حضرت حامد جہاں بخش نے حاشیہ تالیف کیا ہے۔

نامور خلفاء وارادت مندان:

حضرت مخدوم ثانی کا حلقہ ارادت کافی وسیع تھا سفینۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ "شیخ عبد القادر ہندوستان کے مشائخ کبار سے ہیں"۔ آپ کے ارادت مندوں میں شیخ ابراہیم خلیلؒ، نواب محمد خان حاکم ناگور، درویش سردار غیاث الدین لنگاہ جو کہ خانقاہ محبوب سبحانی اُوچ شریف میں دفن ہیں۔ میر چاکر خان اعظم رند، ست گھرہ۔ لنگریا لشکر خان حاکم ملتان شامل ہیں۔

(شریف التواریخ جلد اول صفحہ: ۸۳۹)

اولاد:

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم سید عبد القادر ثانی کے سات صاحبزادے تھے۔ مخدوم سید عبد الرزاق، سید فتوح الملک، سید جلال، سید حسن، سید جعفر، سید

www.musapak.com

حسین اور سید زین العابدین۔ سید فتوح الملک، و سید جلال و سید حسن کی والدہ ماجدہ دختر سیّد محمد بخاری از اولاد امجاد حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری اُچی قدس سرہ سے تھیں۔

وفات:

حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی نے اخبار الاخیار کے مطابق 78 برس عمر پائی اور 18 ربیع الاول 940ھ/ 1533ء عالم جاودانی سے رخصت ہوئے۔ جسے ''قادر خالد'' سے ظاہر کیا گیا ہے اور والد بزرگ کے مشرقی پہلو میں اوچ شریف میں مدفون ہوئے جو کہ زیارت گاہ خلق ہے۔ قدس سرہ العزیز۔

عبدالقادر ولی گیلانی	آنکہ ثانی بنا شدش ثانی
سال تولید او عجب روشن	گشت مہرمنیر نورانی
رحلتش شد عیان سخی کرم	نیز سردار شاہ حقانی
940ھ	940ھ

سجادہ نشین:

شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

''سید عبدالرزاق بعد از والد ماجد خرقہ خلافت پوشیدہ بر مسند ارشاد تمکن یافت''

حضرت مخدوم سیّد عبدالرّزاق گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد عبدالرزاق قدس سرہ حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے بڑے صاحبزادہ تھے۔ جلیل القدر اور صاحب ذی وقار تھے۔ حضرت کو خوبصورتی میں یوسفی حصہ ملا ہوُا تھا۔ بڑے زاہد، متقی، پارسا تھے، ارباب دنیا سے بے نیازی شیوہ تھا۔ عالی ہمتی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ فضائل و مناقب آپ کے بکثرت ہیں۔ بعض مقتضیات کے باعث ناگور تشریف لے گئے۔ حاکم ناگور نے اس غنیمت کبریٰ کے قدوم میمنت لزوم کو اپنی خوش قسمتی جان کر ارادت کی سلک میں منسلک ہوُا۔ جاگیر زرخیز عطا کی کہ خرچ خانقاہ و فقرا کا مصرف ہو۔ بحر السرائر اور اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ ایک دن مجلس آراستہ تھی فرمانے لگے کہ ''امروز بابایم بندگی مخدوم ثانی میرا آواز داداہ'' یہ کہ والد ماجد مخدوم ثانی نے مجھے یاد فرمایا ہے اور تاکیداً اپنے حضور میں طلب کیا ہے۔ دیکھئے کیا اسرار وقوع میں آتے ہیں۔ دوسرے دن پھر فرمایا کہ رات کو دروازہ پر آ کر آواز دی کہ جلد آئیے۔ آپ حسب الفرمان حضرت مخدوم ثانی روانہ ہوئے اُوچ پہنچ کر عقدہ کھلا کہ حضرت مخدوم ثانی بوقت ارتحال وصیت کر گئے تھے کہ صاحبزادہ عبدالرزاق چونکہ ناگور میں ہیں جس وقت یہاں پہنچیں، تو یہ خرقہ بھی ان کو پہنانا اور اجازت خلافت و نعمت مشیخیت بھی انہی کے سپرد کرنا۔ چنانچہ حسب الوصیت تعمیل کی گئی۔ مدت تک فیض پاشی کرتے رہے۔ اور اُن کی ذات بابرکات سے عجائب و غرائب کرامت نمودار ہوتے رہے۔ سفینۃ الاولیاء

www.musapak.com

کے مطابق شیخ عبدالرزاق شیخ دوراں اور عارف کامل تھے۔

تبلیغی سرگرمیاں:

مراۃ العارفین اور بے تیغ سپاہی کے مطابق بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے آباؤ اجداد بھی سید عبدالرزاق گیلانی کے حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ تفصیل تعلیقات میں دی جارہی ہے۔(1)

اولاد:

حضرت مخدوم سیّد عبدالرزاق کے تین فرزند تھے۔ سید مخدوم شیخ حامد۔ سید غلام علی۔ سیّد شریف۔

وفات:

اخبار الاخیار میں حضرت عبدالرزاق کا سال ولادت بیان نہیں ہوا۔ جبکہ وفات کے ضمن میں لکھا ہے کہ 5 جمادی الآخر 942ھ/ 1535ء میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے واصل باللہ ہوئے جسے ''حق آفتاب'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔ مزار مبارک اوچ میں زیارت گاہ ہے۔ قدس سرہ العزیز۔

عبدالرزاق شاہ ولا جاہ — رفت چوں از جہان بباغ جنان
رحلتش کن رقم امین مشتاق — نیز مخدوم قطب عالم خوان
942ھ — 942ھ

www.musapak.com

سجادہ نشین:

شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ:

''بندگی مخدوم سید حامد بخش کلاں صاحب سجادہ برحق وخلیفہ مطلق حضرت غوث الثقلین او بزرگ وعالیشان ورفیع المکان ہمتی عالیداشت۔''

حضرت مخدوم سیّد حامد جہان بخش گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدُ وم سیّد حامد بن مخدوم سید عبدالرزاق قدس اللہ اسرارہما، حضرت غوث صمدانی محی الدّین جیلانی قدس سرہ کے خلیفہ مطلق و صاحب سجادہ برحق تھے۔ بزرگ عالیشان، رفیع المکان، مظہر جلال کبریا، صاحب تصرف وحال کرامت، عظمت جلالت سے موصوف تھے۔ سلیمانی جاہ وجلال تھا۔ دین و دنیا کے بادشاہ عالیجاہ تھے۔ جس طرح صاحب کرامات جلیلہ وخوارقات سنیہ تھے۔ اسی طرح متاع دنیا ہر قسم کا موجود تھا لیکن بااین ہمہ ایسے وسیع القلب سخی تھے کہ مالک نصاب نامی جوکہ وجوب زکوٰۃ کے لئے شرط ہے ہرگز نہ ہوسکے۔ اس لیے ان کا لقب گنج بخش و جہاں بخش مشہور ہے۔ اپنے جدامجد حضرت مخدوم ثانی کے مرید تھے۔ آپ کی والدہ سیّدہ بنت سیّد عبداللہ ربانی بنت مخدوم محمد غوث بندگیؒ اپنے ہی خاندان کی تھیں۔ آپ کے مناقب و مناصب و فضائل کثرت ہیں۔ قبولیت عامہ رکھتے تھے۔ قطب الوقت، فرد الاحباب وتر اقطاب سے ملقب تھے۔ آپ کی کنیت ابوالفیض و ابوموسیٰ اور لقب جہان بخش اور گنج بخش ہے۔ جس مرید کو خلافت کے عطیہ سے ممتاز فرماتے تو یہ بھی فرمادیتے کہ تجھے دونوں جہانوں کی سلطنت کا مالک کردیا۔ بحرالسرائر میں لکھا ہے کہ:

’’درکتاب معارفِ جہانگیری تصنیف خود حضرت لاؤبالی شیخ المعالی قدس سرہ آوردہ است کہ حضرت شیخ حامدؒ جہان بخش گویند چنانچہ حضرت شیخ داؤد را فرمودہ اندکہ ای داؤد ترا مالکِ ہردو جہان کردم۔ ازفرمودۂ ایشان شیخ داؤد جہانگیر شد‘‘۔

زہی حضرت شیخ حامد جہان بخش
کہ داؤد از لطفِ او شد جہانگیر

تاریخ ملتان فریدی میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم حامد سیر و سیاحت کے دلدادہ تھے۔ اُچ میں بہت کم رہتے تھے۔ مقامات داؤدی کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کئی بار لاہور جاتے ہوئے ست گھرہ سے گزرے۔ ملتان تو ویسے بھی سیاست اور روحانیت کا مرکز تھا اور لاہور، دہلی کے راستے میں بھی تھا یہاں حضرت مخدوم اکثر وبیشتر تشریف لاتے تھے۔

یہ بھی منقول ہے کہ ’’ملتان می فروشیم کسے خریدار ہست؟‘‘ کا غلبہ احوال میں کہا گیا یہ جملہ آپ کی زبان مبارک سے نکلا اور میاں جادہ نے چاکر خان رند کے بیٹے میر میراں کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت مخدوم نے فرمایا تو نے سستے داموں ملتان خرید لیا ہے اور پھر ملتان کا حاکم بنا۔

حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش تکلف پسند نہ تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ شب خوابی کے لباس میں تہجد سے فراغت حاصل کی تو اسی وقت خواجہ جہان یکے از وزرائے عالی تبار معہ خلعت فاخرہ حاضر ہوُا کہ بادشاہ وقت زیارت و دعا طلبی کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ مکان کی مناسب آراستگی کر کے یہ خلعت زیب بدن فرمالیں۔ حضرت مخدوم نے جواب دیا کہ بادشاہ مجازی کی ملاقات کے لئے وہ لباس جو معبود حقیقی کی عبادت سے مزین ہو چکا ہے نہیں بدلا جاسکتا۔ اسی لباس میں بادشاہ سے ملے اور فرمایا کہ مجھے ان لوگوں پر حیرت اور تعجب آتا ہے کہ وہ مخلوق کے لئے اس طرح کے کارنامہ پیش کرتے ہیں کہ وہ مخلوق کے سامنے بااعتبار ثابت ہوں۔ لیکن ’’کار با خلاق است با خلق چہ کار‘‘۔

بحرالسرائر میں لکھا ہے کہ ابھی سوری خاندان کافی طاقت میں تھا کہ ایک مرتبہ حضرت مخدوم حامد کا رُشد و ہدایت کا اجلاس گرم تھا کہ دفعۃً گھوڑوں کی کربناک

www.musapak.com

آوازیں بلند ہوئیں۔حضرت نے پوچھا یہ شور کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ سرکاری کارندے گھوڑوں کو داغ لگا رہے ہیں۔حضرت کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا اور اسی عالم اضطراب میں فرمایا کہ:

"بارگاہ الٰہی میں گھوڑوں کی فریاد قبول ہوگئی ہے۔فرمان جاری ہوا ہے کہ افغانوں سے ہندوستان کی سلطنت ضبط کرلی جائے۔"

آپ صاحب کرامات مشہور تھے ہمایوں کو جب شیر شاہ نے شکست دی اور ہندوستان چھوڑا دیا تو اُس نے شاہ طہماسپ والئی ایران کے پاس جا کر امداد طلب کی اور ہندوستان واپسی پر ہمایوں کو یہ خیال ہوا کہ جب تک کسی کامل اکمل کی لب جنبانی نہ ہوگی مشکل کشائی نہ ہے لہٰذا حضرت مخدوم حامد کی خدمت میں دعا طلبی کے لئے حاضر ہو کر التماس کیا۔آپ نے ایک دستار اسکے سر پر اسوقت بندھایا جسکے سات پیچ ہوئے۔ فرمایا کہ سات پشت تک تو سلطنت تیرے خاندان میں رہے گی۔ چنانچہ جاتے ہی فتح ہوئی اور سات پشت تک سلطنت چلتی رہی۔

ارشادات:

حضرت مخدوم شیخ حامد فرماتے تھے کہ:

"سالک اعمال ظاہر را بہ شریعت نماید اما وصول بحق کار باطن است وآں بگفت وشنید راست نمی آید"

فقہا کے قول الغنا ینبت النفاق پر تعجب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ:

"غنا اور نفاق میں کیا نسبت! جو شخص اپنی ہستی سے بے خبر ہو جاتا ہے اسے نفاق و سماع میں کیا تمیز ہو سکتی ہے؟ ہاں اگر اس گروہ کے ساتھ مخصوص ہو جو ریاکار اور تابع شہوات ہیں تو اور بات ہے۔"

اولاد:

آپ کے دو فرزند ہوئے حضرت مخدوم سید نظام الدین عبدالقادر گیلانی ثالث اُوچی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مخدوم سید جمال الدین موسیٰ پاک شہید ملتانی رحمۃ اللہ علیہ۔شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

"وعقب مخدوم حامد گنج بخش کلاں بن سید عبدالرزاق دو پسر سہ دختر معقب سید عبدالقادر و شیخ موسیٰ شہید"

خلفا و ارادتمندان:

حضرت مخدوم حامد کی شہرت ہند سے کابل، بلخ و بخارا تک پہنچ چکی تھی آپ کے مریدوں کی تعداد جو بلا وسیلہ فیضیاب اور جو خلفائے حضرت سے بہرہ اندوز ہوئے ایک لاکھ تک ہوتی ہے۔آپ کے خلفا تمام اہل کمال تھے۔ان میں حضرت سید داؤد کرمانی جن کا مزار شیر گڑھ میں ہے اور حضرت شیر شاہ مشہدی جن کا روضہ ملتان کی غربی طرف 9 میل پر زیارت گاہ خلق ہے، میاں جادہ اور میر میراں حاکم ملتان و بادشاہ ہند ہمایوں شامل ہیں۔

شیخ سید داؤد کرمانی قادری کے خلفاء میں مقامات داودی کے مطابق شاہ ابوالمعالی لاہوری، شیخ کمال، شیخ عبدالوہاب، شیخ ابو اسحاق، شیخ احمد، شیخ مبارک، شیخ بہاؤالدین، شیخ عمر، شیخ خضر، شیخ عبداللہ، شیخ رکن الدین کھوکھر، شیخ احمد ولی حسنی بغدادی ملکوال شامل ہیں جنہوں نے سلسلہ قادریہ کے فروغ میں پنجاب میں زبردست کام کیا۔

حضرت مخدوم حامد رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں کی ہاں درج ذیل بیان خرقہ مقبول ہے:

www.musapak.com

سلسلہ عالیہ قادریہ کرمانیہ

زحضرت مصطفیٰ چوں یافت ارشاد — علی حیدر ازو بصری شدہ باد
ز شیخ بصرہ عجمی یافت گنج — از داؤد طائی شد گھر سنج
ازو معروف شد معروف کرخی — سری معمور یعنے شیخ سقطی
سری باشیخ بغدادی عطاداد — ازو شد شیخ شبلی باحق آباد
تمیمی کوست عبدالواحد انور — ازو بو الفرح طرطوسی منور
ازو بوالحسن ہنکاری عطا یافت — مبارک بوسعید از وی صفا یافت
مبارک را مبارک قطب دارین — محی الدین کہ بود او غوث الثقلین
رکاب اولیا در زیر پایش — بہ نسبت جملہ برتر بود جایش
زمحی الدین سیف الدین عطا شد — ابو نصر از پدر خود اولیا شد
ازو شد سید صوفی بحراسرار — مطالب سید احمد زوست کلذار
عطاہا سید مسعود از پدر یافت — بر سید علی ہمچون ذکا یافت
ازو شد شاہ میراز حق ممجد — و زد شد سید شمس الدین محمد
ازو سید محمد اولیا بود — کہ از وی ثانی عبدالقادر آمود
ازو معمور حق عبدالرزاق است — ازو لمعان حامد بر افاق است
زحامد تا بحضرت غوث الثقلین — شہ سجادہ ہر یک قرۃ العین
ازو شد شاہ شاہان شاہ داؤد — کہ حضرت بوالمعالی از وی آمود

وفات:

آخر عمر میں طبیعت پر خشیتِ الٰہی کا غلبہ ہوگیا تھا۔ بڑا گریہ کرتے اور فرماتے

کہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو تمام طاعات وعبادات بے وزن معلوم ہونے لگتی ہیں۔کیا معلوم کہ انجام کیا ہوگا۔

جامع الاقوال میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ پاک شہید کو آپ نے اپنے پاس اوچ شریف میں رحلت کے قریب طلب فرمایا۔گریہ وقلق بڑھ گیا تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں بے اختیار پُر آب ہو جاتی تھیں۔

اخبار الاخیار میں آپ کا سال ولادت بیان نہیں ہوا جبکہ وفات کے ضمن میں لکھا گیا ہے حضرت مخدوم حامد نے 19 ذی قعدہ 978ھ/ 1571ء بعد غروبِ آفتاب جان جان آفرین کے سپرد کی اور اوچ شریف کی آبائی خانقاہ میں مدفون ہوئے۔ ملتان میں آپ کی تدفین کے بارے میں بدایونی کا تسامح ہے۔غالباً اُوچ اور ملتان کی تفریق نہ تھی۔قدس سرہ العزیز

شیخ حامد گنج بخش دو جہاں — شد بملکِ خلد ز ایں فانی سرا
شیخ محبوب است سال وصل او — نیز حامد شاہ سید مقتداء
(978ھ)

سجادہ نشین:

شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

”حضرت شیخ موسیٰ پاک شہید بن حامد گنج بخش بن عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی صاحب دستار“

حضرت مخدوم محمد غوث بالا پیر بن سید زین العابدین بن مخدوم سید عبد القادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ ست گھرہ

حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے ایک اور صاحبزادے سید زین العابدین اپنے والد کے سامنے فوت ہوئے۔ ''شجرۃ الانوار'' میں لکھا ہے کہ ناگور میں شہادت پائی۔ ''عین التصوف'' کے مطابق 938ھ میں آپ نے وصال فرمایا لکھا ہے کہ

''غفران پناہ شیخ سید زین العابدین علی بن شیخ عبدالقادر در مرید مذکور خود است صاحب حالات عالیہ وکرامات سینہ درعصر خود ممتاز محرم راز بی نیاز بود درحیات والد شریف خود برای سیر دہلی تشریف بردہ در اثنای راہ بقطاع الطریق لائی حمایت مددم قافلہ جبہ اللہ مقاتلہ نمود درجہ شہادت یافت 938ھ بدن پاکشما میہ نشد۔ مکر پر چہاہی خون آلودہ ہمراہیاں بایافتند۔''

حضرت سید زین العابدین کی قادریہ نسبت اُن کے خانوادہ روالپنڈی کے مطابق ''ربانیہ'' تھی اور درجہ ذیل سلسلہ میں اشعار آتے ہیں:

شاہ محمد غوث صاحب تاجدار اوچ شریف
ساقی عرفان عبداللہ کے واسطے
سید زین العابدین نگینہ ناگور شریف
شاہ محمد غوث صاحب ستگھرا کے واسطے

حضرت سید زین العابدین کے ایک ہی صاحبزادہ مخدوم سید محمد غوث بالا پیر

www.musapak.com

تھے جو بغایت درجہ حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی کے پیارے تھے۔ ''عین التصوف'' میں لکھا ہے کہ

''غفران پناہ سید شیخ محمد غوث بن سید زین العابدین مذکور مرید جد خود مخدوم شیخ عبدالقادر ثانی است در ابتداء حال بعلوم ظاہر اشتقال تمام داشت و بمرتبہ کمال آن رسید و بعد ازاں تحصیل علوم باطن از اذکار و اشغال و دعوات مشغول شدہ از اہل عصر خود سبقت بردہ''

حضرت غوث بالا پیر نے بالاکوٹ میں چلہ کشی کی اور تذکرہ سادات بخاریہ کے مطابق وہاں حضرت شاہ محمد غلام غوث بخاری نے آپ سے ملاقات کی آپ کی چلہ گاہ میں ساری زندگی گزاری۔ (صفحہ:۴۴۶)

عین التصوف کے مطابق ''شیخ محمد غوث مرحوم در آخر عمر از اچہ بصد کہرہ توطن فرمودہ''۔ ساری زندگی ریاضت وعبادت میں گزاری اور 959ھ/ 1551ء میں وصال فرمایا۔ جسے ''شیخ امجاد'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔ بمقام ست گھرہ (اوکاڑہ) مدفون ہوئے مزار پُر انوار وہیں زیارت گاہ ہے۔ قدس سرہ العزیز۔

شد چوں در خلد بریں منزل گزیں — آں محمد غوث پیر دستگیر
داں وصالش میر مہدی مستقیم — نیز صادق شاہ بالا پیر، پیر
959ھ

اولاد امجاد:

حضرت مخدوم محمد غوث بالا پیر کے چار فرزند سید جیون عبدالقادر ثالث، اللہ بخش، الٰہی بخش اور عبدالرحمن تھے۔

حضرت بالا پیر کی اولاد میں سے سیّد عبدالقادر ثالث لاہوری ولی عصر تھے اور تجارت

کرتے تھے۔سیّد اللہ بخش اخلاق حمیدہ وصفات برگزید تھے بنگالہ (یا بنگلہ) میں وصال فرمایا۔

آپ سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی ملاقات کی۔حضرت غوث بالا پیر کی اولاد میں سے حضرت سید عبدالرزاق الملقب بہ شاہ چراغ نے اپنے والدسید عبدالوہاب اور دادا سید عبدالقادر ثالث کی طرح لاہور میں سلسلہ قادریہ کی مسند ارشاد کو زیب زینت کیا۔جب آپ پیدا ہوئے تو دادا نے فرمایا تھا کہ

''درخانہ ماچراغ روشن شد''

حضرت شاہ چراغ لاہوری نے عین التصوف کے مطابق 22 ذوالقعد 1068ھ/ 1657ء میں وفات پائی۔آپ کا مقبرہ ہائی کورٹ کی عمارت کے پہلو میں زیارت گاہ ہے۔قدس سرہ العزیز۔

آپ کے پوتے سید مجتبیٰ بن سید مصطفیٰ بن سید شاہ چراغ لاہوری (1123ھ) سے ''عین التصوف'' کے نام سے رسالہ منسوب ہے اور فضلی تخلص فرماتے تھے جوان کے مرشد حقیقی شاہ محمد فاضل (1099ھ) کی نسبت سے تھا جو شاہ یتیم اللہ سے قادری نسبت رکھتے تھے۔(صفحہ:219)

فضلی اسراسر میگوید
فضل فاضل بہر کجا جوید

عین التصوف پھر اس کے بعد اس حوالے سے کتب میں کہ ''عمون ایشان کہ از پدر ایشان درعمر زیادہ بود'' کی وراثت وسجادگی کی روایات کی تلخیاں ہیں۔یہ تسامح نام کی وجہ سے ہے جو کہ شیخ عبدالقادر ثالث لاہوری کے ضمن میں ہے جب کہ منتخب التواریخ میں واضح ہے کہ شیخ عبدالقادر ثالث اوچ اپنے چھوٹے بھائی کے معاملے میں دست بردار ہو گئے۔غالباً وجہ وہی ہوسکتی ہے جس کا یہ خانوادہ برملا اظہار کرتا ہے کہ:

''دادا مخدوم ثانی کی وصیت کے مطابق ست گھرہ ہی میں تمام نشانیاں

پالیں تو وہیں مستقل قیام فرما کر مجاہدات وعبادات وریاضات میں مشغول ہو گئے۔وہیں ست گھرہ کے نواح ''پیلو'' کے جنگل میں رحلت ہوئی اور اسی جگہ بسنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تدفین ہوئی''۔

حضرت سید عبدالقادر ثالث لاہوری کے پوتے سید زین العابدین بن سید عبدالوہاب جو کہ حضرت شاہ چراغ لاہوری کے مرشد تھے کا عقد شجرۃ الانوار کے مطابق حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش کلاں سجادہ نشین اوچ شریف کے خانوادہ میں ہوا۔

(سیرت وسوانح سید عبدارزاق شاہ چراغ لاہوری،صفحہ ۱۵۶،۲۰۰)

عین التصوف میں کیا خوب لکھا گیا ہے کہ

ای شہر صد کہرہ ز توثانی مدینہ
بغداد و اُچہ ما است ہمیں جا نگینہ

حضرت محمد غوث بالا پیر کی اولاد دیپال پور،شیخو شریف،ست گھرہ،سادات محلہ لنگر سرائے ومحلہ گیلانی لاہور،ملتان اور راولپنڈی میں بھی رُشد وہدایت میں مصروف ہے۔

سلسلہ قادریہ چراغیہ گیلانیہ

یہ سلسلہ طریقت از سید حسنین سائیں بانی مسند ارشاد قادریہ شیخو شریف نے سید عبداللہ سخی سیدن بانی مسند ارشاد قادریہ دیپالپور کے وصال پر لکھا جو کافی مقبول ہے:

ایکہ از فیض قدم مکنون اسرار آمدی — با چناں اسمائی حسنیٰ خود باظہار آمدی
نقطہ احمد شدی از توحسین غائت ظہور — در محیط فیض عالم ختم پرکار آمدی
بہر حل عقیدہ معنی ز سر جوش کرم — صورت مشکل کشا مولائی مختار آمدی
از پئے ہر تشنہ لب خود ساقی کوثر حسن وحسین — خاص از جام شہادت مست سرشار آمدی
تاشدہ سجادہ روئے زمین زین العباد — از یقین بیشک شفیع ہر گنہگار آمدی

www.musapak.com

خود بعالم اولین و آخرین باقر قدی　　از کمال علم در عالم گہر بار آمدی
صبح صادق دار از نور ولایت جلوہ گر　　در لباس جعفر عالم را ضمانتدار آمدی
گاہ خود کاظم شدی موصوف باحلم کمال　　گاہ موسیٰ رضا خود محو بیداری آمدی
از کمال معرفت معروف در عالم شدی　　خاص سری ابوالحسن در کشف اسرار آمدی
بر سر خون کرم گشتی بوالقاسم جنید　　باز خود شبلی شد ہ از بہر ایثار آمدی
از وقار خویش کردی نام عبدالعزیز　　بوالفضل واحد شدہ ظاہر بانوار آمدی
در یقین بو الفرح گاہ بو الحسن گاہ بوسعید　　باز آں شان در عالم بید بیداری آمدی
از تجلیٰ خاص خود محبوب سبحانی شدی　　بر سریر قرب سلطان جہاندار آمدی
در جہان قادر شدی از قدرت تقدیر پاک　　حاضر و ناظر بہر مظہر مددگار آمدی
کردی از قطع سواشد خاص سیف الدین لقب　　بونصر از فیض فضل اللہ نمودار آمدی
از صفائی وقت خود را نام صوفی کردۂ　　صاف از اوصاف احمد آئینہ دار آمدی
خود مسعود گاہے عین نورالدین علی　　گاہ جمال الدین شدہ باحسن رخسار آمدی
از مطالعہ فیض کردی مثل شمس الدین طلوع　　غوث جن و انس عالم را نگاء دار آمدی
کردی از قدرت بعہد قادر ثانی ظہور　　از پیئے فیض دوبارہ خود بتکرار آمدی
در عردج عالم بالا قصای کمال　　غوث بالا پیر قطب عرش سیار آمدی
عین نور واحدیت باہم تفضل فیض　　سید عبدالقادر ثالث با انوار آمدی
از کمال موہبت کردی لقب عبدالوہاب　　باز زِین العابدین خود زین ابرار آمدی
در شبستان ولایت جلوہ گرمانند شمع　　شہ چراغ فیض سمائی بہر کردار آمدی
گاہ بکسوت مصطفیٰ گاہ خلعت محمود باز　　در لباس مجتبیٰ ظاہر دوار آمدی
مقتدائی اہل عرفان درلقب حیدر امام　　باصفات حیدری و شان کرار آمدی
باہم خلق حسن اوصاف و باطوار حسن　　در حسن بخش از تجمل حسن سالار آمدی

صد ہزاران جلوہ ہا کردی پیئے از شاد فیض　　آخر اندر عین عبداللہ□ مختار آمدی
مشتہر کردی بعالم نام خود سیدن سخی　　دستگیر ہر ضعیف زار و بیمار آمدی
اقتباس نور عرفان را بعین مہر شاہ　　در ہوائے شوق چوں ذرہ طلبگار آمدی
بہر استدائے رحمت برامید مغفرت　　در ندائے بخش اندر عرض گفتار آمدی
مرحبا بلبل مشتاق باغ قادری　　آمدی خوش آمدی از بخت بیدار آمدی

(سید حسنین سائیں)

صاحب کوثر حضرت سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں یہاں ساقی کوثر حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا گیا ہے جیسا کہ شبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وشبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''سی حرفی'' میں لکھا گیا ہے:

ایک اور واسطہ سے کہ حضرت معروف کرخی نے تلقین حضرت داود طائی سے حاصل کیا اور سلسلہ طریقت اس طرح ہے:

اے میرے خالق میرے پروردگار　　رحمتیں تیری ہیں بے حد بے شمار
بہرِ خلق رحمتہ للعلمین　　بہرِ انوار ظہور اولین
بہر آل پاک شاہ بعث ونشر　　حامی امت شفیع روزِ حشر
جانشین مصطفیٰ کا واسطہ　　شمع بزم اولیاء کا واسطہ
بہرِ شاہانِ امم عالی جناب　　شبر و شبیر جن کا ہے خطاب
بہرِ خواجہ حسن بصری یا خدا　　کر مجھے اسلاف کا ورثہ عطا
کہتے ہیں شیخ حبیب عجمی جسے　　اس کی نسبت سے مجھے عرفان دے
بہرِ شاہ معدن لطف و کرم　　خواجہ داود طائی محترم
اور علی موسیٰ رضا کاواسطہ　　پیشوائے اولیاء کا واسطہ
راز دان معرفت کا واسطہ　　خواجہ معروف کرخی شاہ کا

(سید افضال حسین گیلانی)

www.musapak.com

تبرکات:

صلوۃ وسلام اور اسماء غوثیہ کے مجموعہ جوکہ مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچ سے منسوب ہیں بھی سادات گیلانی دیپالپور کے پاس بطور تبرکات موجود ہیں۔تبرکاً جن کا ذکر حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کی تصنیفات عالیہ میں بشکریہ سید قاسم علی ثانی گیلانی دیپالپور کیا گیا ہے۔

حلقۂ ارادت

تاریخ ملتان فریدی میں لکھا ہے کہ میر چاکر خان اور ست گھرہ کے دوسرے سینکڑوں بلوچ مخدوم سید محمد غوث بالا پیر کے مرید تھے۔انہیں میر چاکر خان ست گھرہ لے گئے تھے۔لیکن جو بلوچ کوٹ چاکر،اُچ اور ملتان کے گردو پیش آباد تھے،یہ سب مخدوم سید حامد جہاں بخش گیلانی بن مخدوم سید عبدالرزاق گیلانی بن مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے مرید تھے۔

سلسلہ قادریہ مہمیہ روہتک:

خانقاہ مہمیہ روہتک کی نسبت بھی اسی خانوادہ سے ہے۔اور شیخ اللہ داد کے توسط سے مربوط ہے جوکہ تصحیح کے ساتھ درج ذیل ہے۔

شیخ اللہ داد اور عبدالقادر ثالث ولی
شہ محمد غوث و زین العابدین متقی
دے فراخی رزق میں انکی ولا کے واسطے
بہر عبدالقادر، غوث بندگی، شمس الدین

اسی ہی خانوادے سے حضرت مولوی عبدالغنی قادری مہمی جنہوں نے حضرت موسیٰ پاک شہید کی تصنیف تیسیر الشاغلین کی اشاعت میں دلچسپی لی۔ان کی بھی قادریہ نسبت حضرت شاہ محمد رمضان سے سید عبدالعظیم گیلانی سے منسلک ہے۔(ص:108)

سلسلہ قادریہ قطبیہ منگانیہ:

حضرت سید غلام محمد غوث گیلانی سے یہ سلسلہ حضرت سید امان اللہ زیدی سلطان ہاتھی وان کے توسط سے حضرت سید قطب علی بخاری پیر محل اور اُن سے حضرت سید شیر محمد گیلانی فتح پور، اُن سے حضرت سید سردار علی شاہ بخاری دہر شریف کے ذریعے حضرت پیر محمد کرم حسین منگانی شریف سے مربوط ہوتا ہے۔

اے مرے حلبی واُچوی اور ناگوری پیا
ستگھرہ، لاہور میں ہر جا تمہارا در کھلا
والئ بغداد کی چشم کرم ہر گام پر
شام و ہند و پاک میں یہ کارواں جس جا رُکا
کوئی خالی نہ لوٹا آج تک دہلیز سے
موج میں ہے قادری فیضان کا دریا سدا

(محمد طاہر حسین قادری)

سجادہ نشین:

مخدوم پیر سید قاسم علی گیلانی دیپالپوری 1884ء میں متفقہ سجادہ نشین درگاہ حضرت سید محمد غوث بالا پیر ست گھرہ، درگاہ شاہ چراغ لاہوری اور سخی سیدن سائیں دیپالپور تسلیم کئے گئے اور یہ سلسلہ اُن کی اولاد میں اب تک جاری ہے۔

www.musapak.com

حضرت مخدوم سید نظام الدین عبدالقادر ثالث گیلانی اوچی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثالث گیلانی کی اولاد امجاد اوچ شریف میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی مسند ارشاد کو پر رونق کئے ہوئے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر ثالث نے متوکلانہ زندگی بسر کی رشد و ہدایت کو اپنا شعار بنایا۔ آپ کے خانوادے کے احوال ''درود غوثیہ'' جسے دربار محبوب سبحانی اوچ شریف نے شائع کیا ہے میں دستیاب ہیں۔

اولاد امجاد:

حضرت مخدوم سید نظام الدین عبدالقادر ثالث کے صاحبزادے مخدوم سید محمد شریف شیخ حامد شمس الدین سجادہ نشین ہوئے اُن کا یہ سلسلہ اوچ سے بہاولپور اور جمال دین والی کی طرف چلا جاتا ہے۔ جبکہ سید شہاب الدین کے صاحبزادے سید سعدی محمد گیلانی نے دیپالپور کو مرکز رشد و ہدایت بنایا اور ان کا یہ سلسلہ طریقت سلطان پور انڈیا کی طرف چلا جاتا ہے۔ شجرہ نسب میں تفصیل دی جاری ہے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ:

سجادگان اوچ شریف میں مخدوم سید خداداد شیخ حامد شمس الدین رابع نوری عرف صالح گیلانی سے سلسلہ قادریہ کو کافی فروغ ملا۔ سلسلہ راشدیہ قادریہ کی نسبت آپ سے اس طرح مربوط ہے۔ سید عبدالقادر آخرین اور سید محمد پیر کوٹ سدھانہ، سید محمد راشد پیر گوٹھ پگاڑا، شاہ حسن بٹوی شریف حافظ محمد صدیق بھرچونڈی شریف سید تاج امروٹ شریف اور عبیداللہ سندھی اور خلیفہ غلام محمد دین پور جیسا کہ ید بیضا مطبوعہ دین پور شریف میں

www.musapak.com

تفصیل دی گئی۔ (ص:56_55)

اہل دل سید حسن نور الہدیٰ کے واسطے
شیخ راشد پُر ضیا سید بقا کے واسطے
شاہ عبدالقادر اہل اتقاء کے واسطے
سید صالح جمال اولیاء کے واسطے

(صفحہ ۶۰)

سلسلہ عالیہ قادریہ خراسانیہ بخاریہ:

سلسلہ قادریہ خراسانیہ بخاریہ کے پیشواء سید نوراللہ خراسانی جورزاقی گیلانی سید تھے نے خراسان سے آکر بہاولپور میں بارہویں صدی ہجری میں قادریہ مسند ارشاد کو پر رونق کیا، اِن کی نسبت حضرت مخدوم سید فضل علی شیخ حامد گنج بخش ثالث بانی قلعہ اوچ شریف سے تھی اگرچہ آپ واپس اپنے وطن چلے گئے لیکن اُن کے صاحبزادوں سید شمس الدین گیلانی، سید جلال الدین گیلانی اور سید قطب الدین گیلانی نے محلہ گنج شریف بہاولپور میں قادریہ سلسلہ کی مسند ارشاد جاری رکھی۔ حضرت سید شمس الدین گیلانی کے نامور خلیفہ سید محمد اکبر شاہ بخاری قادری ملتانی تھے جو باکمال شاعر تھے، ان کی سہ حرفی، جنگ نامہ، اور مدحت کافی مشہور ہیں آپ فارسی، اردو اور سرائیکی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ شکیل احمد بھٹی قادری اس سلسلہ پر ریسرچ ورک مکمل کر رہے ہیں۔

حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی کی شان سید اکبر شاہؒ یوں بیان کرتے ہیں:

الف اللہ داناں توں من میراں، میری ایہو تاں عرض قبول ہووے
پھڑ باہنہ میری لے چل میراں، جتھے حق وصال وصول ہووے
غم دور ہوون دارین دے جی، ساڈا شافع محمد رسولؐ ہووے

اکبر شاہ نوں ڈیہو خیرات میراں، جیویں خاص غلاماں معمول ہووے
آپ کے ارادت مندوں میں درج ذیل سلسلہ قادریہ بیان کیا جاتا ہے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ خراسانیہ بخاریہ

حمد ہے سب تیری ذاتِ کبریا کے واسطے
بخش دے یا رب حضرت محمد مصطفیٰ کے واسطے
کھول دے دل میں حقیقت علم یا رب
باب علم نبی حضرت مولا علی مشکل کشاء کے واسطے
الٰہی مست و بے خود بنا بوئے محمدؐ سے مجھے
حضرت سیدنا امام حسین، شاہ کربلا کے واسطے
الٰہی دل و بصر میں بھر دے وحدت کا نور
سید الساجدین حضرت امام زین العابدین، بارضا کے واسطے
کر منور نور عرفاں سے مجھے اے ذوالجلال
سیدنا امام محمد باقر ، علم الہدیٰ کے واسطے
صدق کامل کر عطا مجھے اپنے فضل سے
حضرت امام جعفر صادق، نور الہدیٰ کے واسطے
دولت عشق کامل کر عطا یارب کریم
سیدنا امام موسیٰ کاظم، پُر ضیاء کے واسطے
الٰہی پاک کر ظلمت عصیاں سے میرا دل
امام علی موسیٰ رضا، بحر سخا کے واسطے
نعمت دِین سے مجھے کر یا الٰہی سرفراز

حضرت معروف کرخی، امام اولیاء کے واسطے
ذاکر و شاکر رکھ مجھے، شب و روز اے خدا
حضرت سری سقطی، شاہِ اصفیا کے واسطے
جامِ کوثر کر عطا، دستِ محمدؐ سے مجھے
حضرت جنید بغدادی، مقبول الدعاء کے واسطے
یا الٰہی مجھ پر لُطفِ رحمت کی کر نگاہ
حضرت ابوبکر شبلی، ابو العلاء کے واسطے
جامِ وحدت سے مجھے سیراب کر اے خدا
حضرت عبد الواحد، پیشواء کے واسطے
قوت روحی کر عطا مجھے یا ربِ قدیر
حضرت ابو الفرح یوسف طرطوسی، باصفاء کے واسطے
عطا کر عشق و معرفت کا مجھ کو ملک و مال
حضرت ابو الحسن ہنکاری، راہنما کے واسطے
یا الٰہی کر مشرف مجھے دیدار پُر انوار سے
حضرت ابو سعید مخزومی، شاہ ازکیاء کے واسطے
کھول دے سینا میرا، قلبِ سلیم کر عطا
حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی، غوث الوریٰ کے واسطے
زندہ کر ذکرِ حق سے مجھے اے پروردگار
حضرت سید عبد الوہاب، شاہِ اتقیاء کے واسطے
آتش عشق نبیؐ میں جان و تن میرا جلا
حضرت صفی الدین صوفی، فخر اولیاء کے واسطے

www.musapak.com

چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یارب مجھے
حضرت ابو العباس، سید احمد حبیب کبریاء کے واسطے
یا الٰہی خنجر تسلیم سے کر مجھ کو شہید
حضرت مسعود احمد، شہید راہ وفا کے واسطے
اپنے درد و غم سے دل میرے کو شاد کر
حضرت سید علی، صاحب لُطف و عطا کے واسطے
یا الٰہی بخش دے آبِ بے خودی کا جام
حضرت سید امیر شاہ، پارسا کے واسطے
کر منور نور عرفاں سے میرا شمس دین
حضرت شمس الدین حلبی، شمس الضحیٰ کے واسطے
خواب غفلت میں پڑا ہوں روز و شب مجھ کو جگا
حضرت سید محمد غوث بندگی، اُوچی بادشاہ کے واسطے
الٰہی تشنہ دیدار ہوں دکھا جمالِ مصطفی ﷺ
حضرت سید عبد القادر ثانی، رحمت نما کے واسطے
کر عطا راہ شریعت روئے احمدؐ سے مجھے
حضرت سید عبد الرزاق، صاحب باصفاء کے واسطے
رنگ عصیاں سے میرے سینہ کو یا رب صاف کر
حضرت سید حامد گنج کلاں، محبوب خدا کے واسطے
یا الٰہی اپنی محبت میں مجھے مدہوش کر
حضرت سید عبد القادر ثالث، مقتدا کے واسطے
دور کر میری خودی اور اہل دل کر دے مجھے

www.musapak.com

حضرت سید شمس الدین ثانی، حاجت روا کے واسطے
دین و دنیا کی عطا کر نعمتیں یارب مجھے
حضرت سید عبد القادر رابع، بے ریا کے واسطے
کر معطر روح کو بوئے محمد سے میری
حضرت سید شمس الدین ثالث، باوفا کے واسطے
راہ سنت پر مجھے چلنے کی طاقت کر عطا
حضرت سید حامد گنج بخش ثانی، باصفاء کے واسطے
قول ثابت پر مجھے ثابت قدم رکھ اے خدا
حضرت سید شمس الدین رابع، حق نما کے واسطے
عاصی و خاطی ہوں، بخش دے میرے سب گناہ
حضرت سید عبد القادر خامس، جاں فزا کے واسطے
قبر سے اُٹھوں، در صحبت اولیاء اے خدا
حضرت سید حامد گنج بخش ثالث، بادشاہ کے واسطے
حُب دُنیا دور کر، نور ایماں کر عطا
حضرت سید نوراللہ شاہ جیلانی خراسانی، نورالاولیاء کے واسطے
ملت حق کو عطا ہو، نصرت و فتح مبیں
حضرت سید شمس الدین شاہ گیلانی، حاجت رواکے واسطے
ہر خطا و بلا سے دے پناہ یا رب
شیخ کامل حضرت سید محمد اکبر شاہ، پیشوا کے واسطے

خطہ پاک اوچ میں لکھا ہے کہ

”تاریخی طور پر ثابت ہے کہ جب نواب (صادق محمد خاں اول) کے حریف

نور محمد کلہوڑہ نے پے در پے حملوں کے ذریعے انہیں شکار پور سے نقل مکانی پر مجبور کر دیا تو آپ خانپور کے قلعہ میں فروکش ہوئے مگر دشمن نے یہاں بھی ان کو تنگ کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ آپ کو خانپور بھی چھوڑنا پڑا۔اس پریشان حالی کے عالم میں اوچ کے گیلانی سجادہ نشن کی دعوت پر آپ اوچ پہنچے اور چونکہ اوچ کی روحانی عظمت ہر بادشاہ کے دل میں تھی اس لئے سجادہ نشین کی سفارش کام آئی اور انہیں ایک وسیع جاگیر (چودری،گورنر ملتان نواب حیات اللہ) دے دی گئی۔نواب صاحب نے اس علاقہ میں ایک شہر کی بنیاد رکھی جس کا نام الہ آباد رکھا گیا۔ 11591ھ / 1746ء میں نواب صادق محمد خان عباسی اول ایک معرکہ میں زخمی ہو کر مارے گئے اور ان کی جگہ ان کے لڑکے امیر محمد بہاول خان اول اس علاقہ کے جاگیر دار بنے۔ 1162ھ / 1748ء میں امیر بہاول خان اول نے دریائے ستلج سے تین میل کے فاصلے پر ایک شہر بسایا، جس کا نام اپنے نام پر بہاول پور رکھا۔یہی شہر بعد میں اس ریاست کا دارالحکومت بنا۔"

امیر محمد بہاول خان ثانی (1772ءتا1809ء) کو 1780ء میں مغل شہنشاہ شاہ عالم ثانی نے "رُکن الدولہ نصرت جنگ" "حافظ الملک" جیسے خطاب سے نوازا اور 1802ء میں شاہ کابل شاہ محمود کی طرف سے مخلص الدولہ کا خطاب اور سکہ سازی کا اختیار دیا گیا۔نواب نے اُوچ کے گیلانی سجادہ نشین مخدوم حامد گنج بخش رابع کے خلاف لشکر کشی کی اور 1800ء میں اُچ کا الحاق ریاست بہاولپور سے کر دیا اور یہ شعر زبان زد خلائق ہوا:

بہار سرکش و گل بے وفا، لالہ دورنگ
دریں چمن باچہ امید آشیانہ کنیم

مخدوم سَید محمد شاہ شیخ حامد شمس الدین سادس رحمۃ اللہ علیہ،سید اوچی:

1857ء کی جنگ آزادی کے سانحہ کے اثرات کے تحت اوچ گیلانیہ کے مسند نشین مخدوم سید محمد شمس الدین سادس گیلانی بہاولپور کی سرزمین کے پہلے اردو شاعر دادِ سخن دیتے ہوئے نظر آتے ہیں،انہیں بہاولپور کا ولی دکنی کہا جاتا ہے۔ملتان کی ادبی وتہذیبی زندگی میں صوفیائے کرام کا حصہ میں لکھا ہے کہ

"ان کے ہم عصر اور ہم زبان شمس الدین گیلانی
کے کلام میں خواجہ صاحب کے کلام کی نسبت کہیں
زیادہ ترقی یافتہ لب ولہجہ اور ایسا اسلوب نظر آتا ہے
جو اہل زبان کا حصہ تھا" (ص:444)

اب تک یار نے احوال نہ جانا دل کا
دشمن جاں ہے یہاں سارا زمانہ دل کا
مریض ہجر ہوں تشخیص نبض کیا طبیب
پلادے وصل کی دارو، یہی ہے میرا علاج

حضرت مخدوم سید محمد شمس الدین سادس اردو، فارسی اور سرائیکی کے بھی قادر کلام شاعر تھے ارمغان اوچ کے نام سے آپ کا کچھ کلام شائع ہو چکا ہے تبرکاً

چلی جو باد خزاں گل پہ، دیکھو بلبل نے
زبان ہے ایک، کئے ہیں فغاں ہزار شروع

اور یہ کہ

کر لطف سجن گل لانویں ہا
میری کریں ہا جھوک آباد سائیں

www.musapak.com

سید محمد شمس الدین سادس کی تعلیم وتربیت پر اُن کے والد ماجد نے خصوصی توجہ دی اور پنج گنج عرفان لکھی۔ یہی وہ اثرات ہیں کہ سید اوچ کے کلام کی ایک درجن کے قریب بیاض ہیں جن میں سے مظہر اسرار، منظومہ المراد، بعشق ارشاد، نشاط انجمن زیادہ مشہور ہیں۔ان میں صوفیانہ رنگ نمایاں ہے تبرکاً

میں توں حجازی یار کیتے
سکاں سونڑیں ملیح رخسار کیتے
ہم حب سید سردار کیتے
شالا ملن تھیوم جج سائیں

سید شمس الدین گیلانی کا کلام ریڈیو پاکستان ملتان اور بہاولپور سے مختلف لوک گلوکاروں کی آواز میں نشر ہوتا رہتا ہے۔جسے سرائیکی وسیب میں بڑے ذوق وشوق سے سنا جاتا ہے۔

منظومہ المراد:

فارسی میں حضرت مخدوم سید محمد شمس الدین سادس کی ایک بیاض منظومہ المراد ہے جس کا حوالہ شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچ میں بھی ہے جوکہ یہاں پہلی دفعہ بشکریہ ڈاکٹر عارف نوشاہی منصہ شہود پر آرہی ہے اس کی تلاش علامہ شریف احمد شرافت نوشاہی نے کی ہے۔جس میں آپ کے افکار کا جامع اظہار ہوتا ہے۔حضرت مخدوم اپنا تعارف منظومہ المراد میں اس طرح کراتے ہیں کہ

''ایں ہمیچمدا ل احقر عباد الصمد سید محمد کہ بسبب مصلی نشینی جناب قادریہ عالیہ العلیا معروف بحامد محمد شمس الدین راجی عفو رب العالمین است.. حضرت ابوی صاحب خلد مکن علیہ الرحمتہ والغفران حضرت مخدوم صاحب قبلہ گاہی مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش خامس''

www.musapak.com

''منظومہ المراد'' میں درج ذیل عنوانات کے تحت اشعار قلمبند کئے گئے ہیں:

''چند مناجات بدرگاہ پروردگار و بحضور سید الابرار و بجناب اصحاب کبار و اسد اللہ قاتل الکفار و بخدمت آئمہ اطہار و بہ پشگاہ غوث اعظم و جد بزرگوار و بمعرض والد ماجد علیہ الرحمتہ من الغفار بزمان پارسی از زبان این گنہگار پی اختیار بر صفحہ اوراق اسطار شدند....

بموجب مراد آن مراد المراد این غزلیات چندکہ مرسوم است بمنظومہ المراد کہ ہم تاریخ است و ہمدران اسم ابراد''

سید مراد خویش ازان نازنین یافت
چو تاریخ او بگفت کہ منظومہ مراد
1287ھ

مناجات کی ابتداء اس شعر سے ہوتی ہے:

الٰہی شد بعصیان روزگارم
کنون از کردہ خود شرمسارم

اور وسیلہ مصطفوی ﷺ پیش کرتے ہیں کہ

ازین بیماریم یارب شفا دہ
طفیل مصطفیٰ زین غم برارم

مولود شریف کیا خوب بیان کیا ہے کہ

صبا بیثرب قدم ز سرکن
زمن درود و سلام برخوان
صلوۃ وافر بروضہ آں
رسول شیر الانام برخوان

حضرت مخدوم اپنا تخلص سیدؔ رکھتے ہیں اور اپنے عقیدہ کا اظہار برملا کرتے ہیں کہ:

ندارم جز جناب تو کسی فریاد رس دیگر
برس فریاد بہر سید الابرار یا اللہ
بحق حضرت صدیق ہم فاروق و ہم عثمان
طفیل شیر یزدان حیدر کرار یا اللہ
بحق حضرت خاتون جنت فاطمہ الزہرا
بحسنین شہید سید اطہار یا اللہ
بحق جملہ احباب و اصحاب رسول اللہ
بحق پیشوایان اولی الابصار یا اللہ
تو ئی شافی تو ئی کافی تو ئی وافی بہر حالم
بکن دو راز دل سیدؔ ہمہ از ار یا اللہ

مناقب جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں جھوم جھوم کر کہتے ہیں کہ:

الغیاث ای پیشوائی مقبلان
الغیاث ای سید خیبر کشا

اہل بیت اطہار سے عقیدت ومحبت میں سرشار ہو کر فرماتے ہیں کہ:

دو گل ز باغ رسول سرور عالم ہادی حسن حسنیت
شکفتہ انداز نہال حیدر امام ہادی حسن حسنیت

اور

دو شہ جگر گوشہ مصطفی دان خلاصہ دلبند شاہمر دان
دو روح خاتون جان رضوان امام ہادی حسن حسنیت

نیز

بزین عابد امام باقر بشاہ جعفر رضا و کاظم
تقی نقی عسکری و مہدی بہا بدر ددلم دوا کن

حضرت شاہ جیلان کے حضور نذرانہ عقیدت اس طرح پیش کرتے ہیں کہ:

ای نور چشم مصطفی یا غوث اعظم الغیاث
وی قرۃ عین مرتضیٰ یا غوث اعظم الغیاث
در مرض سیدؔ مبتلا خواند ترا صبح و مسا
دستم بدہ بہر خدا یا غوث اعظم الغیاث

حضرت مخدوم سید محمد شیخ شمس الدین سادس گیلانی اوچی نے تصنیف وتالیف میں خصوصی دلچسپی لی جس میں شجرہ وکرسی نامہ وخرقہ وسلسلہ قادریہ بمریدان بھی شامل ہیں۔

سلسلہ قادریہ مغفوریہ:

بزم اہل دل کے مطابق حضرت سید جعفر شاہ بخاری قادری متوفی 1319ھ، گڑھی اختیار خان کی قادریہ نسبت مخدوم سید محمد شمس الدین سادس سے تھی، اُن کے سلسلہ طریقت قادریہ مغفوریہ میں درج ذیل اشعار ہیں:

اے شیخ محمد شاہ لقب
اے شمس الدین ذی جاہ لقب
اے حامد حق آگاہ لقب
خود غوث بہ تو نازاں مددے
اے جعفر صادق پیر ہدیٰ
یکتائے زماں در صدق و صفا

www.musapak.com

اے وارث خاکِ پاک اُچہ
اے رُوح جلال الدین مددے

شریف التواریخ میں لکھا ہے کہ مخدوم سید شمس الدین سادس کی اہلیہ محترمہ حضرت چنن بی بی بنت سید سلطان شاہ ملتانی جو کہ حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی کی اولاد سے تھے، انہیں کی بطن سے اولاد ہوئی۔

مخدوم سید شمس الدین سادس (1303ھ) کے پوتے مخدوم سید شمس الدین ثامن نے تعلیمی سرگرمیوں میں دلچسپی لی اور سکول وکالج کے لیے زمین عطیہ کی۔

خرقہ:

خرقہ قادریہ کے ضمن میں مخدوم سید محمد شمس الدین سادس فرماتے ہیں کہ

''وانا لبستھا من ید شیخی ابی شیخ حامد محمد گنج بخش خامس وھوفی الرویا من ید سید موسیٰ پاک شہید وسید شمس الدین خامس ایضافی الرویا من شیخ عبدالقادر ثانی''

مناجات بجناب حضرت محمد غوث بندگی میں فرماتے ہیں کہ:

ای بادشاہ جیلی یا غوث بندگی
محبوب حق جیلی یا غوث بندگی

حضرت مخدوم سید محمد شیخ شمس الدین سادس گیلانی اوچی نے حضرت شیخ الکُل سید موسیٰ پاک شہید ملتانی کی تصنیف منیف تیسیر الشاغلین کا اردو ترجمہ مفاد گیلانیہ کے عنوان سے بھی کیا۔ تبرکاً

''پس جانا چاہیکہ حفظ ادب ہے ثمرہ محبت کا بھی، اور ہے تخم محبت''

جبکہ تیسیر الشاغلین کے ڈاکٹر مہر عبدالحق اور ڈاکٹر خالق داد ملک کے اردو تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت شیخ الکُل مخدوم سیّد محمد جمال الدین

موسیٰ پاک شہید اوچ ثم الملتانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت موسیٰ پاک شہید کی اولاد امجاد ملتان کے گیلانی سادات ہیں اور ملتان میں حضرت موسیٰ پاک شہید کی مسند ارشاد سلسلہ عالیہ قادریہ صدیوں سے رونق افروز چلی آ رہی ہے۔

اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم حامد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات ہی میں سید جمال الدین موسیٰ کو اپنا جانشین نامزد فرمایا۔ خزینۃ الاصفیا میں لکھا ہے کہ

''درخلق وخلق وارث حضرت شاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصاحب سجادہ راستین غوثیہ اعظیمہ بود دبوقت خود درمما لک ہندثانی نداشت''

تصنیف وتالیف:

حضرت موسیٰ پاک شہید نے جامع الاقوال خاندانی حالات کے لیے اور ہدایت المریدین وارشاد السالکین کیلئے ''تیسیر الشاغلین'' تصنیف کی، جو اوراد قادریہ کی حیثیت سے سلسلہ کے نصاب کے حامل ہے۔

سن درویشا بھل نہ جاویں — دم دم ویہڑے جھاتی پاویں
یارتاں تیرے نیڑے کول — موسیٰ پاک دے بول انمول
ذات حقیقی حسن کمال — غیر دا نام نشان محال
صفتوں پھَل پھُل خاربول — موسیٰ پاک دے بول انمول
موسیٰ راز حقیقی کھولے — نبی جیوندا اکھیوں اولے

www.musapak.com

اٹھ بندیا ہن کر پر چول — موسیٰ پاک دے بول انمول
عبدالقادر داگن گویا — موسیٰ پاک شہید ہویا
قادری بوہا دیندا کھول — موسیٰ پاک دے بول انمول
میں نماناں بے وس میراں — سمجھ نہ سگدا بولی پیراں
بول بول وچ لکھاں بول — موسیٰ پاک دے بول انمول

(ڈاکٹر شہزاد قیصر)

حضرت سید موسیٰ پاک شہید کی ولادت باسعادت مدینۃ السادات اوچ شریف میں شیخ زمانہ حضرت سید حامد المعروف گنج بخش و جہاں بخش کے ہاں 952ھ/1545ء میں ہوئی والد ماجد کی تعلیم و تربیت کی بدولت ابوالحسن جمال الدین کے لقب سے مخاطب ہوئے اور والد مکرم نے کمال شفقت سے اپنی حیات ہی میں اپنا جانشین اور سلسلہ عالیہ قادریہ کا سجادہ راستین مقرر کر دیا۔ جرات ایمانی کا یہ عالم تھا کہ اکبر بادشاہ کی موجودگی میں بوقت نماز دیوان خانہ خاص و عام میں خود اذان دے کر باجماعت نماز ادا کراتے۔ اس لیے تو شیخ محدث فرماتے ہیں۔

''در خلق و خلق وارث حضرت نبوی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

حضرت موسیٰ پاک شہید نے اپنی زندگی کے آخری لمحات خلق خدا کی حفاظت و خدمت میں صرف کیے اور اپنے ارادت مندوں کو راہزنوں کے حملے سے محفوظ کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ اکبر نامہ کے مطابق یہ شعبان 1010ھ/1602ء تھی۔ بحر السرائر نے 23 شعبان المعظم 1010 ہجری لکھا ہے اور شجرۃ الانوار نے جائے شہادت مضافات اوچ شریف تحریر کیا ہے۔ اولاً اُوچ شریف میں تدفین ہوئی بعد ازاں جسد اطہر کو منگے ہٹی منتقل کیا گیا اور پھر 15 سال بعد شہر ملتان کو یہ سعادت ملی۔ زبدۃ الاثار میں لکھا ہے آپ کو ملتان میں مدفون کیا گیا۔ یہی محبت واردات کے اثرات

ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ بھی مرشد ملتانیؒ کے شہر ملتان کو مدینہ صغیر سے تشبیہ دیتے ہیں کہ

ملتان کہ عجب دل پذیر افتادہ است
چوں منزل پیر دستگیر افتا دہ است
دہلی است گرچہ مکہ خورد و لے
ملتان چوں مدینہ صغیر آفتادہ است

کیونکہ محبتوں کے رشتوں میں فاصلے نہیں ہوتے۔ جس کسی نے جذبہ محبت سے آشنائی کر لی وہ تاابد زندہ ہو گیا، مرشد ملتانی فرماتے ہیں:

''جبھی تو کہا گیا ہے کہ لابعد مع المحبتہ ،محبت کے رشتوں میں دوریاں اور فاصلے نہیں ہوتے''

واللہ! مرشد کے توسل سے حبُ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ اللہ !! محبت کے مٹھاس کے اثرات کا جلوہ جمال یہ ہوا کہ محدث دہلویؒ سلسلہ نسبت روحانی کے تحت مرشد ملتانیؒ کے بارے کہہ اٹھے: ''المتحلی بحلیتہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''۔

جبکہ رسالہ وصیت میں شیخ محدث لکھتے ہیں کہ

''درین صفت (جمال صورت) وارث امام مجتبیٰ حسن بن علی علیہ السلام بود''۔

اولاد امجاد:

شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ

''وعقب حضرت شیخ موسیٰ پاک شہید بن حامد گنج بخش بن عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی صاحب دستار از چہار پسر یک دختر سادات گیلانیاں ملتان و مندوبی ملک بجنوبی بیرون حصار لاہور از نسل ایشاں اند بریں''

www.musapak.com

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ ان حضرت را چار فرزندان بودند، شیخ حامد و سید جان محمد و سید عیسیٰ و سید یحییٰ جبکہ سجادہ نشین فرزند اکبر سید حامد گنج بخش ثانی ملتانی ہوئے جن کی والدہ ماجدہ سیدہ صحبت خاتون از اسباط سید صفی الدین گازرونی تھیں۔

نامور خلفاء وارادت مندان:

حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتانی کے چاروں صاحبزادے بالخصوص سجادہ نشین مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی گیلانی دربار پیران پیر ملتان، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، میاں شیر کرم علی قادری سیال شریف، سید شیر علی شاہ مشہدی، شاہ شالی مشہدی، میر سید شمس الدین بخاری قادری کالپی اور شیخ محمد رشید جون پوری مصنف درسی نصاب مناظرہ رشیدیہ نمایاں ہیں۔

تاریخ ملتان ذیشان کے مطابق حلقہ ارادت ہندوستان، ایران، توران، افغانستان، بلخ و بخارا تک وسیع تھا۔

سلسلہ قادریہ شمسیہ رشیدیہ، جون پور انڈیا

اے کہ بودت مایۂ بود ہمہ　　وے وجودِ تست مسجودِ ہمہ
ہر دو عالم از عدم ایجاد تست　　آں چہ ماداریم با خود دادِ تست
کارسازا بندہ بے چارہ ام　　در بیابان ہوس آوارہ ام
صرف شد عمرم دریں آوارگی　　از تو خواہم چارۂ بے چارگی
آں چہ می خواہم زتو آنم بہ بخش　　از برائے ایں بزرگانم بہ بخش
آں ابی الفیاض وہم ارشد رشید　　ہر یکے زاں بادشاہ اہل دید
بدر حق آں شمس دین قادری　　موسیٰ و حامد ولی متقی

شاہ عبدالقادر آں قطب زماں　　مثل جد پاک خود غوثؓ جہاں
واں محمد سید روشن ضمیر　　شمس دین پاک باز و شاہ میر
واں علی نور نگاہ اولیا　　سید مسعود شاہ اصفیا
واں سمی مصطفی احمد نام　　صوفی صافی دل وعالی مقام
عبدوہاب آں کہ قدرش ظاہر ست　　دستگیر او کہ عبدالقادر ست
واں شہ دیں بوسعید و بوالحسن　　بو الفرح وارستۂ ازما ومن
شیخ عبدالواحد آں صاحب تمیز　　قطب دوراں شیخ او عبدالعزیز
بوبکر شبلی جنید وہم سری　　قطب حق معروف آزاد از سری
واں علی موسیٰ رضا عالی مقام　　شاہداں را در صف مشہد امام
موسیٰ کاظم امام دوسرا　　جعفر و باقر علی رہنما
قرۃ العین محمد مصطفی　　سی الشہدا حسین مرتضیٰ
واں علی شیر خدا والی دیں　　را ترست از ہر چہ گویم بالیقیں
واں محمد خاتم پیغمبراں　　خواجۂ دیں پادشاہِ انس وجاں
ہم بذاتِ خویش وقرآں مجید　　کز تو برجانِ محمد در رسید
دیدہ ام را از رخت نوری بدہ　　سینہ ام را از غمت سورے بدہ
جز تو ہیچ از ایں وآں یادم مباد　　دل زبند عشقت آزادم مباد
آں چہ دانم از ہمہ دانم ترا　　آں چہ خوانم از ہمہ خوانم ترا
از دروں واز بروں از پیش وپس　　تو بچشمم جلوہ گر باشی وبس
بر درد حالی نقاب از پیش رو　　کل شیٍ ھالِکٌ الاَّ وجھہ
ہمچو انجم در ضیائے آفتاب　　گم شوم واللہ اعلم بالصواب
بگزرم از ہر چہ باشد بیش وکم　　دردی دردت بنوشم ومبدم

www.musapak.com

من نگویم ایں بدہ یا آں بدہ — ذرۂ دردِ خودت جاں بدہ
من نگویم سبحہ یا زنار دہ — ساغر عشق خودم سرشار دہ
من نگویم دوزخم دہ یا جناں — بے خود اندر کوچۂ عشقم بخواں
باتو ہاشم از ہمہ ببریدۂ — خلوتے در بے خودی بگزیدۂ
نالۂ شبہا واشک بامداد — بسکہ دمساز غم عشق تو باد
جاں بدردِ خود بروں آرازتنم — ہم بدردِ خویش در گورنگنم
روز محشر ہم بایں مردان پاک — دردناکِ خود برانگیزی زخاک
گرد ہی دوزخ وگر جنت مقام — ہمدم دردِ خودم داری مدام
چوں لقائے خود بہ غم ناکاں دہی — بہرۂ چشمم بایں پاکاں دہی
غیر ازیں دیگر ندارم آرزو — توکریمی سائلم من موبمو

(سمات الاخیار مطبوعہ دہلی صفحہ:124 تا126)

حضرت شیخ الکُل سید موسیٰ پاک شہید بن سید حامد جہان گنج بخش گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں میر شمس الدین کاپلی بخاری بڑے صاحب جلال اور صاحب تصرف و کرامت تھے۔ سلسلہ قادریہ گیلانیہ حضرت موسیٰ پاک شہید تک ''اباً عن جدٍ'' چلا آتا ہے۔ نہ کہ میر شمس الدین کاپلی تک جیسا کہ سمات الاخیار کے صفحہ ۶۰ کے حاشیہ میں لکھا گیا ہے۔

درج ذیل منقبت دربار حضرت پیران پیر ملتان پر بڑے ذوق وشوق سے پڑھی جاتی ہے جو کہ تصحیح کے ساتھ پیش ہے۔

www.musapak.com

سئیں

بھالو اساں ول لطفوں دید
یاحضرت موسیٰ پاک شہید
اوچ کوں وانگ کنعان بنڑایو
مثل یوسف اے شان ڈیکھایو
میم مصر ملتان سجھایو
حق شہید بے شک شہید
یاحضرت موسیٰ پاک شہید

سئیں

بھالو اساں ول لطفوں دید
یاحضرت موسیٰ پاک شہید
روسی ،ترکی ،ایرانی
ہندی، سندھی ،افغانی
خاص خلیفہ ہو ملتانی
ہر جا وسن تہاڈے مرید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید

سئیں

بھالو اساں ول لطفوں دید
یاحضرت موسیٰ پاک شہید

(خلیفہ ملتانی)

موسیٰ پاک شہید چیئر بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے زیر اہتمام ''تذکرۂ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی'' شائع ہو چکا ہے ۔جسے اس ناچیز نے تالیف کیا ہے۔

گیلانی مخادیم کا مرتبہ:

ملتان کو سلسلہ عالیہ قادریہ کا گیلانی مخادیم نے مرکز ومحور بنا دیا۔ پیر حسام الدین راشدی لکھتے ہیں کہ:

''گیلانی مخادیم کا مرتبہ اتنا بلند تھا کہ انہوں نے ملتان کو ایک دفعہ پھر سجدہ گاہ ملائک بنا دیا تھا محدث دہلوی سا عالم باعمل ،مفسر، محدث اور فقیہ کئی سالوں تک ان کی خدمت میں رہ کر فقر وولایت کی منزلیں طے کرتا رہا۔اسے ملتان سے اتنی عقیدت اور محبت ہوگئی تھی کہ اسے ''مدینہ خورد'' سے موسوم کرتا تھا سہروردیوں کی طرح قادریہ خانوادہ کے ان جلیل القدر فرزندوں کو بھی ملتان کی باطنی حکومت کے ساتھ ساتھ ظاہری اقتدار تفویض ہوا چنانچہ جہانگیر کے زمانے میں نواب یحییٰ سخی (حضرت موسیٰ پاک شہید کے فرزند) اور شاہجہان کے عہد میں نواب موسیٰ گیلانی (حضرت موسیٰ پاک شہید کے پوتے) یک بعد دیگرے صوبہ ملتان کے گورنر رہے اور انتہائی نیک نامی سے حکومت کی اول الذکر کے جود وسخا اور موخر الذکر کی نمک حلالی اور صدق مقالی سے ملتان کی تاریخیں مزین ہیں۔

(تاریخ ملتان فریدی II صفحہ:4)

شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچ کے مطابق نواب سید یحییٰ سخی گیلانی کے صاحبزادے محمود کے بیٹے سید عبداللہ درمحلہ شیخ عبدالحق سکونت دارند۔آپ سے کتاب اسرار الحق

منسوب ہے ۔اوران کا سلسلہ سید نور شاہ ثانی گیلانی تحصیل جام پور کی طرف چلا جاتا ہے۔

حضرت یحییٰ نواب سخی گیلانی کے ایک اور صاحبزادے سید داؤد کی اولاد میں سے شاہ مظفر قادری نے قدیم دہلی میں سکونت اختیار کی ان کے طریقت کا سلسلہ خانقاہ منعمیہ پٹنہ ریاست بہار انڈیا کی طرف چلا جاتا ہے ۔یہاں کے تبرکات قادریہ کافی مشہور ہیں ۔سلسلہ طریقت قادریہ منعمیہ تعلیقات میں دیا جارہا ہے ۔(2)

سجادہ نشین مخدوم سید محمد غوث ثانی گیلانی نے ملتان میں صاحبان علم وعرفان کی سرپرستی کی جس کے تحت سید سعد اللہ رضوی نے بحر السرائر تالیف کی۔

ملتان میں سلسلہ قادریہ کا تصرف عام تھا۔تاریخ ملتان میں لکھا ہے کہ

''نواب مظفر خان کے دور میں اگرچہ چشتی اور اویسی مشائخ ملتان میں کثرت سے آ گئے تھے اور علم وعمل میں ان کا پایہ بہت بلند تھا لیکن جیلانی مخادیم کی روحانیت ان سب پر غالب رہی'' (ص:229)

مخدوم سید صدر الدین اوّل محمد غوث ثالث کے صاحبزادے پیر سید غوث بخش گیلانی کے بیٹے اور مؤلف کے پردادا سید علی شاہ گیلانی کی اہلیہ پردادی حاجن سیدہ شہزادی بی بی نے یوم عاشورہ کو دربار شریف موسیٰ پاک شہید سے گزرنے والے جلوس کے شرکاء کے لئے دال روٹی کا آغاز کیا جس کا اہتمام میرے دادا سید محمد نواز شاہ گیلانی کرتے پھر میرے والد سید غلام مرتضیٰ گیلانی اور اب ہمارا خانوادہ بالخصوص برادرم سید فیاض الحسن گیلانی یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

مخدوم صدر الدین گیلانی محمد غوث رابع نے ملتان میں مذہبی علوم کے فروغ کے لیے علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کے مدرسہ انوار العلوم کی سرپرستی کی نیز بین المذاہب ہم آہنگی اور امن سلامتی کے فروغ میں بھرپور کردار ادا کیا۔

سید زین العابدین گیلانی نے مسلمانوں کے حقوق اور تحریک خلافت اور

www.musapak.com

تحریک پاکستان کی ملتان میں قیادت کی ''فدائے ملت'' اور ''ملتان کے بے تاج بادشاہ'' کے القاب سے مشہور ہوئے۔

بقول Prof Arthur Buehler

> "The Jilani Family of Multan was a first religious family to support the Mulsim League in 1939." (Indo Pakistani Qadiriyya Page 9)

مخدوم سید غلام مصطفیٰ شاہ گیلانی نے سادات گیلانی ملتان جو کہ سید زین العابدین گیلانی نے مرتب کی کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا (ناچیز نے اس پر تحقیق و تعلیق کا کام کیا ہے)۔ مخدوم غلام مصطفی گیلانی شعر بھی کہتے تھے اور یہ نعت شریف بڑی وجدانی کیفیت میں خود بھی پڑھتے تھے۔

ایں قدر مستم کہ از چشمم شراب آید بیرون

اپنے جد امجد سید موسیٰ پاک شہید کا تعارف اس طرح کراتے ہیں کہ:

تم آل نبی اولاد علی اور غوث جہاں کے نائب ہو
ملتان کے ہو ماہ انور یا موسیٰ پاک جمال الدین

اور حضرت پاک شہید کے اوصاف کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ:

مقبول خدا محبوب جہاں ملا جام شہادت ورثہ میں
اے سبط نبی کے لخت جگر یا موسیٰ پاک جمال الدین

اور پھر مورث اعلیٰ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچ سے نسبت اس طرح بیان کرتے ہی کہ

صدا ورد رہے یہ نام تیرا بن نام تیرے نہ ہو کام میرا

اے بندگی پیر کے نور نظر یا موسیٰ پاک جمال الدین

مخدوم سید راجن بخش گیلانی نے ملتان میونسپلٹی کے سربراہ کے انتخاب میں انگریز ڈپٹی کمشنر کو شکست دی اور مسلمانوں کے حقوق اور تعلیم کے فروغ کے لیے مصروف رہے۔ مخدوم سید محمد رضا شاہ گیلانی ،جنہوں نے انگریز ڈپٹی کمشنر مسٹر مون کو ملتان ڈسٹرکٹ بورڈ کے لیے چیئرمین کے الیکشن میں شکست دی نے ضلع ملتان میں تعلیم کو فروغ کے لیے مسجد مکتب سکولز کا اجراء کیا۔ آپ بڑے ذوق سے شعر بھی کہتے تھے۔ اُن کی ایک قلمی بیاض بھی ہے۔

تم مالک ہند، عرب و عجم
میرے غوث معظم ملتانی
لے میری خبر میرے پیارے پیا
میرے دین دنیا کے سہارے پیا

(مخدوم محمد رضا شاہ گیلانی)

مخدوم سید ولایت حسین گیلانی اور مخدوم سید شوکت حسین گیلانی سجادہ نشین نے انجمن اسلامیہ ملتان کی سرپرستی کی اور کالجز و سکولز کی ایک کہکشاں اہل ملتان میں جدید علوم کے حصول کے لئے منور کر دی۔ انہیں سابق وزراء مخدوم سید علمدار حسین گیلانی اور مخدوم سید حامد رضا گیلانی نیز مخدوم سید فیض مصطفیٰ گیلانی کا بھرپور تعاون میسر رہا جبکہ سید یوسف رضا گیلانی سابق وزیر اعظم پاکستان نے تعلیمی و ترقیاتی سرگرمیوں کو عروج پر پہنچایا۔

تحریک پاکستان میں گیلانی خانوادہ نے بڑے جوش و جذبے سے حصہ لیا اور ملتان کی مذہبی و روحانی، علمی و تدریسی اور سیاسی و سماجی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی اور سر سید ملتان کہلائے۔ ڈاکٹر پروفیسر عاصی کرنالی نے کیا خوب کہا ہے:

یہ درسگاہیں یہ کالج یہ فیض عام تیرا
رہے گا زندہ ہزاروں دلوں میں نام تیرا

www.musapak.com

نیز

ہے فیض خطہ ملتان پر آج بھی جاری
عطا کا ابر، کرم کی ہوا ہیں موسیٰ پاک

(عاصی کرنالی)

درسِ محبت وحضوری:

حُبِ رسول اللہ ﷺ سے اتباعِ رسول اللہ ﷺ کامل ہوتی ہے جس سے بندہ اللہ سے اور اللہ بندے سے محبت کرتا ہے اور ہر سو محبت کی مٹھاس ہی مٹھاس ہوتی ہے۔ معبودِ برحق کا ارشاد ہے کہ

"آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔" (القران)

اتباعِ رسول اللہ ﷺ ہی عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی معراج ہے۔ مرشد ملتانی سید موسیٰ پاک شہید فرماتے ہیں کہ

"سرورِ کائنات ﷺ کی ہر سنت کو ایک ندی کی مانند سمجھو جو اس حبیب معبودِ حقیقی ﷺ کے وجودِ مسعود کے دریا سے پھوٹ کر اس طرح شاخ در شاخ پھیل جاتی ہے۔ کہ اس فیض و کرم کی روانی اور سیرابی سے دلوں کی زمین کے اندر محبت کے پھل و پھول اور ایمان و یقین خوشبوئیں اگتی ہیں" (تیسیر الشاغلین)

ماخذ وتعلیقات:

1۔ قائداعظم محمد علی جناح کے آباؤ اجداد کا قبولِ اسلام

بے تیغ سپاہی مطبوعہ ایسٹ پریس کراچی میں نواب صدیق علی خان لکھتے ہیں کہ:

"سب سے پہلے میں وہ واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں جو 1938ء میں شملہ کونسل ہال میں ظہور پذیر ہوا۔ قائداعظم صوفہ پر رونق افروز تھے اور لوگ اِس شمع سیاست وقیادت کو پروانہ وار گھیرے ہوئے تھے ان میں چند قابل ذکر احباب حاجی سر عبداللہ ہارون، مولانا ظفر علی خان، سید غلام بھیک نیرنگ اور حاجی عبدالستار، اسحاق سیٹھ، عبدالمتین چودھری تھے اور میں خود بھی شامل تھا۔ قائداعظم اُس وقت ہم سے بے تکلف ہو گئے تھے آپ نے فرمایا آپ کے آباؤ اجداد لوہانہ راجپوت تھے یہ لوگ پنجاب کے بعض حصوں میں ابھی تک آباد ہیں۔ اور حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے خاندان کے ایک فرد پیر سید عبدالرزاق کے ہاتھ پر بیعت کر کے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔" (صفحہ 55)

اس کی وضاحت میں لکھا گیا ہے کہ:

"قائداعظم کے آباؤ اجداد نے جس بزرگ ہستی کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا اُن کا تعلق قادری گیلانی (جیلانی) خاندان سے تھا اور یہ خاندان اب بھی اُچ شریف میں رہائش پزیر ہے۔ اور اُن کے مرید و عقیدت مند قرب و جوار کے تمام علاقوں میں آباد ہے۔ قائداعظم کے آباؤ اجداد حضرت پیر سید عبدالرزاق کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عبدالرزاق اُچ شریف کے رہنے والے تھے اور پیر سید عبدالقادر گیلانی (جیلانی) کی نسل سے تھے۔ اولیاء اُچ شریف، پاک وہند اولیا میں خصوصی اہمیت کے حامل ہیں اور بہت سے قادری سلسلہ کے اولیائے کرام نے

www.musapak.com

اُچ شریف کے قادری گیلانی خاندان سے کسبِ فیض حاصل کیا ہے۔قادری گیلانی سلسلہ کے سب سے پہلے محترم بزرگ جو اُچ شریف تشریف لائے اُن کا اسم گرامی حضرت غوث محمد قادری تھا اور وہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی ساتویں پشت سے تھے۔حضرت سید غوث محمد قادری حلب (شام) کے رہنے والے تھے اور اُن کا حلب (شام) سے ترک وطن اور اُچ شریف آمد دراصل روحانی الوہیت کی بناء پر تھی۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا فرما دیے کہ راجپوتوں کی لوہانہ شاخ (گوت) اِن کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئی اور اسی شاخ سے آگے چل کر اولوالعزم اور ہونہار محمد علی جناح پیدا ہوئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حکمت سے دنیا کی عظیم اسلامی مملکت پاکستان معرضِ وجود میں آئی۔حضرت سید غوث محمد باکمال دینی رہنما عظیم صوفی بزرگ اور بلند پایہ عالم دین تھے۔سینکڑوں افراد نے اُن کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔اُن کے فرزند شیخ عبدالقادر ثانی بھی بلند پایہ ولی اللہ تھے جن کے ہاتھ پر ہزاروں افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔حضرت عبدارزاق گیلانی نہایت متقی، پارسا، خدا پرست اور فاضل عالم دین تھے جن کے دست حق پرست پر قائداعظم کے آباؤ اجداد نے اسلام قبول کیا۔حضرت عبدالرزاق عظیم صوفی بزرگ تھے جب اُن کے والد کا انتقال ہوا تو وہ اوچ شریف سے دور تبلیغ دین میں مصروف تھے یکا یک فرمایا "میرے والد بزرگوار نے مجھے بلایا ہے" لیکن جب اُچ شریف واپس پہنچے تو اُن کے والد ماجد کو دفن کیا جا چکا تھا۔اللہ تعالیٰ نے انہیں خاندانی صفات سے متصف فرمایا تھا اور وہ زہد و تقویٰ کا پیکر تھے۔لہٰذا والد ماجد کے جانشین مقرر ہوئے دو سال بعد آپ کا انتقال ہو آپ کا مزار اُچ شریف میں ہے۔ قائداعظم کے آباؤ اجداد آپ کے ہاتھ پر سولہویں صدی عیسوی میں مشرف بہ اسلام ہوئے یہ زمانہ مغلیہ شہنشاہیت کا ابتدائی زمانہ تھا۔" (نوائے وقت میگزین ۱۰ ستمبر ۲۰۰۶ء صفحہ:۱۰)

2۔سلسلہ طریقت قادریہ خانقاہ منعمیہ پٹنہ، انڈیا

یا الٰہی تیری رحمت کا عطا کا واسطہ
سرور کونین ، ختم الانبیاء کا واسطہ
شیر مر دا ں ، شیر حق مشکل کشا کا واسطہ
فضل کر یارب شہید کر بلا کا واسطہ
حضرت سجا د عابد کی دعا کا واسطہ
حضرت باقر ا مام پارسا کا واسطہ
حضرت جعفر و کاظم کی ولا کا واسطہ
مجھ پر رحمت کر علی موسیٰ ر ضا کا واسطہ
حضرت معروف کر خی ر ہنما کا واسطہ
حضرت سقطی شہ ماہ لقا کا واسطہ
حضرت شاہ جنید خو ش ادا کا واسطہ
حضر ت بو بکر شبلی پا ر سا کا واسطہ
ہے ر حیم ا لدین شیخ الاصفیا کا واسطہ
سید ی عبد ا لعز یز با و فا کا واسطہ
بوالفرح طر طو سی مرد با خدا کا واسطہ
بو الحسن ہنکا ر ی ذات با صفا کا واسطہ
پیر مخذومی مبارک باضیاء کا واسطہ
شیخ عبدا لقادر غوث الوریٰ کا واسطہ
ابن غوث پاک سیف الدین صوفی قادری

اور صفی الدین صوفی باصفا کا واسطہ
حضرت احمد قادری ، مسعود صوفی قادری
اور علی القادری خوش ادا کا واسطہ
ہادی و مرشد وہ حضرت میر صوفی قادری
اور شمس الدین شمس الاصفیا کا واسطہ
شاہ سیدنا محمد غوث اوچی قادری
عبد قادر ثانی غوث الوری کا واسطہ
عبدرزاق امام سلسلہ کے فیض کا
شاہ حامد قادری کی اتقا کا واسطہ
حضرت سید جمال الدین موسیٰ قادری
قادریت کا مثالی رہنما کا واسطہ
پیر یحییٰ قادری اور حضرت داؤد پیر
باکمال و بے مثال و با خدا کا واسطہ
تھے جو یکتائے زمانہ حضرت احمد کبیر
یعنی ملتان اور دہلی کی ضیاء کا واسطہ
حضرت سید مظفر دہلوی و قادری
علم و عرفان و تصوف آشنا کا واسطہ
شاہ منا کی گڑھی میں جو ہوئے آکر مقیم
عبدمناں قادری با خدا کا واسطہ
حضرت عبدقادر ثالث و شیخ باخبر
ان کی خدمت کا ریاضت کا ولا کا واسطہ

مہر تابان تصوف، آفتاب راہ حق
شاہ شمس الدین حسین پر ضیا کا واسطہ
اعلیٰ حضرت شاہ قمر الدین قطب العصر کے
علم کا عرفاں کا ، تقویٰ کا ، سخا کا واسطہ
شہ مبارک قادری ، حضرت منیرالدین حسین
حضرت شاہ عزیز بے ریا کا واسطہ
حضرت شاہ رضی ، شاہ تقی کے فیض سے
حضرت منظور رضوی باشفا کا واسطہ
امت وسطیٰ کو یارب کر عطا قلب سلیم
ابتدا کا واسطہ اور انتہا کا واسطہ

(بشکریہ ڈاکٹر سید شاہ شمیم الدین احمد منعمی سجادہ نشین خانقاہ منعمیہ پٹنہ انڈیا)

منابع:

اخبارالاخیار، خزینۃ الاصفیاء، بحرالسرائر، شجرۃ الانوار، غوث الاعظم، عین التصوف قلمی، تاریخ ملتان فریدی II، خطہ پاک اوچ، منظومہ المراد قلمی، شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچ، سفرنامہ اوچ نوشاہی، زبدۃ الاثار، انوار قمریہ، خواجہ عبداللہ خویشگی از اقبال مجددی، سمات الاخیار، تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانیؒ، موسیٰ پاک شہید چیئر، بہاوالدین زکریا یونیورسٹی ملتان، شجرہ نسب از سید محمد بن سید چراغ بن سید نور شاہ گیلانی ثانی قلمی (بشکریہ سجادہ نشین سید علمدار حسین گیلانی، راجن پور) اعجاز غوثیہ مطبوعہ لکھنو، کنزالانساب فانی مطبوعہ بمبئی۔ (بشکریہ شاہ شمیم الدین منعمی)۔ سیرت وسوانح داتا شاہ چراغ (بشکریہ مؤلف سید سید علی ثانی جیلانی)۔ بیاض قلمی مخدوم سید محمد رضا گیلانی (بشکریہ سید ولایت مصطفی گیلانی)

www.musapak.com

باب ششم

حضرت مخدوم سید عبداللہ ربانی بن
مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبداللہ ربانی جامع علوم معقول و منقول، حادی مسائل فروع واصول تھے، صاحب علم و عمل، اہل توکل، ولایت میں مقام بلند اور مرتبہ ارجمند رکھتے تھے۔ تعلیم وتربیت اپنے والد گرامی ہی کے سائیہ عاطفت میں پائی تھی۔ اس جلالت علمی کے ساتھ زہد وورع اور عبادت و ریاضت میں یکتائے روزگار تھے۔ دنیا و اہل دنیا سے بے نیاز اور اپنے عہد کے مشائخ میں ممتاز تھے۔ 978ھ/ 1570ء میں بہ عہد اکبر بادشاہ وفات پائی جسے ''امام دین عبداللہ مخدوم'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔ قبر اوچ شریف مقبرہ قادریہ کے اندر ہے۔ قدس سرہ العزیز۔

ز دنیا رفت در خلد معلی
چو شیخ پاک عبداللہ معصوم
وصال پاک اواز دل عیاں شد
امام دیں عبداللہ مخدوم

978ھ

اولاد امجاد:

حضرت عبداللہ ربانی کی اولاد میں سے کئی بزرگ صاحبان علم و عرفان گزرے ہیں۔ سید علی اصغر گیلانیؒ فاضل مورخ بزرگ محتشم تھے، کتاب شجرۃ الانوار

بزرگان گیلانیہ کے حالات میں لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ:

- سید اسماعیل بن سید عبداللہ ربانی ہزار بیگہ زمین در موضع فیروز پور از بادشاہ بطریق نیز یافت بودند ب آن سبب در لاہور تشریف آوردند چون آبادی شہر ہر روز افزوں بود و ہر کہ از خاندان بزرگ می آید معزز ی شد
- بندگی سید قاسم بن سید صوفی علی کہ متوکل محض بود وقطب عہد خود صاحب خوارق مشہورہ۔
- سید اسماعیل بن سید قاسم بن سید صوفی علی علامہ دمدقق محقق فہامہ محدث وقت و یگانہ روزگار در مدینہ منورہ از سید محمود بن سید علی حسینی کردی شیخانی کہ از مشاہیر اولیاء خلیفہ حضرت محبوب سبحانی بود زادہ بہ جناب غوث الصمدانی بدست او بود درس حدیث و اجازت آن حاصل نمودہ شہرہ کمالات حضرت سید اسماعیل محدث گیلانی بآفاق رسیدہ سلطان وقت وعلماء عصر حاضر بکوشش بودند۔
- سید عبداللہ بن حاجی سید اسماعیل محدث از مشائخ ترین لاہور بودہ بر مسند مشخیت متمکن
- سید عمر بن حاجی سید محمد ہاشم کہ عالم روزگار خود بود عزلت دوست و مجتہد خدا یاد در علم نسب رسالہ تالیف فرمودہ۔
- عبدالقادر المشہور شاہ گدائی از تالیفات ایشان کشف الاسرار خورد و کشف الاسرار بزرگ است۔(1)

حضرت بندگی مخدوم کے صاحبزادے سید عبداللہ ربانی کی اولاد سے سید اسماعیل محدث گیلانی لاہوری صاحب شفا الصدور لاہور میں علم و عرفان کو فروغ دیا نیز سید عبدالقادر شاہ گدائی گیلانی (1154ھ) تکیہ عملی والا نزد خالد بن ولید ہال پنجاب یونیورسٹی لاہور جن کے کتب ''کشف الاسرار بزرگ، کشف الاسرار خورد اور

www.musapak.com

رسالہ اسرارِ الکتمانی ہیں نے لاہور میں علم وعرفان کی تدریس اور فروغ میں قابل قدر حصہ لیا۔

حضرت سید عبداللہ ربانی کی اولادِ میں سے حاجی سید فیض میر شاہ کوہاٹ، سید صفدر علی، سید بدرالدین اور صوفی علی گیلانی پکھری بازار پشاور، سید قاسم علی حاجی پیر مکھڈ، سید حیدر علی لکھنو، سید عبدالقادر شاہ گدائی تکیہ املی والہ لاہور، سید علی اصغر گیلانی صاحب شجرۃ الانوار بریلی، سادات پھلڑوان، اور بہاول پور کے مضافات میں بھی رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

درج ذیل شجرہ مبارک حضرت سید عبداللہ ربانی کے خانوادہ میں مقبول ہے:

سلسلہ قادریہ ربانیہ گیلانیہ

الٰہی بحق رسول انام — جناب محمد علیہ السلام
بحق ولی علی مرتضیٰ — وصی پیغمبر ولی خدا
بحق جگر بند خیرالوریٰ — کہ نام مبارک خیر النساء
الٰہی بحق حسن اور حسین — بہ سجادو باقرشہ مشرقین
بحق شہ جعفر نیک نام — بہ موسیٰ و کاظم علیہ السلام
بحق رضا و محمد تقی — علی و نقی و حسن عسکری
بحق امام کہ مہدی ہے نام — جہاں منتظر جن کا ہے صبح و شام
بحق ہمہ ذریات نبی — جگر بند و فرزند مولا علی
بحق ہمہ انبیاء و اولیاء — جہاں مقتدی اور وہ مقتدی
بحق بناء خاص بیت الحرم — کہ کعبتہ اللہ بھی ہے جس کا نام
بحق صحائف کتاب خدا — جو نازل ہوئے بہر ہر انبیاء

بحق ملک اور فرشتے جو ہیں — شب و روز یاد الٰہیٰ کریں
بحق صحابائے خیرالانام — محبت میں تیری رہے جو مدام
بحق شہدان کرب و بلا — جو راضی رہے بر رضائے خدا
بحق ہمہ امت مصطفیٰ — مطیع و محبان شیر خدا
بحق مشائخ کہ ہیں قادری — جنہیں خاص عرفاں کی دولت ملی
بحق کہ خواجہ حسن جن کا نام — خطاب ان کا بصری شہ نیک نام
بحق شہنشاہ خواجہ حبیب — مریضاں عصیاں کے جو ہیں طبیب
بحق کہ داود طائی ولی — ولی خدا پارسا متقی
بحق کہ معروف کرخی پیر — ہے افتاد گان کا وہی دستگیر
بحق شہ سری سقطی ولی — رموز خفی جن پہ تھے سب جلی
بحق جنید شہ نیک نام — رہا شہر بغداد جن کا مقام
بحق ولی شیخ شبلی خطاب — سپہر ولائیت کا تھا آفتاب
بحق ولی عبدالواحد جناب — کرم جن کا تھا عام مثل سحاب
بحق ولی شیخ ابوالفرح جو — بہ فرحت بسر نام لینے سے ہو
بحق شہنشاہ دیں بوالحسن — ولائیت کے گلزار کے نسترن
بحق جناب شہ ابو سعید — سعادت تھی جن کی زیارت کی دید
بحق شہنشاہ دین غوث پاک — بنی طوطیا جن کے قدموں کی خاک
دیا جس نے دین محمد کو جلا — لقب محی الدین جس کو تو نے دیا
قدم جس کے گردن پہ ولیوں کے ہے — وہی خاص محبوب سبحان ہے
بحق ولی شہنشاہ عبدالوہاب — رہا آتش عشق سے کباب

www.musapak.com

بحق ولی شیخ عبدالسلام — تھا وردِ زباں جس کے تیرا ہی نام
بحق ولی سید احمد جناب — مشائخ میں تھا جن کا صوفی خطاب
بحق ولی شیخ مسعود شاہ — سیادت پہ جن کی سعادت گواہ
بحق ولی شیخ سید علی — بِھرا جس کے دل میں تھا علم نبی
بحق ولی حضرت شاہ میر — گدا جن کے در کے تھے شاہ ووزیر
بحق ولی سید شمس الدین — فدا جن کے چہرے پہ مہر مبین
بحق ولی بو محمد جناب — ہے عبداللہ وغوث اوچ خطاب
ہوا ہند میں جب وہ رونق فزا — در کفر پر دین کا جھنڈا گڑا
بحق ولی سید عبداللہؒ نام — حدیث نبی جن کا تھا ہر کلام
بحق ولی حضرت اسماعیل — ذبیح رہے عشق رب جلیل
بحق ولی سید بدرالدین — مہ و مہر سے جن کی روشن جبیں
بحق شہہ دین صوفی علی — وہ باغ نبی کی شگفتہ کلی
بحق ولی ہاشم پاک دین — طواف حرم سے منور جبیں
بحق جناب شاہ دادگر — کہ نام مبارک ہے سید عمر
بحق ولی حضرت شاہ گدا — لقب عبدالقادر ولی خدا
بحق علی اصغر پیشوا — جگر بند محبوب رب العلا
بحق ولی سید حیدر علی — گل گلشن باغ صفدر علی
بحق شہنشاہ قاسم علی — پیغمبر کے پیارے خدا کے ولی

بحق ولی سید متقی — محمد تقی ابن افضل علی
وہ ہے ہادی گم گشتگاں — وہ ہے چارہ سازِ بے چارگاں
شفیع کر کے ان سب کو تیرے حضور — یہی عرض کرتا ہوں رب غفور
نگاہ ترحم میں منظور رکھ — گناہوں سے ہر حال دور رکھ
دعا ہے یہی اے سمیع الدعا — رہے یاد میں ترا ضیغم سدا

(سید محمد اصغر ضیغم گیلانی)

سلسلہ قادریہ ربانیہ حقانیہ:

ریحانتہ النبی کے مطابق سید احمد المعروف بودیاں والا اور مبارک علی گیلانی ست گھرہ جن کا شجرہ نسب حضرت سید مبارک حقانی گیلانی سے ملتا ہے، اُن کی نسبت قادریہ اِسی خانوادہ ربانیہ گیلانیہ سے ہے جو اسطرح منسلک ہوتی ہے:

بحق والی سید متقی
محمد تقی ابن افضل علی
بحق ولی سید احمد حسین
ولی خاص اولاد حسن اور حسین
کامل اکمل منور پیشانی
خدا کے پیارے علی کی نشانی
بحق ولی شاہ مبارک علی
گل گلشن باغ سید فتح علی
بحق ولی سائیں راز علی

www.musapak.com

سرخم کھڑے جن کے در پر ولی
بحق ولی میاں محمد علی
ز گلزار وحدت شگفتہ کلی (2)

اور قصیدہ روحی میں لکھا ہے کہ

مینوں آپ اللہ فرمایا
منگ محبوبا جو مدھ بھایا
اعظم میرے ہین خزانے
ڈھٹھے ہوئے تیرے نانے
جو چاہیں سو بخشاں تینوں
سچا قول الٰہی دا (3)

ماخذ:

1۔ شجرۃ الانوار قلمی از سید علی اصغر گیلانی (بشکریہ بابا سید بشیر حسین گیلانی، کالا باغ جن کا شجرہ نسب وسلسلہ طریقت حضرت سید عبداللہ ربانی سے منسلک ہوتا ہے)

3،2۔ قصیدہ روحی وشجرہ مبارک پیشوائی سلسلہ عالیہ غوثیہ قادریہ حسب الارشاد سید علی رضا الگیلانی القادری مرتبہ سائیں لعل حسین قادری ۔آستانہ عالیہ غوثیہ قادریہ حضرت شاہ جھنڈا، پتو کی ضلع قصور۔

www.musapak.com

باب ہفتم

حضرت مخدوم سید مبارک حقانی بن
مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید مبارک حقانی سلطان المقبولین، رئیس السالکین، قدوۃ المتقین، سراج المتعبدین، شاہباز ملک ولایت، آفتاب فلک ہدایت، مخزن العلوم والانوار مصدر الفیوض والاسرار، غوثیت مآب، قطبیت انتساب، سید القوم صاحب ترک وتجرید تھے، حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانیؒ کے فرزند ثالث اور مرید وخلیفہ تھے۔ آپ کا اسم گرامی مبارک، لقب حقانی، سید السادات تھا۔

آپ کی ولادت باسعادت اوچ شریف میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے شروع کی تھوڑے ہی عرصہ میں علوم متداولہ حاصل کئے اور معقول و منقول میں کمال دسترس پیدا کی آپ نے بیعت طریقت اپنے والد اکرم حضرت شیخ المشائخ مخدوم سید ابو عبداللہ محمد غوث گیلانی حلبی اوچی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک پر کی، اور خرقہ خلافت وارشاد حاصل کیا اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے آپ کے مزاج حق امتزاج پر سکر وجذب غالب ہوگیا اس لئے اکثر استغراقی حالت میں رہتے تھے۔ آپ اسی حالت سکریہ کے غلبہ سے اوچ شریف سے نکلے، اور بعالم تجرید لکھی جنگل میں جا بیٹھے کئی برسوں تک آدم زاد کی صحبت سے اجتناب رکھا اور گوشہ تنہائی میں یاد الہی کرتے رہے۔ پھر آپ وہاں سے سیر وسیاحت فرماتے ہوئے خوشاب کے قریب ایسے جنگل میں پہنچے جس کے نواح میں بارہ بارہ کوس تک آبادی کا نشان نہ تھا مجردانہ وہاں ڈیرہ ڈال دیا جب آپ کی خبر موہبت اثر دور دور تک پھیل گئی تو شیخ معروف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

خوشاب سے چل کر آپ کی زیارت کو جنگل میں آئے اور سامنے آتے ہی حضور کی توجہ سے ان کی حالت دگرگوں ہوگئی، اسی وقت قدموں میں گر پڑے تین روز کے بعد ہوش آئی تو بیعت ہوئے آپ نے ان کو سامنے بیٹھا کر جلالی نظر سے دیکھا تو ان کے بند بند ایک دوسرے سے جدا ہو گئے دیر کے بعد جمالی اثر ڈالا تو اصلی حالت پر آئے پھر آپ نے فرمایا اے فرزند درویش کو شاہ کہلانا اس وقت لازم ہے جب اس مرتبہ پر پہنچ جاوے آگے تم شیخ معروف تھے اب ہم نے تم کو شاہ معروف کر دیا ہے۔ نیز آپ نے بشارت دی کہ تم سے ایک خانوادہ جدید پیدا ہوگا جس کو لوگ خاندان نوشاہی کہیں گے آپ نے یہ مواعظ ونصائح فرما کر شاہ معروف کو رخصت کیا اور خود لاہور پہنچ کر وہاں سکونت اختیار کی اور مدت العمر وہیں رہے۔

حضرت مخدوم سید مبارک حقانی گیلانیؒ کی وفات 956ھ مطابق 1549 عیسوی میں بعہد سلطنت سلطان نصیر الدین محمد ہمایوں بن بابر بادشاہ بمقام لاہور ہوئی ہے جسے ''فضل الہی'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔ آپ کے جسد مبارک کو لاہور سے اوچ شریف گیلانی میں لے جا کر اپنے والد بزرگوار کے جوار میں مقبرہ قادریہ کے اندر دفن کیا گیا قدس سرہ العزیز۔

زما رفت سید مبارک حقانی
وصال ست معصوم و مخدوم اوچی
956ھ

اولاد امجاد:

حضرت سید مبارک حقانی کے چار بیٹے تھے:

(1) سید میر میراں رحمۃ اللہ علیہ (2) سید بقا محمد رحمۃ اللہ علیہ (3) سید کرم علی رحمۃ اللہ علیہ

www.musapak.com

(4) سید بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے سجادہ نشین حضرت سید میر میراں رحمۃ اللہ علیہ آپ کے فرزند اکبر ہوئے ہیں ان کے القاب مصلح الدین، ایوب صابر، ناصر حسن بھی ہیں، لاہور میں سکونت رکھتے تھے، صاحب علم وحلم وشرافت، ونجابت وعطاوسخاوت تھے خوارق وولایت موروثی رکھتے تھے، 982ھ میں وفات پائی گورستان میانی میں مدفون ہوئے ان کے چھ بیٹے تھے، سید نظام الدین، سید عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ، سید علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ، سید رحمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ، سید حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سید ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ ان کی اولاد میں سے حضرت سید جانن امام المعروف پیر جانی شاہ ثانی لاہوری متوفی شنبہ 17 ذیقعدہ 1342ھ صاحب ولایت گزرے ہیں۔

حضرت سید اصغر علی شاہ صاحب گیلانی سجادہ نشین جو لاہور کے محلہ پیر گیلانیاں میں سکونت رکھتے تھے انہوں نے لاہور گورستان میانی میں سید جانی شاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور سید نظام الدین بودیانوالہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر عالی شان گنبد تعمیر کروایا ہے نیز اس کے متصل ہی ایک وسیع مسجد بھی تیار کروائی۔

یاد گار پیر سید حضرت جانن امام
عرف حضرت پیر جانی شاہ امام خاص و عام
ابن حضرت پیر سید شاہ نظام الدین ولی
عرف گیلانی شہنشہ بود یا نوالہ سخی
بانی ایں یاد گارست جانشین آں کبار
پیر سید حضرت اصغر علی شاہ ذی وقار
گفت تاریخ بنائش حق بہ شائق ز آسماں
مسجد پیران گیلانی بہشت قوم داں

(شائق لاہوری)

www.musapak.com

سلسلہ قادریہ غوثیہ قلندریہ پانی پتی

حضرت سید محمد غوث پانی پتی کا تعلق بھی حضرت مبارک حقانی کے خانوادہ سے ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح چلتا ہے:۔

اللھم حرف قلبی بحرمت ابوالحسن خورشید علی عرف سید غوث علی شاہ قلندر قادری بن سید احمد حسن عرف احمد علی بن سید ظہور الحسن عرف ظہور محمد بن سید محمود عرف محمد علی بن سید حامد حسن عرف حامد علی بن سید حمید علی عرف حمید الدین بن سید ابوسعید انوار الحسن بن سید مصلح الدین ناصر حسن میر میراں بن سید مبارک حقانی بن سید محمد عرف محمد غوث اوچ حلبی گیلانی۔

(تذکرہ غوثیہ ص:20)

آپ کا سلسلہ طریقت قادریہ شیخ سید گل حسن مؤلف تذکرہ غوثیہ سے فروغ پایا

کہا دیکھ کر اس کو اہل سخن نے
لکھا ہے شجرہ معرفت گل حسن نے (۱)

حضرت مبارک حقانی کی اولاد میں سے سید نظام الدین پیر بودیاں والا سرکار، میانی صاحب لاہور، ست گھرہ، چن پیر پاکپتن شریف، سادات کوہاٹ، قبولہ، گجرات اور اوکاڑہ بھی قادریہ سلسلہ کی ترویج میں مصروف رہے۔

حضرت مبارک حقانی کی اولاد میں سے سید قائم علی شاہ گیلانی ست گھرہ کے خانوادے سے احمد شاہ گیلانی المعروف بودیاں والا، سید نور حسن اور سید شمس الدین گیلانی نیز سید امیر حیدر امام گیلانی المعروف چن پیر پاکپتن شریف کافی معروف قادری بزرگ

ہوئے ہیں لیکن اِن کی نسبت قادریہ ربانیہ ہے۔

خلفاء:

حضرت سید مبارک حقانی کے چار بیٹے آپ کے ہی خلیفہ تھے نیز حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بی بی جیونی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ۔
اس سلسلہ طریقت قادریہ کے حضرت شیخ نوشہ گنج بخش نے کافی شہرت پائی۔

نو شہ طا لب قا در ی ھور کسی دا نا ں
طا لب قا در پا ک دا دو جگ پا و ے تھا ں

خزینۃ الاصفیاء کے مطابق شیخ نوشہ گنج بخش قادری (1064ھ/1654ء) کے قادری نوشاہی سلسلہ کے خلفاء شیخ محمد فضیل کابلی، شیخ محمد تقی، شیخ پیر محمد، قاضی رکن الدین، شیخ عبدالرحمٰن پاک نے پنجاب بھر میں دسویں سے بارہویں صدی ہجری میں قادریہ مراکز کو فروغ دیا جس کا تذکرہ شریف التواریخ میں ترتیب دیا گیا ہے۔

خانوادہ نوشاہیہ میں درج ذیل سلسلہ طریقتِ قادریہ مقبول ہے:

سلسلہ قادریہ نوشاہیہ

اے خداوند ا تو ذات کبریا کے واسطے
عاجزوں پر کر کرم خیر الورےٰ کے واسطے
حضرت ختم الرسل الار جملہ کائنات
قبلہ عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے
حضرت حیدر امیر المومنین شیر خدا
شاہ علی المرتضیٰ، مشکل کشا کے واسطے

حضرت خواجہ حسن بصری امام بو سعید
افتخار خاندان صوفیا کے واسطے
شاہ حبیب بو محمد عجمی اہل ہدے
مظہر حسن ازل بحر سخا کے واسطے
حضرت داود طائی بو سلیماں بن نصیر
خازن گنجینہ راہ ہدیٰ کے واسطے
حضرت معروف بو المحفوظ کرخی دستگیر
قبلہ گاہ عارفاں شاہ رضا کے واسطے
حضرت سقطی ضیا الدین سری بو الحسین
شاہباز اوج عرفان ذو العلا کے واسطے
شاہ ابو القاسم جنید بو محمد رہنما
سید و سلطان جملہ اولیا کے واسطے
خواجہ کہف الدین ذلف بوبکر شبلی مہرباں
سالک راہ طریق اصطفا کے واسطے
شاہ عبدالواحد بو الفضل احمد متقی
آل شہنشاہ تمیمی پارسا کے واسطے
بفرح یوسف علاو الدین طرطوسی ولی
ساقی میخانہ فقر و غنا کے واسطے
شا ہ شرف الدین ہنکاری علی بو الحسن
معدن علم و عمل حلم و حیا کے واسطے
حضرت قاضی مبارک مصلح الدین بو سعید

www.musapak.com

مخزن برکات شاہ مبتدا کے واسطے
حضرت شاہ بو محمد پیر محی الدین لقب
شیخ عبدالقادر غوث الورےٰ کے واسطے
شاہ سیف الدین بو عبدا للہ عبدالوہاب
فخر عالم صاحب صدق و صفا کے وسطے
شاہ صفی الدین بو المنصورآں عبدالسلام
ہادی دوراں اما م الاصفیا کے واسطے
شاہ حمید الدین بو العبا س احمد گنج بخش
بادشاہ دو جہاں صاحب رضا کے واسطے
شاہ بو البرکات نورالدین مسعود زکی
سائر میدان تجرید و وفا کے واسطے
حضرت شاہ ضیا الدین علی بو الحسن
آن شہید راہ حق ماہ لقا کے واسطے
شاہ جمال الدین حسن اطہر ملقب شاہ میر
منبع لطف و کرم صاحب عطا کے واسطے
شاہ شمس الدین محمد اعظم سردار حلب
زاہد و مرتاض شمس الاتقیا کے واسطے
حضرت مخدوم سید شاہ محمد غوث پیر
صفدر ملک ولایت بو الحیا کے واسطے
حضرت شاہ مبارک پیر حقانی ولی
رازدان راہ جذب و اجتبا کے واسطے

سمیع البحرین شاہ معروف فاروقی تقی
معدن فیض الٰہی حق نما کے واسطے
حضرت شاہ سلیمان سخی نوری لقب
سرور اہل طریقت راہنما کے واسطے
حضرت حاجی محمد پیر نوشہ گنج بخش
سید والا گہر نوالہدے کے واسطے
حضرت شاہ پیر برخوردار بحر عشق حق
فخر عالم کعبہ ہر مدعا کے واسطے
حضرت شاہ جمال اللہ محدث فقیہ
حافظ القرآن قطب الاولیا کے واسطے
شاہ شاہاں حضرت حافظ محمد با حیات
رستم میدان فیض کبریا کے واسطے
حضرت شاہ پیر نور اللہ شمع معرفت
شہسوار ملک وحدت پیشوا کے واسطے
حضرت شاہ آلہی بخش مظہر ذات حق
عمدۃ الابرار اہل اتقا کے واسطے
حضرت شاہ پیر قل احمد ملقب پا کذات
نوشہ ثانی امیر از کیا کے واسطے
حضرت شاہ امین الاولیا عالی نسب
مصدر حسنات شاہ بے ریا کے واسطے
حضرت شاہ غلام مصطفیٰ عالیجناب

www.musapak.com

عزو فخر خاندان صوفیا کے واسطے
خادم الفقرا شریف احمد شرافت بوالریاض
خاکپا ئے آل فخر الانبیا کے واسطے
دین و دنیا کے مقاصد سے ہمیں معمور کر
انبیاو اولیا و اصفیا کے واسطے
دے ہمیں ایمان کامل اور عشق سرمدی
برکت پیران شجرہ اولیا کے واسطے
یاالٰہی التجائیں کر شرافت کی قبول
سلسلہ نوشاہ حاجی باخدا کے واسطے (2)

(شریف احمد شرافت نوشاہی)

ایک اور واسطہ سے کہ حضرت معروف کرخی نے خرقہ حاصل کیا حضرت امام سید علی رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اور سلسلہ اس طرح چلتا ہے:

اول مڈھوں ذات نیاری
کل وا خالق واحد باری
استھوں پہلے کُجھہ بھی نہ
لا الہ الا اللہ
شوق ہو یو سو ظاہر ہوواں
جگ وچہ لگن میر یاں لوواں
چھڈاں سار الگ لُکا
لا الہ الا اللہ
شیشہ اک بناواں نوروں

جھاتی پایاں دساں دُوروں
رکھاں اسنوں خوب صفا
لا الہ الا اللہ
محو ہویا وچہ نور تصور
ہوگئے پیدا احمد سرور
پدم کروڑں صل علے
لا الہ الا اللہ
اوہد نور علی دے سینے
دوعالم دے مہر نگینے
شیر خدا وا اسد اللہ
لا الہ الا اللہ
اوہدا نقشہ حسن حسین
دیکھ لے لوکی بھُل بھُل پین
واہ و ا ملیا میل ملا
لا الہ الا اللہ
اونہاندا لڑ عابد پھڑیا
پورا رنگ انہاندا چڑھیا
جا پہنچے سچی درگاہ
لا الہ الا اللہ
اوہدا نور محمد باقر
آل نبی تے ذاکر شاکر

www.musapak.com

شمع خدائی نور ہدیٰ
لا اله الا الله
اوہدا جعفر نور وٹایا
یار میلن وا ول سکھایا
روشن کردے قلب سیاہ
لا اله الا الله
اوہدا نور موسیٰ ول آیا
جس نے کاظم نام دھرایا
گھر گھر دتا چانن لا
لا اله الا الله
اوہدا نور رضا دے سینے
دھودتے کل بغض تو کینے
ایہہ ہے درجہ علی رضا
لا اله الا الله
استھیں پائی کرخی پیارے
نور عشق دے لئے ہلارے
ہویا رہبر راہ خدا
لا اله الا الله
اوہدا نور ہے سری سقطی
بازی لئی اس جھل کو سختی
تن من کیتا مارفنا

www.musapak.com

لا اله الا الله
اوہدی شکل جنید وٹائی
سردھڑ دی اس بازی لائی
دتا عشق نے مزا چکھا
لا اله الا الله
اوہدا چٹکا شبلی پایا
نشے محبت مست پھرایا
ظاہر مست تے دل آگاہ
لا اله الا الله
اوہدا نور ہے عبدالواحد
عشق الله دا پورا شاہد
کیتا عشق فنا فی الله
لا اله الا الله
استھوں ابو الفرح نے پائی
عشق ہوراں نے تاو نی لائی
کٹھیالی وچہ دے کے تا
لا اله الا الله
اوہدا نور علی بن قرشی
عشق الله دی وجی بر چھی
دیکھ لیو سو جھاتی پاء
لا اله الا الله

اوہدا نور لیا مخزومی
دور ہوئی سب بخل تی شومی
درجہ پایا خاطر خواہ
لا الہ الا اللہ
اوہدا نقشہ عبدالقادر
جس نوں سجے نورانی چادر
غوث الاعظم شاہنشاہ
لا الہ الا اللہ (3)

(بابو محمد یوسف نوشاہی)

ماخذ:

1۔ تذکرہ غوثیہ از سید گل حسن ۔ درگاہ غوثیہ پانی پت انڈیا 1955ء صفحہ:20

2۔ شریف التواریخ جلد اول از علامہ شریف احمد شرافت نوشاہی ادارہ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف ضلع گجرات (منڈی بہاء الدین) 1979ء صفحہ:1058 تا 1060۔

3۔ جمال حضوری از بابو محمد یوسف نوشاہی (قلمی صفحہ:22 تا 25)

www.musapak.com

آں نور کہ از مشرق جیلان تابید
بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید
زو مشرق و مغرب شدہ روشن آخر
از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

www.musapak.com

باب ہشتم

جنوبی ایشیا میں سلسلہ قادریہ کا فروغ

اسلام کے فیوض و برکات جنوبی ایشیا میں پہلی صدی ہجری کے آخر سے پھیلنے شروع ہو گئے جہاں صاحبانِ علم و عرفان نے انسانیت کی تہذیب کے لئے محبت و اخوت، امن وسلامتی اور رواداری و برداشت کے رویوں کو فروغ دیا وہاں سلاسل تصوف نے انہیں استحکام عطا کیا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ انہی درخشندہ روایات کا امین ہے۔

جنوبی ایشیا میں نویں صدی ہجری میں سلسلہ عالیہ قادریہ کو حقیقی فروغ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ کی ذات والاصفات سے ملا ہے The Sufi Order in Islam میں TERIMANGHAMJ.SPENCER لکھتا ہے کہ

' Muhammad Ghawth claiming to be tenth (correct 8th)in succession from Abd al-Qadir, is responsible for the definitive introduction of his order into India. Born in Aleppo, he settled AD 1482 (corrcet 864/1469)in Uchch in Sind, long conditioned as a strong Suhrwardi center, gained the patronage of the sultan of Delhi, Skindar Lodi, and died in 1517,to be succeeded by his son, Abd al-Qadir(d.1533) (1)

حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی کے فیوض و برکات جنوبی ایشیا میں پہلے

www.musapak.com

پہل سلسلہ سہروردیہ کے توسط سے پہنچے۔ سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں نے بھی گلہائے عقیدت نذر کیں بلکہ چند بزرگ براہ راست سلسلہ قادریہ سے بھی وابستہ ہوئے۔ استاد شہید مرتضیٰ مطہری لکھتے ہیں کہ:

”شیخ شہاب الدین سہروردی زنجانی صاحب کتاب معروف عوارف المعارف کہ از متون خوب عرفان وتصوف است۔ نسب بہ ابوبکر می رساند، گویند ہر سال بہ زیارت مکہ ومدینہ می رفت۔ با عبدالقادر گیلانی ملاقات و مصاحبت داشتہ است“۔ (کلیات علوم اسلامی۔ ۲ صفحہ:114)

یہی وہ فیضانِ شاہ جیلان ہے کہ شیخ الاسلام حضرت نورالدین حسن مبارک غزنوی (632ھ/1234ء) کی دہلی میں خانقاہ کے کتبہ پر لکھا ہے کہ

”ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کے بانی“

حضرت بہاؤالدین زکریا سہروردی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے کہ

بہاء الدین ملتانی کند ہر دم ثنا خوانی
کہ تو محبوب سبحانی و محی الدین جیلانی

جبکہ سلسلہ چشتیہ کے شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

حضرت مخدوم سید عبداللہ برہان الدین قطب عالم بخاری (856ھ) نے جامع الطرق میں اپنے دادا حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا سلسلہ قادریہ بھی بیان کیا ہے جس میں یمنی قادری نسبت نمایاں ہے اور اسی شجرہ طریقت قادریہ کو آج بھی خانقاہ کچھوچھہ شریف میں حصول برکت کے لیے پڑھا جاتا ہے:

یارب بہ محمد بہر علی بحسن سلطان دیں مدد ے
بہ حبیب وطائی وہم کرخی بہ سری وجنید ایں مدد ے
بہ ابو بکر عبدالواحد ہم بو الفرح و پیئے ہنکاری
بہ سعید وغوث جیلانی بعلی محبوب تریں مدد ے
پیئے افلح بوالغیث وفاضل وبعبید وجلال شہ سمناں
پیئے نورالعین و بہر حسن بشہید گوشہ نشیں مدد ے

کچھوچہ شریف کے بانی سید اشرف جہانگیر سمنائی (806ھ) کے سجادنشین سید عبدالرزاق نورالعین (848ھ) نسباً رزاقی گیلانی سید تھے۔

کہا جاتا ہے کہ شیخ عبداللہ انصاری المعروف جھنڈے والے پیر کیونکہ وہ غوثیہ عَلم اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے، نے شیخ احمد رفاعی سے خرقہ خلافت قادریہ حاصل کیا اور 599ھ میں بدایوں آئے اور شہادت پائی۔ خواجہ سید عرب بخاری بھی غزنی سے بدایوں تشریف لائے انہوں نے اپنے والد سے خلافت قادریہ حاصل کی ہوئی تھی جن کو اکتساب فیض حضور غوث الاعظم سے ملا تھا۔ بے حد سخی اور دستر خواں وسیع تھا۔ 618ھ کو وصال فرمایا۔(ضیا،مردان خدا)

جبکہ شیخ بابا کمال خجندی کے جانشین شیخ عطا خالدی (620ھ) کے ضمن میں کہا جاتا ہے کہ غوری عہد میں رشد و ہدایت کے لیے دہلی میں آئے۔ (خیالات جدولیہ)

منبع البرکات کے مطابق مخدوم عبدالرشید حقانی کو خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ارشاد ہوا کہ سید علی ہمدانی کی خدمت میں ہمدان میں حاضر ہوں۔ آپ اپنے مرشد سید علی ہمدانی قادری کی خدمت میں تین سال رہے۔ خلافت حاصل کی اور قادریہ سلسلے سے منسلک ہوئے مرشد ہی کی ہدایت پر ملتان واپس آگئے۔ آپ کا شمار اولین قادریہ بزرگوں میں سے ہوتا ہے۔ نواح ملتان میں قادریہ سلسلہ کی مسند ارشاد اور

مدرسہ کو رونق افروز کیا 669ھ میں وصال فرمایا آپ کی اولاد اور ارا□تمندوں کا حلقہ ملتان اور اس کے گرد و نواح میں تھا۔

پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں کے مطابق شاہ جلال الدین قادری (799ھ) نے قادریہ سلسلہ میں خلافت حضرت سید محمد بن مہدی سے حاصل کی اور لاہور کو مرکز بنایا۔ ان کا سلسلہ حضرت سید فرید بخش بھکری (سندھ) اور شاہ حسین برہان پوری تک چلا جاتا ہے۔(صفحہ 164)

قادریہ سلسلہ کے اولین بزرگوں میں دکن کے شاہ نعمت ولی اللہ کے پوتے میر نوراللہ، شاہ یوسف الدین جیلانی، اُوچ کے مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اور ٹھٹھہ کے سید احمد بغدادی کے اسمائے مبارک بیان کیے جاتے ہیں جن کی کاوشوں سے جنوبی ایشیا میں قادریہ سلسلہ پھیلا۔(2)

لیکن قادریہ سلسلہ کو حقیقی فروغ نویں صدی ہجری میں حضرت غوث الاعظم شیخ السید عبدالقادر جیلانی کے خانوادہ کے سجادہ راستین مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی کی حلب سے اوچ شریف میں 864ھ/ 1460ء کو مستقل طور پر توطن اختیار کرنے پر ہوا جس کی وجہ سے اوچ اور ملتان جنوبی ایشیا میں قادریہ سلسلہ کے مرکز و محور بن گئے۔ خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ

”از وجود معدن جودوی باب فیض خاندان قادریہ برروی اہل ہندوستان بکشاد۔“

جنوبی ایشیاء میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے فروغ میں جن بزرگوں نے بھرپور حصہ لیا تبرکاً اُن کا ذکر خیر درج ذیل ہے:

دکن میں میر نوراللہ بن شاہ خلیل اللہ جو کہ مشہور صوفی دانشور شاہ نورالدین محمد نعمت اللہ ولی کے پوتے تھے 827ھ/ 1424ء میں تشریف لائے۔ تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ شاہ نعمت اللہ نے کرمان سے تاج ترکی احمد خاں کو بھیجا جیسا کہ احمد خان نے

www.musapak.com

خواب میں دیکھا تھا جو کہ خوش خبری سلطنت دکن کی تھی۔سلطان کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ شاہ نعمت اللہ نے سلطان کو شہاب الدین کے خطاب سے نوازا اور یہ نام سلطان شہاب الدین احمد شاہ ولی کے نام سے خطبہ اور فرمان میں جاری ہوا لیکن اِن کی نسبت حقیقی شاہ نعمت اللہ کے طریقت سے مانی جاتی ہے۔

بمبے گزیٹر کے مطابق شاہ یوسف الدین جیلانی جو کہ غوث پاک کے خانوادے سے نسبت رکھتے تھے، 838ھ/ 1434ء ہندوستان میں تشریف لائے اور اِن کی کاوشوں سے ٹھٹھہ اور ناگور کے چند میمن خانوادے مشرف بااسلام ہوئے پھر آپ واپس چلے گئے۔

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی گیلانی نویں صدی ہجری میں حلب سے اولاً بغرض سیاحت 859ھ/ 1454ء ملتان اور اوچ شریف میں تشریف لائے پھر آپ نے کچھ عرصہ لاہور کے محلہ کوفت گراں عقب لاہور ہائی کورٹ کو قادریہ سلسلہ کی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔تذکرہ مشائخ قادریہ کلیم کے مطابق پھر دہلی اور ناگور میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیا اور یہاں درس وتبلیغ میں مصروف رہے۔

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی نے اپنی سیاحت کے دوران پہلے پہل ناگور میں بھی تشریف لائے تو یہاں ایک مسجد اشاعت دین کیلئے تعمیر کرائی۔آپ کے صاجزادے مخدوم سید عبدالقادر ثانی اور اُن کے فرزند سید عبدالرزاق اور سید زین العابدین بھی ناگور میں اشاعت دین کے لیے تشریف لاتے۔حاکم ناگور بھی آپ کی ارادت سے منسلک تھا لیکن یہاں کے مجاورں نے دروغ گوئی کی ایک داستان کے ساتھ حضرت غوث پاک کے جانشین صاجزادے سید عبدالوہاب جیلانی کا ایک خودساختہ مزار ناگور میں بنایا ہوا ہے کہ یہ سلسلہ قادریہ کے ”قطب الہند سید عبدالوہاب جیلانی“ ہیں۔(شجرۃ الانوار)

www.musapak.com

مخدوم سید عبدالقادر ثانی (940ھ/ 1533ء) بہ کثرت اوچ سے ملتان، لاہور، دہلی اور ناگور تشریف لاتے اور قادریہ سلسلے کے متوسلین کی روحانی تشفی کا سبب بنتے۔سکینۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ شیخ عبدالقادر ثانی ہندوستان کے مشائخ کبار سے ہیں۔

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اوچ کے صاجزادے سید عبداللہ ربانی (978ھ/ 1570ء) کی اولاد سے سید اسماعیل محدث گیلانی لاہوری، سید عبدالقادر شاہ گدائی اور سید علی اصغر گیلانی مئولف شجرۃ الانوار سلسلہ قادریہ کے فروغ میں مصروف عمل رہے۔یہ سلسلہ لاہور سے پشاور اور بریلی تک وسیع تھا۔

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کے صاجزادے سید مبارک حقانی (956ھ/ 1550ء) کے وابستگان نے قادریہ سلسلہ کے فروغ میں بھرپور حصہ لیا ان میں شاہ معروف، شاہ سلمان، شیخ حاجی محمد المعروف نوشہ گنج بخش نمایاں ہیں۔خزینۃ الاصفیاء کے مطابق شیخ نوشہ گنج بخش قادری (1064ھ/ 1654ء) کے قادری نوشاہی سلسلہ کے خلفاء شیخ محمد فضیل کابلی، شیخ محمد تقی، شیخ پیر محمد، قاضی رکن الدین، شیخ عبدالرحمن پاک نے دسویں سے بارہویں صدی ہجری میں قادریہ مراکز کو فروغ دیا جس کا تذکرہ شریف التواریخ میں ترتیب دیا گیا ہے۔

الف اللہ رسول تے چار یار نالے حسن حسین پکارہئی جی
والی شاہ بغداد ول شاد کرسی اُسد یول ایہ عرض گزارہئی جی
نوشوہ پیر دا پوترا پر میرا اُسدے نام اُتوں جندوارئیے جی
لکھ بنھ نظام یقین والا رکھ تیر نشانے نوں مارئیے جی

حضرت مبارک حقانی کی اولاد میں سے تذکرہ غوثیہ کے سید غوث علی قلندر پانی پاتی قادری نامور بزرگ تھے۔جن سے اکتساب فیض شاہ گل حسن مؤلف تذکرہ غوثیہ نے پایا اور یہ سلسلہ قادریہ کراچی میں بشیر القادری اور غلام رسول قادری القلندری تک

پہنچ جاتا ہے۔

سچو غو ث اعظم سندم پیر آھے
سچو قطب عالم سندم پیر آھے

(عبدالغنی قادری)

حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی گیلانی کے پوتے حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش (978ھ/ 1571ء) کے خلفاء میں سید شیر شاہ مشہدی ملتانی اور سید داؤد بندگی کرمانی، شیر گڑھ تھے۔ آپ کا حلقہ ارادت ہند سے کابل، بلخ اور بخارا تک وسیع تھا۔

(تاریخ ملتان ii صفحہ 84)

شیخ سید داؤد کرمانی (982ھ/ 1575ء) کے خلفاء اور ارادت مندوں میں مقامات داودی کے مطابق شاہ ابو المعالی لاہوری، شیخ کمال، شیخ عبدالوہاب، شیخ ابو اسحاق، شیخ احمد، شیخ مبارک، شیخ بہاوالدین، شیخ عمر، شیخ خضر، شیخ عبداللہ، شیخ رکن الدین کھوکھر، شیخ احمد ولی حسنی بغدادی ملکوال نیز شاہ بلاول قادری شیخوپورہ شامل ہیں جنہوں نے سلسلہ قادریہ کے فروغ میں پنجاب میں زبردست کام کیا۔

زہی حضرت شیخ حامد جہاں بخش
کہ داؤد از لطف او شد جہانگیر

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کے پڑپوتے سید غوث بالا پیر گیلانی (959ھ/ 1551ء) اور اُن کی اولاد سے سید جیون المعروف عبدالقادر ثالث اور سید عبدالوہاب اور شاہ چراغ لاہوری قادریہ سلسلہ کے مبلغ ہوئے۔ یہ سلسلہ مہم شریف روہتک حصار تک تیسیر الشاغلین مطبوعہ فیروز پور انڈیا کے مطابق ایک اور واسطے سے مولوی عبدالغنی قادری مہمی تک چلا جاتا ہے۔

حضرت مخدوم سید حامد گنج جہاں بخش گیلانی کے صاحبزادے سید نظام الدین

عبدالقادر ثالث اوچ کے سجادہ نشین مخدوم خداداد حامد شمس الدین رابع صالح نوری سے سلسلہ قادریہ راشدیہ منسلک ہوتا ہے۔ جو کہ سید عبدالقادر آخرین و سید محمد پیر کوٹ سدھانہ، سید محمد راشد پیر گوٹھ پگاڑا سندھ، شاہ حسن جیلانی سوئی شریف، حافظ صدیق بھرچونڈی شریف، سید تاج محمود امروٹ شریف اور عبیداللہ سندھی اور خلیفہ غلام محمد دین پور شریف اور یہاں سے ید بیضا مطبوعہ دین پور کے مطابق لاہور، مانکی شریف تھری چالی شریف اور دیوبند سے مربوط ہے اور یہاں کے قادریہ سلسلہ کے دابستگان نے علم و عرفان میں نمایاں کام کیا ہے جن میں شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری اور مولانا حسین احمد مدنی مہتمم مدرسہ دیوبند بھی شامل ہیں۔

حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی (1010ھ/ 1602ء) کے خلفاء اور ارادتمندوں میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی، میر شمس الدین بخاری قادری کالپی، شیخ محمد رشید جونپوری، شاہ ولی شیر مشہدی اور پیر شیر کرم علی قادری بانی سیال شریف نمایاں تھے اور حلقہ ارادت تاریخ ملتان ذیشان کے مطابق ہندوستان، افغانستان، ایران، توران، بلخ، بخارہ یعنی جنوبی ایشیا سے وسطی ایشیا تک پھیلا ہوا تھا۔

Ya Bazou Ya Gillani ......!

Ya Gausou Ya Gillani......!

سیال شریف کی مسند ارشاد قادریہ میں میاں تاج محمد سیالوی قادری، میاں برخوردار سیالوی قادری، میاں محمد شریف سیالوی قادری اور میاں محمد یار سیالوی قادری سجادگان گزرے ہیں اور یہاں سے نسباً قادری مشرباً چشتی خواجہ شمس الدین سیالوی ہیں۔ اور یہ سلسلہ پیر مہر علی گولڑہ شریف اور جسٹس پیر کرم شاہ الازہری بھیرہ شریف تک چلا جاتا ہے۔ جبکہ سلاسل طریقت خواجگان تو نسہ مقدسہ کے مطابق حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی چشتی سترہ واسطوں سے سلسلہ طریقت قادریہ سے منسلک ہیں جنہوں نے

www.musapak.com

خلاصۃ الفوائد کے مطابق اپنے تمام فرزندوں کو سلسلہ قادریہ میں بیعت کیا اور فرماتے تھے کہ حضرت غوث الاعظم کا دامن فراخ اور کشادہ ہے۔ (صفحہ 75)

انوارِ شمسیہ میں حضرت میاں شیر کرم علی بانی سیال شریف کے ضمن میں یہ اشعار آئے ہیں۔

فاضل دوران شیخ قادری قطب زماں
در طفولیت بسوئے عرب گردیدہ رواں
بر در حرمین وہم بغداد ماندہ مدتی
باز در ملتان ز موسیٰ پاک گشتہ کامراں

لاہور میں مدینۃ الاولیاء کلیم کے مطابق سید شرف الدین پاک نزد چلڈرن پارک پھر دسویں صدی ہجری میں شاہ فیروز جیلانی (933ھ/ 1527ء) بعدہ شیخ بہلول دریا قادری (983ھ/ 1576ء) اور اُن کے وابستگان شاہ حسین، مادھولال، شیخ رنگ بہلول اور حاجی عبدالجمیل نے قادریہ سلسلہ کی ترویج میں نمایاں حصہ لیا۔ خزینۃ الاصفیاء کے مطابق حاجی جمیل نے شاہ حسین کے مقبرے کے قریب نقشِ پائے ﷺ پر قبہ بنایا جو کہ زیارت گاہ ہے۔ شاہ عنایت قادری نے بھی لاہور آ کر درس وتدریس کو فروغ دیا۔

شاہ حسین، بلھے شاہ، وارث شاہ اور سلطان باہو کی صوفیانہ شاعری نے پنجاب اور سرائیکی وسیب میں حضرت غوث اعظم کے فیوض وبرکات کی مدحت کو مقبول عام کیا۔

سن فریاد پیراں دیا پیرا، عرض سنیں کن دھر کے ہو
بیڑا اڑیا وچ کپراں جتھ، مچھ نہ بہندے ڈر کے ہو
شاہ جیلانی محبوب سبحانی، خبر لئیو جھٹ کر کے ہو
پیر جنہاں دے میراں باہو، کدھی لگدے ترکے ہو

(سلطان باہو)

حجرہ شاہ مقیم کے حضرت بہاول شیر قلندر (1565ء) اور آپ [symbol] کے پڑپوتے شاہ مقیم نے قادریہ سلسلہ کے فروغ میں زبردست کام کیا۔

تذکرہ صوفیائے بلوچستان کے مطابق بلوچستان میں صوفیائے قادریہ میں تصوف کی تحریک لانے والوں میں سید شادی بن سید در جمال بخاری کا نام قابل ذکر ہے۔ آپ بلوچستان کے علاقہ پشین میں اپنے تین بھائیوں سید حیدر، سید ابراہیم، سید ماڑو کے ساتھ آ کر آباد ہوئے اور سلسلہ طریقت عام کیا۔ بلوچستان میں سلسلہ قادریہ پھیلانے میں حضرت سلطان باہو کی تعلیمات اور فیوضات خصوصی اہمیت ووقعت کی حامل ہیں۔ (صفحہ:26)۔

جبکہ روایت یہ مشہور ہے سید حبیب شاہ کاظمی مدفون بستی درگ تحصیل موسیٰ خیل ضلع لورالائی، بلوچستان ہی پہلے قادری بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی سے براہ راست اکتساب فیض حاصل کیا اور ان کے حکم پر سفر شروع کیا اور جنوبی ایشیا کے اولین قادری بزرگ ہوئے۔ جب درگ پہنچے تو مولانا احمد کے شاگردوں نے آپ پر پتھر پھینکے اور آپ وہاں بیٹھ گئے۔ مولانا احمد کو دیوانہ کہا جو ان کا لقب بنا۔ جس پر مولانا احمد دیوانہ نے شاہ حبیب کاظمی کو غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یاد دلایا کہ آپ کا مسکن وہ مقام ہوگا جہاں پر آپ کو پتھر لگیں۔ اور یہ شیخ حبیبانی قادری مشہور ہیں۔

حاجی حبیب، کالے روہیں دا طبیب، چکا پاڑیں دا ڈیوا

غذا المحبین شریف میں لکھا ہے کہ برسوں خواجہ شاہ سلمان تونسوی جمعرات کو شاہ حبیب کاظمی کی درگاہ پر حاضر ہوتے رہے اور فرماتے تھے کہ حاجی حبیب علیہ الرحمتہ بیشک با کمال بزرگ تھے۔ (صفحہ 304)

سندھ میں دسویں صدی ہجری میں سید احمد بغدادی اپنے چالیس ارادتمندوں کے ہمراہ 909ھ/ 1530ء میں تشریف لائے اور ٹھٹھہ کو قادریہ سلسلہ کا رشد وہدایت کا مرکز بنایا۔ معیار سالکین وطریقت کے مطابق تمام ارادت مند با کمال صوفی تھے۔

شاہ محمد اسحاق بن سلطان بہلول جیلانی (975ھ) اور شاہ فضیل قادری المعروف زندہ پیر (979ھ) نے بھی ٹھٹھہ کو مرکز قادریہ بنایا۔

تحفۃ الکرام میں ہے کہ سید شاہ منابع ٹھٹھہ میں سید کمال شیرازی سید شاہ عبداللہ حسنی اور سید شکور اللہ شیرازی کے ہمراہ تشریف لائے اور تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہوئے۔شاہ خیر الدین بن سید احمد بغدادی نے مخدوم نوح کے ہمراہ سیاحت کی پھر سکھر میں آگئے میر محمد زکریا بھاکری آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔خلیفہ ابوالبرکات قادری خلیفہ محمود، خلیفہ حامد اور خلیفہ سید محمد نے بھی سلسلہ قادریہ کے سندھ میں فروغ میں بھرپور حصہ لیا۔جبکہ اوچ گیلانی کے قادری مشائخ کا تصرف سندھ میں عام تھا اور بدین، ٹھٹھہ، مکلی، سکھر، میرپور خاص، شکارپور، اور دیگر قصبہ جات میں قادری خانقاہیں قائم ہوئیں۔

شیخ خضر قادری نے سیوستان نزد سہون شریف کو دسویں صدی ہجری میں سندھ میں قادریہ سلسلہ کو مرکزیت عطا کی۔آپ عالم جذب و مستی میں رہتے۔حاکم سیوستان جب حاضر ہوا تو آپ پتھر پہ تپتی دھوپ میں حالت جذب میں تھے اُس نے آپ پر سایہ کیا مگر لاحاصل۔یہ فقط سکینتہ الاولیاء کے مطابق میاں میر لاہوری ہی تھے جنہوں نے ٹھٹھرتی سردی میں آپ کے متلاشی ہوئے اور 963ھ/ 1655ء میں اکتساب فیض حاصل کیا اور لاہور کو مرکز قادریہ بنایا۔

سید عبداللہ شاہ صحابی بن سید محمود حموی (1060ھ) نے گیارہویں صدی ہجری میں ٹھٹھہ کو قادریہ مرکز بنایا۔خواجہ محمد حافظ فاروقی درازی 1192ھ بھی شاہ عبیداللہ جیلانی قادری سے بیعت ہوئے انکا حلقہ ارادت شاہ عبداللطیف بھٹائی، حضرت سچل سرمت اور قادر بخش بیدل جیسی علمی و روحانی شخصیتوں تک چلا جاتا ہے۔

ماھی یار دی گھڑولی بھر دی
ھک اللہ کولوں میں ڈر دی

ھک مولا کولوں میں ڈر دی
پیر پیراں حضرت میراں
نام گدے جے ٹٹیاں زنجیراں
میں او مرشد کامل کر دی
حسن حسین علی دا جایا
بھار اُمت دا سرتے چایا
میں باندھی شاہ حیدر دی
میں گولی شاہ حیدر دی
ماھی یار دی گھڑولی بھر دی

(حضرت سچل سرمست)

گیارہویں صدی ہجری میں میاں میر قادری (1045ھ/ 1635ء) اور اُن کے وابستگان نے لاہور کو قادریہ سلسلہ کا مرکز محور بنا دیا۔سکینتہ الاولیا سے پتہ چلتا ہے کہ جن میں میاں نتھا، شیخ ابوالمکرم، حاجی مصطفی کولال، نعمت اللہ سرھندی، میاں ابراہیم روی میوانی، ملا خواجہ کلن، ملا عبدالغفور لاہوری، میاں حامد گجر، حاجی صالح کشمیری، ملا خواجہ بہاری، شیخ محمد، حاجی محمد بانیتی، شیخ احمد نامی، میاں ابوالمعالی ملامتی، شیخ عبدالغنی، میاں محمد مراد، سید عبدالرحمن مرزا، ملا محمد شریف، ملا ابوبکر، ملا عیسیٰ سیالکوٹی، سید اشرف اور شاہ محمد ملا شاہ قادری جو شہزادہ داراشکوہ کے شیخ طریقت تھے نمایاں ہیں۔ملاّ شاہ کا حلقہ ارادت کشمیر، کابل اور بدخشاں تک وسیع تھا۔

سکینتہ الاولیا سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت شیخ شاہ محمد قادری بدخشانی المعروف ملاّ شاہ 1072ھ/ 1661ء) زبردست وحدت الوجودی بزرگ تھے۔شہزادہ داراشکوہ کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ ملاّ شاہ کے مراقبہ کی برکت اور حضرت میاں میر کی روحانی

www.musapak.com

رفاقت کے سبب سے اُسے روحانی منازل میں یکسوی اور بلندیاں نصیب ہو رہی ہیں اور وہ انتہائی عقیدت ومحبت اِن سے رکھتا تھا۔ دارشکوہ قادری ایک صوفی دانشور تھا اُسے قادریہ سلسلہ میں رغبت اُس کے استاد شیخ میرک سے ہوئی پھر اِس میں گہرائی میاں میر کی صحبت سے ملی۔ شیخ باری، شاہ محمد دلبر اور سب سے زیادہ ملاّ شاہ قادری نے اس کو وحدت الوجودی رنگ میں رنگ دیا۔

رودِ کوثر میں لکھا ہے کہ

''جو رنگ عہد شاہجہانی میں تھا وہ قادری تھا''

شاہجہاں کے بیٹوں میں تخت نشینی کی جنگ میں داراشکوہ نے اورنگ زیب سے شکست کھائی اور ملتان میں قادریہ سلسلہ کے مرکز ومحور میں حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی کے پوتے کے ہاں پناہ کے لیے پہنچ گیا۔ ارضِ ملتان کی تاریخ میں لکھا ہے کہ

''نواب موسیٰ پاک دین نے عرض کیا'' حضرت ایں جا بمانند این فقیر ریش خود را در خون خضاب می کند''

مگر جب اورنگ زیب کی آمد کی اطلاع ائی تو داراشکوہ پریشان ہوگیا اور ٹھٹھہ سندھ کی طرف بھاگ نکلا۔ اورنگ زیب ملتان (1068ھ) پہنچا تو صوبے دار ملتان نواب موسیٰ پاکدین کو طلب کیا اور پوچھا ''آن بے شکوہ کجا رفت''

نواب نے جواب دیا ''ان باشکوہ ایں جا آمدہ بود ولی بی دستوری رفت رفت''

اِس جواب پر اورنگ زیب کو غصہ آگیا۔ نواب موسیٰ پاک دین کو معزول کر دیا۔'' (ص:169)

نواب موسیٰ پاک دین گیلانی (1074ھ/ 1663ء) کی روحانیت کا یہ عالم تھا کہ ان کا قلب جاری رہتا۔ بحر السرائر میں لکھا ہے کہ ''اواز ھو ھو از قلب مبارکش می شنیدند''

کشمیر میں حضرت میر سید اسماعیل نے شام سے 991ھ/ 1583ء کے

لگ بھگ آ کر قادریہ سلسلہ کے لیے تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں اور ایک عالم فیض یاب ہوا اور آپ پھر واپس چلے گئے۔ شیخ احمد قادری نے سفرِ حجاز میں شیخ محمد قادری سے سلسلہ قادریہ سے منسلک ہوئے اور قطب الدین پورہ سری نگر کو مرکز بنایا آپ کی دعا سے شاہ چک کو 1563ء میں کامیابی نصیب ہوئی۔ تاریخ اعظمی کے مطابق آپ کے صاجزادہ شیخ موسیٰ قادری قبولیت عامہ رکھتے تھے۔ بابا داوٗد خاکی، حاجی موسیٰ، میر نازک اور اِن کے بیٹے میر محمد علی قادری کی کاوشوں سے خانقاہ قادریہ سری نگر میں ذکر جہر، کشمیر میں عام ہوا۔ خواجہ حسن اور خواجہ اسحاق قلندر بھی شیخ احمد قادری کے خلفاء میں سے تھے۔ شاہ نعمت اللہ قادری، حاجی بابا قادری، عثمان قادری شاہ محمد فاضل بھی دسویں اور گیارہویں صدی ہجری کے کشمیر کے نمایاں قادری بزرگ تھے۔ ملا شاہ قادری گرمیوں میں کشمیر میں سکونت اختیار کرتے اور ارادت مند مستفیض ہوتے۔

حضرت میاں محمد بخش (1324ھ/ 1907ء) جنہوں نے سیف الملوک لکھی، کی شاعری کشمیر کی فضاؤں میں ایسی گونجی کہ کھڑی شریف میرپور کی قادریہ خانقاہ قبولیت عامہ حاصل کرگئی۔

واہ وا میراں شاہ شہاں دا سید دو ہیں جہانی
غوث الاعظم پیر پیراں دا ہے محبوب ربانی
چوراں نوں توں قطب بنایا، میں بھی چورا چکاں
جس در جاواں دھکے کھاواں، ہک تیرا در تکاں
مت کوئی گل اولی نکلے، رہو ہو ویں اُس بابوں
بخشش منگ محمد بخشا بے پرواہ جنابوں

(میاں محمد بخش)

پشاور کے حضرت ابوبرکات سید حسن بادشاہ قادری اور اسلام آباد کے شاہ عبداللطیف

www.musapak.com

کاظمی قادری بری امام نے بھی قادریہ سلسلہ کے فروغ کے لیے زبردست کام کیا۔

انوار آل حسن کے مطابق گیارہویں صدی ہجری میں رزاقی گیلانی سادات کے سید محمد ابراہیم اورنگ آباد، شاہ عبداللطیف بن سید طاہر حموی کرنول، میراں حسن بغدادی نے حیدرآباد دکن، سید عبدالرزاق نے بیجاپور اور سید عبدالرحمن نے دہلی میں قادریہ سلسلے کے فروغ میں زبردست کام کیا۔ یہ سلسلہ سید نظام الدین بری گیلانی المتوفی 1186ھ جام پور تک چلا جاتا ہے۔

اوراد غوثیہ میں شاہ محمد غوث گوالیاری اپنی قادریہ نسبت بارہ واسطوں سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے بتاتے ہیں (صفحہ: 133) جبکہ مناقب غوثیہ میں شاہ فضل اللہ شطاری لکھتے ہیں کہ شیخ محمد غوث گوالیاری چودہ سلاسل کے مقتدا اور پیشوا مانے جاتے ہیں باطنی تربیت حضرت غوث الاعظم کی روح پرفتوح سے پا کر غوثیت اور قطبیت کے مرتبہ پر پہنچے تھے:

آنکہ ازحق خطاب اوشد غوث
قطب دنیا و دین محمد غوث
اہل شطار ازو رونق
تا قیامت بلطف حضرت حق
کرد او را بلطف سبحانی
تربیت روح غوث جیلانی

(صفحہ:78_77)

یہی وہ فیضان شاہ جیلان ہے کہ پاکستان میں سلسلہ شطاریہ کے سرخیل حضرت بلھے شاہ کے مرشد شاہ عنایت قادری کے نام سے معروف ہیں۔

بدایوں کی 26 قادریہ خانقاہیں شہرت رکھتی تھیں۔ مشہور مورخ عبدالقادر

بدایونی (1013ھ/ 1605ء) کی نسبت قادریہ سید داؤد بندگی کرمانی شیر گڑھ سے تھی جو مخدوم سید حامد گنج بخش گیلانی اوچ شریف کے خلیفہ تھے۔ تذکرۃ الواصلین اور برکات اولیاء کے مطابق شاہ عین الحق عبدالمجید قادری عثمانی جن کی نسبت ماہرہ شریف سے تھی اور فضل رسول قادری جن کی سیف الجبار اور احقاق الحق مشہور کتب ہیں۔ بدایوں کے مشہور قادری بزرگ ہیں۔

سرہند و کیتھل میں شیخ سید کمال گیلانی (981ھ/ 1573ء) اور ان کے پوتے شیخ سکندر گیلانی نے قادریہ سلسلہ کو رائج کیا نیز حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے والد شیخ عبدالاحد جن کی خزینۃ الاصفیاء کے مطابق نسبت چشتی تھی کو قادریہ سلسلہ میں راغب کیا اور یہی اثرات حضرت مجدد الف ثانی کو منتقل ہوئے۔ حضرت مجدد الف ثانی مکتوب 112 / 7 میں واضح کرتے ہیں کہ سلسلہ قادریہ میں اُن کے اور حضرت نبی اکرم ﷺ کے درمیان پچیس واسطے ہیں۔

مقالہ قادری نظام تصوف وسلوک کے مطابق شاہ بدر گیلانی (1018ھ) بغداد سے پہلے لاہور تشریف لائے پھر بٹالہ کو قادریہ سلسلے کا مرکز ومحور بنایا۔

دسویں صدی ہجری میں گجرات اور مالوا میں قادریہ سلسلہ کو فروغ ہوا۔ سید جمال پتھری (971ھ/1564ء) کے والد سید حسن جو کہ گیلانی قادری نسبت رکھتے تھے نے گلزار ابرار کے مطابق سلطان بہادر شاہ کی درخواست پر احمد نگر کے نزدیک خانقاہ قادریہ قائم کی جس کو اُن کے پوتے سید یتیم اللہ نے پر رونق رکھا۔ مراۃ احمدی سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت غوث پاک کے خانوادے سے سید غیاث الدین شاہ جی قادری سرا سوتی اور سید الجلیل کافی معروف ہوئے۔ میر سید عبدالصمد خدا نما نے دکن گجرات کے علاقوں میں اسی طرح گلزار ابرار کے مطابق مندو میں شیخ بہاؤ الدین پہلے شطاری تھے پھر مکہ میں قادری نسبت اختیار کر لی اور سلسلہ قادریہ کے فروغ کے لیے سرگرم عمل

www.musapak.com

رہے۔سارنگ پور میں قاضی عبدالقادر نے نمایاں کام کیا۔احمد آباد کی بڑی درگاہ پیر محمد شاہ قادری وشاہ عبدالوہاب قادری کافی مشہور تھیں۔

دسویں صدی ہجری میں بہار و بنگال میں شاہ قیمص بن سید ابوالحیات (992ھ/ 1584ء) جن کی نسبت قادریہ رزاقی گیلانی تھی نے قادریہ سلسلہ کو فروغ دیا۔ دیوان عبدالرشید جونپوری کے وابستگان نے بھی بنگال کارخ کیا۔گیارہویں صدی ہجری میں میر سید محمد قادری سلسلہ قادریہ کے روح رواں تھے۔

مراۃ الخیال کے مطابق شاہ نعمت اللہ (1077ھ/1666ء) نے اس سلسلہ کو خوب فروغ دیا اور قادری خانقاہ فیروز پور راج محل شہرت رکھتی تھی شہزادہ شاہ شجاع نے فتح بنگال پر دیگر مغل سرداروں کے ہمراہ حاضر خدمت رہا۔خلیج بنگال کے شیخ شاہ الحامد قادری کی دربار تامل ناڈو کے زائرین کے لیے شہرت رکھتی تھی۔ڈھاکہ کے شاہ نور قادری وشاہ دائم قادری راج شاہی پیر باغ دیوان اور چٹا گانگ کے شاہ عبدالحی جہانگیری منعمی قادری کی خانقاہیں شہرت رکھتی ہیں۔

ازوجودش ملک بنگلہ شدہ روشن تمام
وصف او راکئی تواندایں عزیز ناتمام

بہار میں سلسلہ عالیہ قادریہ کافی مقبول ہوا۔خانوادہ غوثیہ کے سید محمد قادری المجھری (940ھ) اوران کے چالیس خلفاء نے نیز شاہ عطااللہ بغدادی پیر ستہ گھاٹ نے نویں ودسویں صدی ہجری میں سلسلہ قادریہ کے فروغ میں زبردست کام کیا۔ملا خواجہ بہاری جوکہ حاجی پور پٹنہ کے تھے نے میاں میر قادری سے لاہور میں اکتساب فیض حاصل کیا اور وحدت الوجودی بزرگ بن گئے۔

کنزالانساب فانی مطبوعہ بمبئی میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی کے صاحبزادے سید نواب یحییٰ سخی گیلانی (1027ھ/ 1618ء) جو جہانگیری اور شاہجہانی

عہد میں ملتان کے صوبے دار رہے کے پوتے سید احمد کبیر بن سید داؤدؒ اوراُن کے بیٹے سید مظفر حسین قادری (1170ھ) دہلی میں معروف تھے۔اعجاز غوثیہ مطبوعہ مجمع العلوم لکھنو کے مطابق ایران کے بادشاہ نادر شاہ کی دہلی پر حملہ کے وقت شاہ ابوالمظفر قادری نے تبرکات جن میں غوث پاک کا خرقہ، کمر بند اور نعلین شامل تھے حفاظتی طور پر نواب زکریا خان کے پاس امانت رکھ دیے جب حالات بہتر ہوئے تو تبرکات واپس لیے حالانکہ نواب نے خیانت کی مگر آپ کی کرامت سے محفوظ رہے۔ان کی ہر سال گیارہویں ربیع الثانی کو زیارت کرائی جاتی۔آپ نے بوقت انتقال اپنے مرید خاص اور خواہرزادے شاہ عبدالمنان (1187ھ) کو خلیفہ اور سجادہ نشین مقرر کیا یہ سلسلہ خلافت وسجادگی شاہ قمرالدین حسین منعمی باقری مقلب اعلیٰ حضرت (1249ھ) کو منتقل ہوئی جن کا سلسلہ طریقت قادریہ آج تک خانقاہ منعمیہ قادریہ ملامیتن گھاٹ، پٹنہ، ریاست بہار انڈیا میں جاری ہے۔یہاں کے تبرکات میں حضرت مخدوم غوث بندگی گیلانی کا دیوان قادری اور حضرت موسیٰ پاک شہید کے اوراد قادریہ پر مشتمل تیسیر الشاغلین کے قلمی کتب بھی موجود ہیں۔تذکرۃ الکبیر میں انوار قمر یہ یہ اشعار لکھے ہیں۔

جد فاسد کے پیئے اوست چو عبدالمنان
نسب جدی او رفتہ بہ شاہ جیلان
غرض از روئے نسب باقری وھم رضوی است
نیز ازروئے حسب قادری وھم حسینی ہست

پٹنہ کی خانقاہ قادریہ مجیبیہ پھلواری شریف نے بھی قادریہ سلسلہ کے فروغ میں زبردست کام کیا ہے۔شاہ سلیمان پھلواری نے کیا خوب کہا ہے:

آرزو ہے یہ سلیمان کی کہ وقت جاں کنی
سرہو خواجہ کے قدم پر اُس پر پائے غوث پاک

www.musapak.com

حضرت سید ابدال، میر سید اسماعیل کا قادری خانوادہ دسویں صد ہجری میں قادریہ سلسلے کی تبلیغ میں مصروف ہوا۔

بارہویں صدی ہجری میں اتر پردیش میں لکھنو کے شاہ عبدلرزاق (1136ھ/ 1724ء) نے عبدالصمد خدانما سے سلسلہ قادریہ میں نسبت اختیار کی۔ ملفوظ رزاقی سے پتہ چلتا ہے کہ آپ عاشورہ محرم کا احترام و تعظیم تعزیہ کرتے کہ اُنہیں خواب میں بشارت ہوئی ہے۔ وحدت الوجودی بزرگ تھے اور حضرت ابن عربی کے فصوص الحکم کا باقاعدہ درس دیتے تھے۔ ہندو مسلم اور سنی و شیعہ میں امن و سلامتی کے داعی سمجھے جاتے تھے۔ آپ کی تعلیمات اور احوال مناقب رزاقیہ میں اُن کے وابستگان میں سے ملا نظام الدین محمد سہالوی نے ترتیب دیے ہیں اور فیض آباد میں قادریہ سلسلہ کے لیے کام کیا۔ شاہ غلام بولن جزائر انڈیمان میں قادریہ سلسلہ کے نقیب ہیں۔

میر سید طہٰ قطب الدین قادری (1084ھ/ 1673ء) جو ”یا مرتضیٰ علی یعنی کل بلاٹلی“ کہتے تھے اور اُن کے تحائف رشیدیہ سے پتہ چلتا ہے کہ 24 خلفاء نے کٹانہ، مظفر نگر اور انبالہ کو قادریہ سلسلہ کے مراکز بنائے اور اُن میں سے شاہ عبداللہ صالح نے سیلون، شاہ صافی نے استنبول۔ شیخ فتح نے قندھار، شاہ عبدالواجد نے مدینہ، شاہ اللہ بخش نے بغداد، شاہ عبدالودود کر بلا نیز شاہ فتح محمد قادری، نذر محمد قادری کیروانی اور عبدالرشید قادری جنہوں نے تحائف رشیدیہ مرتب کئے تھے نے اتر پردیش میں قادریہ سلسلہ کے فروغ کے لئے زبردست کام کیا۔

اتر پردیش میں سلسلہ قادریہ کے فروغ کے ضمن میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی قادری کا یہ شعر کافی مشہور ہے:

منتقیٰ جوہرز جیلاں سید احمد الاماں
بے بہا گوہر بہاء الدین بہا امداد کن

مخزن الکرامات اور مخزن القادریہ کے مطابق مخدوم محمد ملتانی (926ھ/ 1520ء) نے دکن میں سلسلہ قادریہ کو زبردست فروغ دیا۔ انہوں نے بنگال کے شیخ حسن جمیل قادری سے سلسلہ ارادت قائم کیا جیسا کہ غوث پاک نے بشارت کی تھی۔ بعدہ شیخ بہاء الدین قادری دولت آبادی جنہوں نے مکہ مکرمہ میں سید احمد جیلانی سے قادریہ ارادت قائم کی، سے فرمانِ اجازت عطا ہوا۔ ان کے صاحبزادے شیخ ابراہیم مخدوم جی 978ھ مؤلف رسالہ قادریہ، اور خلفاء شیخ عبداللہ، شیخ جنید، میاں راجی، شیخ یوسف، میاں حسن، شیخ فتح اللہ حیدر آبادی و دیگر نے اِس سلسلہ کو خوب فروغ دیا۔ سلسلہ قادریہ ملتانیہ کے پیشوا مخدوم محمد ملتانی نسباً مخزن الکرامات کے مطابق امیر شاہ غوری سے منسلک ہیں جبکہ سلسلہ طریقت ان کا نور الحقیقت کے مطابق سید عبدالرزاق بن سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے جا ملتا ہے۔ فاطمہ زہرا بلگرامی کے مطابق سلسلہ قادریہ جنوبی ہند میں انہی کی کاوشوں سے پھیلا۔

پیر پیرم محمد شاہ مقتدائے ہر دو کون
فخر نازش برجمیع ناز داراں یافتم

محبوب ذی المنن کے مطابق حیدر آباد دکن کے قادری بزرگوں میں شاہ محمد ولی اللہ قادری، شیخ حفیظ الدین اعظمی، شیخ مخدوم محمد ساوی (1165ھ) اور شاہ موسیٰ قادری صاحب دیوان موسوی کافی مشہور ہیں۔

روضۃ اولیاء کے مطابق بیجا پور سلسلہ قادریہ کے مرکز کی حیثیت اختیار کر گیا جہاں عتیق اللہ قادری (1023ھ)، شاہ مرتضیٰ قادری، شاہ ابوالحسن قادری، شیخ قاسم قادری، شیخ عبداللطیف قادری، شیخ نور اللہ قادری اور سید ملکہ حسین عرف دیوان صاحب قادری کافی سرگرم عمل رہے۔

سید رکن الدین نجف سے گلبرگہ میں آئے اور کچھ عرصہ قیام کیا پھر اُن کے

پوتے رحمان جہانگیری اُن کے پوتے سید شمس الدین عارف باللہ (900ھ)، بعدہ شیخ حمیدالدین قادری نے بیدارکو مرکز قادریہ بنایا۔

مشائخ قادریہ مجیدیہ کے مطابق شیخ جیاء (989ھ)، شیخ جمال اولیاء (1040ھ)، میر محمد کالپوری، شاہ حافظ بلگرامی اور شاہ برکت اللہ قادری ماہرہ شریف نے کافی شہرت حاصل کی اسی آستانہ سے حضرت احمد رضا خان بریلوی کی قادریہ نسبت تھی۔ سلسلہ طریقت قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے سجادہ نشین احسن العلماء سید حسن میاں کے اولین سفیر مفتی محمد خلیل خان برکاتی قادری نے حیدرآباد سندھ میں دارالعلوم احسن البرکات قائم کرکے رشد و ہدایت کے اس سلسلے کو فروغ دیا۔

شیخ جلال قادری (925ھ) جو شیخ بہاء الدین انصاری کے خلیفہ مجاز تھے۔ دہلی سے آکر گجرات اور پھر برہان پور کو مرکز قادریہ بنایا۔

حضرت موسیٰ پاک شہید نے اکبر کی دکن مہم میں شمولیت اختیار کی رودکوثر میں لکھا ہے کہ شیخ موسیٰ گیلانی ایک عرصہ تک لشکر شاہی اور دارالسلطنت میں اسلام کا بول بالا کرتے رہے۔ کئی شہر نشینوں کو اِس بادیہ پیمائی کی بدولت روحانی تازگی اور استقامت نصیب ہوئی۔

گیارہویں صدی ہجری میں شیخ طیب اور شیخ یسین نے بنارس میں قادریہ سلسلہ کو فروغ دیا۔ انہوں نے مناقب العارفین تالیف کی۔

شیخ محمد رشید جون پوری (1083ھ/ 1672ء) موئف رسالہ مناظرہ رشید یہ جو کہ زبردست وحدت الوجودی بزرگ تھے اور میر شمس الدین بخاری کالپی کے واسطہ سے حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی سے نسبت قادریہ رکھتے تھے۔ گنج ارشدی و گنج فیضی سے معلوم ہوتا ہے شیخ محمد رشید جونپوری جو کہ شمس الحق فیاض دیوان سے مقلب تھے ان کے شاگرد شیخ حمیدالدین ناگوری اور صاحبزادوں شیخ محمد حامد، شیخ محمد ارشد، شیخ غلام معین الدین اور شیخ غلام قطب الدین کافی سرگرم

تھے۔ اُن کے پوتے غلام رشید اور میر سید حسن رسول نما نے قادریہ سلسلے کے فروغ میں جونپور، گردونواح اور بنگال میں بھرپور کام کیا۔ سمات الاخیار میں سلسلہ قادریہ شمسیہ جونپور دیا گیا ہے۔

آں ابی الضیا وہم ارشد، رشید
بریکے زاں بادشاہ اہل دید
بدر حق آں شمس الدین قادری
موسیٰ و حامد ولی متقی
شاہ عبدالقادر آں قطب زماں
مثل جد پاک خود غوث جہاں

(ص:25)

دہلی، فتح پور سیکری اور آگرہ سیاسی اعتبار سے ہندوستان کے دارالحکومتی مراکز ہونے کی وجہ سے اہمیت کے حامل تھے۔ نویں صدی ہجری میں مخدوم سید محمد غوث بندگی قادری اور ان کے صاحبزادے مخدوم سید عبدالقادر ثانی نے کچھ عرصہ دہلی میں اقامت فرما کر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری فرمایا پھر آپ کے سجادگان قادریہ سلسلہ کے فروغ میں سرگرم عمل رہے۔ کنزالانساب فانی مطبوعہ بمبئی میں لکھا ہے کہ ”سید محمد قادری وابنہ سید عبدالقادر ثانی یکبار دہلی آمدہ چندی اقامت کردہ بازسوئے ملتان کہ وطن جدید شد۔ از بزرگان تشریف بروند پسر ایشان سید عبدالرزاق ثانی ابنہ سید حامد قادری ابنہ سید موسیٰ قادری صاحب ارشاد قادریہ باز تشریف آوردند در دہلی در زمان سِلاطین پیش۔ چند سال بسبب موجوزی مردمان معتقدیں درین شہر شدند مقیم زان بعد تشریف بروند سوئے ملتان“ (ص 200)۔ آپ کی اولاد میں سے سید جان محمد گیلانی نے متصل قلعہ فیروز شاہ دہلی میں سکونت اختیار کی اور شاہ جہاں آباد قدیم دہلی میں شاہ مظفر گیلانی

کی خانقاہ قادریہ مشہور تھیں جو کہ شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچ کے مطابق واقع نزد حویلی نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی سجادہ نشین و پوتے سید موسیٰ پاک شہید اور صوبدار ملتان تھی۔

دسویں صدی ہجری میں شیروان سے آکر شیخ ابوالفتح بن جمال الدین مکی عباسی قادری (953ھ/ 1546ء) جن کے پاس حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا خرقہ مبارک تھا، نے گلزار ابرار کے مطابق آگرہ میں قادریہ مسند ارشاد کو رونق افروز کیا۔ میر سید ابراھیم قادری اور شاہ محمد فیروز آبادی نے دہلی کو روحانیت کے لئے منتخب کیا۔

طبقات شاہجہانی کے مطابق شیخ محمد عبداللہ بن سید عمر (1037ھ/1627ء) نے دہلی کو قادریہ سلسلہ کا مرکز بنایا آپ کے خلفا کا حلقہ کافی وسیع تھا۔ شیخ محمد حسن بن شیخ حسن طاہر نے سفر حجاز میں یمن میں قادریہ سلسلے سے وابستگی اختیار کی۔ اخبار الاخیار میں لکھا ہے، کہ آپ صاحب جمال تھے دیکھتے ہی لوگ ''اللہ اکبر'' پکار اُٹھتے تھے۔ شیخ حسن کے خلفاء دہلی اور آگرہ میں کافی متحرک رہے۔ دسویں صدی ہجری کے دہلی کے قادری بزرگوں میں شیخ فضل اللہ منجو اور شاہ عبدالرزاق جہاں جہانیہ جو کہ وحدت الوجودی بزرگ تھے پھر اُن کے خلفاء شیخ حاجی دہلوی شیخ یوسف دہلوی، سید علی لدھانوی جنہوں نے آپ کے ملفوظات مرتب کئے۔ مانک پور کے حاجی ابراہیم محدث نے آگرہ میں قادریہ سلسلہ کے لیے زبردست کام کیا۔ گلزار ابرار سے پتہ چلتا ہے آگرہ میں آپ نے دروس حدیث کا اہتمام کیا ہوا تھا۔

میر سید عبدالاول بن علاؤ الدین حسینی (968ھ/ 1561ء) جونپور سے دولت آباد آئے اور سید گیسو دراز سے وابستہ ہو گئے لیکن سفر حجاز میں قادری نسبت پائی۔ گلزار ابرار کے مطابق خان خاناں کی درخواست پر دہلی میں آباد ہو کر قادریہ سلسلہ کے فروغ کے لیے زبردست کام کیا۔ شیخ امان اللہ پانی پتی تو وحدت الوجودی بزرگ تھے اور اخبار الاخیار کے

مطابق دہلی میں حضرت غوث الاعظم کا گیارہ ربیع الآخر میں عرس کا بڑا اہتمام کرتے اور عرس مناتے ہوئے 957ھ میں واصل بحق ہوئے۔ اِن کے خلفا میں شیخ تاج الدین زکریا اجودھنی اور شیخ سیف الدین جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے والد ماجد تھے کافی نامور ہیں۔

دہلی، فتح پور سیکری، دکن اور آگرہ میں قادریہ سلسلہ اپنے کمال کی رفتوں پر اُس وقت ہوا جب شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی یہاں قیام پذیر تھے اور آپ کے دست حق پرست پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے قادریہ سلسلہ کی بیعت کی سعادت 985ھ میں حاصل کی۔ اے ہسٹری آف صوفی ازم ان انڈیا میں لکھا ہے کہ:

" In order to satisfy his son's mystical urge, Shaikh Saifu'd-Din initiated him as a Qadiriyya. Later he advised him to become a disciple of the most illustrious living Qadiriyya Pir, Shaikh Musa .On 6 Shawwal 985/17 Dec. 1577 Shaikh 'Abdu'lHaq was given sufi initation into the Qadiriyya order by Shaikh Musa".(Rizvi-II page 83) (3)

حضرت شیخ عبدالحق نے دہلی میں خانقاہ قادریہ قائم کی اور شیخ محدث اور اُن کے بیس خلفاء نے پورے برصغیر ہندوستان میں علم و عرفان کی مسانید ارشاد کو پُر رونق کر دیا۔

مقالہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے تلمذہ کے مطابق اِن میں صاحبزادہ شیخ نور الحق، خواجہ معین الدین، خواجہ خورد، شیخ عبدالجلیل، شیخ محمد یحییٰ، محمد صادق کشمیری ہمدانی، مولانا سلمان کرد، مولانا احمد، مولانا نورالدین احمد آبادی، شیخ طیب اور شیخ یسین نمایاں تھے جنہوں نے قادریہ سلسلہ کو پھیلایا۔

رود کوثر سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا تعلق شاہ ابوالمعالی

www.musapak.com

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ صحبت کا تھا نہ کہ شیخ طریقت کا۔ زبدۃ الآثار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے مرشد سید موسیٰ پاک شہید گیلانی قادری کے بارے لکھتے ہیں کہ

''شرفاء گیلان کہ در دیار اوچ وملتان و لاہور ساکن اند اولاد و احفا و اسجاد ایشانند و از اولاد حضرت شیخ سیف الدین عبدالوہاب اند و خلیفہ راستین و صاحب عز و تمکین شیخ جامع کمالات صوری و معنوی سمی کلیم اللہ شیخ موسیٰ بن شیخ حامد گیلانی بود و کاتب حروف (عبدالحق) باشارت غیبی و حکم لاریبی و باذن و اجازت و امر والد خود کہ از نستبان ایں درگاہ و حاضران کاہ بکاہ و حلقہ بگوشان صحبت این سلسلہ شریفہ بود مرید و محب و مخلص ایشان است و ایشان بامر سلطان زمان و بادشاہ وقت در سلک امرا انتظام یافتہ بتقدیر الٰہی در اقرب اوقات از دست بعضے مریدان عاق شہد لبادت و چشیدہ از عالم رفتند و در ملتان مدفون گشتند و ایں فقیر رباعی در مدح ایشان مطابق واقع گفتہ است

ای دیدہ بیا لقا منظور ببیں
آن جبہ و آن جمال و آن نور ببیں
در وادی ایمن محبت بگذر
ہم موسیٰ و ہم درخت ہم طور ببیں

رحمت اللہ علیہ اجمعین''(4)

خانقاہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے سجادہ نشین شیخ عبدالحق فرحان حقی صاحب نے ''شجرہ قادریہ حقیہ'' جو کہ بصورت ''سلام بہ روح پاک'' ہے، مہیا کیا ہے جس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے:

بہ روح پاک مقدس و مطہر سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بہ روح پاک باب العلم حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہ

جبکہ سلام کے اختتامی کلمات یہ ہیں:

بہ روح پاک حضرت سید حامد گیلانی گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ
بہ روح پاک حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی رحمتہ اللہ علیہ
بہ روح پاک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

اس سلام طریقت قادریہ حقیہ میں سید ابو علی اور سید ابوالحسن علی ایک ہی شخصیت ہیں جیسا کہ زبدۃ الاثار کے آخر میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اداب قادریہ میں اپنے مرشد جمال اللہ جمال الدین موسیٰ پاک شہید کا شجرہ لکھا ہے جو کہ ''ابا عن جد'' چلا آتا ہے۔ تفصیل تعلیقات میں بیان کی جا رہی ہے۔

برصغیر پاک و ہند کے صاحبان علم و عرفان کا شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے توسط سے حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی سے علمی سلسلہ اس طرح مربوط ہوتا ہے۔ ڈاکٹر پروفیسر سعید الرحمن چیرمین شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی میں لکھتے ہیں کہ

''سعید الرحمن بن مولانا محمد بدیع الزمان عن شاہ سعید احمد رائے پوری عن مولانا حبیب الرحمن رائے پوری۔ وکذا الراقم عن مولانا غلام مصطفی قاسمی و مولانا محمد ادریس میرٹھی کلھم عن مولانا عبید اللہ سندھی عن شیخ الہند مولانا محمود حسن عن مولانا محمد قاسم نانوتوی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی عن شاہ محمد اسحاق دہلوی عن شاہ عبدالعزیز دہلوی عن امام شاہ ولی اللہ دہلوی عن شاہ عبدالرحیم دہلوی عن شیخ ابی الرضا محمد دہلوی عن شیخ عبدالحق محدث دہلوی عن شیخ سید موسیٰ پاک شہید گیلانی رحمہم اللہ اجمیعن'' (ص:22)

حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی نے سلسلہ قادریہ کے متوسلین کے لیے تیسیر الشاغلین تالیف کی جو اورِد قادریہ پر مشتمل ہے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی پروفیسر

www.musapak.com

ڈاکٹر فاطمہ زہرا بلگرامی لکھتی ہیں کہ۔

" Awrud-I Qadiryyah, No. 1695,Bankipur Library, Patna .Shaikh Kamal-ud-Din Abul Hassan Musa, who wrote this work, lived in the 16th century and was the Spiritual preceptor of Shaikh Abdul Haq Muhadois Dehli. It deals with the mode of worship, meditation and daily prayers in Qadiri Silsilah. It discusses other mystic pracious like Kashf Qubor (Revelations in graves) viisitation of secrud places, prayers for various occssions, methods to recite Quran, and the ethics and precepts of Qadiri Silsilah. (Qadiri Order Page-31)

تیسیر الشاغلین فارسی مطبع صدیقے فیروز پور انڈیا نے 1309 ہجری میں شائع کی جبکہ ڈاکٹر مہر عبدالحق کا اردو ترجمہ بیکن بکس ملتان نے 1418ھ/ 1997ء میں شائع کیا تو Conventry University U.K. کے Dr. Ian Tablot Reader in South Asian Studies نے لکھا کہ:

"Taiseer ul Shagileen by Hazrat Shaikh-ul-kul Syed Musa Pak Shaheed Gillani ;secend edition of this important work on islamic spirituality is greatly welcomed. This is a well writen and illuminating work which is of

interest both for academic scholars and those engaged on a personal spiritual quest."

سلجوق یونیورسٹی قونیہ ترکی کے صوفی ازم کے پروفیسر Dr.Dilever Gurer اپنی تحقیق Abdul Kadir Geylani, Hayati, Eserleri,Gorusleri میں Qadiriyya in India پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی کی ذات مبارکہ سے طریقہ قادریہ کا برصغیر میں منظم انداز سے آغاز ہوا:

"There are different opinions about who brought the Qadiriyya Sufi Order first to the Indian subcontinent, but it seems to be sure that the Qadiri Tariqat was spread in India two centuries after the death of its founder. Muhammad Enam ul_Haq claims in his work ,"A History of Sufism in Bengal, Dhaka 1975",that the Qadiriyya was brought to India first by the Sufi Abdul karim al_Jili in the year 789/1388.It is certain that Al_Jili came to India in these years and stayed there for some years. Muzammil Haq does not completely agree with this. He says that Al_Jili might have been in India at this time but that the sources do not give any information about his attempts to find new members or to propagate the teachings of the

www.musapak.com

Qadiri Tariqat in India.

In other investigations Shah Nimetullah Wali (731_834/1331_1431)and his children are mentioned to be the first inviters to Qadiriyya in India. According to the traditions, Shah Nimetullah(born in Syria)made after the death of his Pir Abdullah Al_Yafii, travels to North Iran, Samerkand, Herat and Yazd. He then stayed in the Persian town Mahan (district of Kirman)and became after short time the mystic leader of the region and founded the first Shia tariqat, the Nimetullahiyya. Later the Nimetullahiyya was spread in Dakkan as a result of the friendship between Nimetullah Wali and Sultan Shabaddin Ahmad I . (825_839/1422_1436).But it seems to be problematic to consider this Tariqat as an affiliate of Qadiriyya.

Arnold emphasizes the role of the humble and gentle Muslim inviters(missioners) in spreading Islam among the Indian people. He says:"The most important of these inviters was the grandson of the famous saint Abdul Qadir Jilani, Seyyid Yusuf ad_din. Seyyid Yusuf got in his dream the order to leave

Bagdad and to go to India in order to invite the Indian people to Islam. There upon he immigrates to Sind in 824/1422and after an effort of 10years he reaches to invite more then 700 families out of the caste of Lohana to convert to Islam."

But its not sure if Seyyid Yusuf did these efforts in the name of Qadiriyya. It seems to be possible that there was a certain tariqat(Qadiriyya)idea in his work.

In the second part of the 9th/15th century a Qadiri dergah was founded in Uch near by Multan. The founder was Shaikh Bendegi Muhammad Gavs bin(Shamasuddin) b. Shah Emir b. Ali b. Mesud b. Ahmad b. Sayfaddin b. Abdal wehhab al_Jilania) son of Abdul Qadir Jilani.Shaikh.(923/1517)

Muhammad Gavs came to Multan/Uch in 877/1482 (correct Firstly 859/1454and finally 864/1469) together with his family and group of murids. They settled in this area where the Suhrawardiyya is active too.

According to Shaikh Abdulhaq ad_Dehlawi (1052/1642)there was at this time a big need for a spiritual leader in Multan.Because of this the Shaikh

www.musapak.com

and his murids were welcomed by the Amir of Multan and the people of Uch.

Seyyid Muhammad Gavs is the first one to establish the Qadiri tariqat in India and the later generations strengthened it and carried it to the other parts of the country.(5)

سلسلہ قادریہ کے ارتقاء کے حوالے سے البدری لکھتے ہیں کہ

"انڈونیشیا، جنوبی ہند، کیرالا اور ملائیشیا میں حضور غوث پاک کے بڑے صاجزادے حضرت سیدنا محمد عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد کے ذریعہ خوب کام ہوا۔" (ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی جون 1996ء)

حضرت سید عبدالوہاب جیلانی کے سجادہ راستین مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اوچ سے قادریہ سلسلہ کا فیضان جنوبی ایشیا سے مشرق بعید تک وسیع تھا۔اور یہاں کے مبلغین نے بھرپور کام کیا۔اِس کی وضاحت میں Dr.Schimmel لکھتی ہیں کہ:

"It was in Ucch that the first missionaries of the Qadiriyaa settled in the late fifteenth Century from there this order spred into the Subconttinent ,Where it soon gained a firm footing and was carried to Indonesia and Malaysia.A typical example of the spread of the Qadiriyya is given by syed Mohammad Naquib al-Attas, The mysticism of Hamza al

Fansuri (Kuala Lumpur, 1970).This Mystic made the order popular in Malaysia ."

('Schimmel, Mystical Dimensions, P.354).

ملائیشیا کے مشہور صوفی دانشور بزرگ حمزہ فانصوری جن کی کاوشوں سے سلسلہ قادریہ کو مشرق بعید میں فروغ ملا، وہ برملا کہتے ہیں کہ ان کی نسبت شیخ عبدالقادر شاہ جیلان سے ہے:

Beroleh Khilafat'ilmu yan'ali

Daripada'Abdu'l Qadir Sayyid Jilani

الحمدللہ، آج بھی شاہ جیلان قدس سرہ العزیز کا فیضان ہر سو جاری وساری ہے اور گیارہویں شریف کی محافل کا ہر ماہ باقاعدگی سے بڑی عقیدت واحترام سے اہتمام کیا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ

Prof: Arthur میں Indo Pakistani Qadiriyya an overview Buehler لکھتے ہیں کہ

"Historically, Abdal-Qadir's relatively uniform high status among diverse segments of the South Asian Muslim community has clearly demonstrated the continued faith in his mediatory ability for over half a millennium. This combined with vigorous sufi activity by indo-Pakistani's, partially explains why the Qadiriyya will continue to be one of the most

www.musapak.com

wide spread international sufi lineages."

(Page:19)

المختصر جنوبی ایشیا میں سلسلہ قادریہ کے فروغ کے ضمن میں خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

''سید محمد غوث گیلانی، مخدوم شیخ عبدالقادر ثانی، سید موسیٰ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس سلسلہ کو عہد مغلیہ میں فروغ دیا''۔(تاریخ مشائخ چشت ص:134)

شیخ محقق نے کیا خوب کہا ہے:

آں نور کہ از مشرق جیلان تابید
بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید
زو مشرق و مغرب شدہ روشن آخر
از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ وہ نور جو جیلان کے اُفق سے پھوٹا، جس نے دنیا اور لوگوں کو منور کر دیا، اس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے، اوچ اور ملتان کا اسی سے ظہور ہوا۔

ماخذ وتعلیقات:

1. J.Spencer Terimangham,The Sufi Order in islam, Oxford univeristy press Bly House London Page-97
2. Fatima Zehra Bilgrami, History of the Qadiri Order in India. AMU P.hd Theses Page-7
3. Syaid Athar Abbas Rizvi, A History of sufism in

www.musapak.com

India,Vol-II, suchail Academy, Lahore, Pakistan Page 83

4۔ زبدۃ الاثار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی مطبع بکسکنگ کمپنی بمبئی۔ صفحہ:30,29/اردو ترجمہ علامہ اقبال احمد فاروقی، مسعود پرنٹر میکلوڈ روڈ لاہور۔

سلسلہ عالیہ قادریہ کے آداب

زبدۃ الاثار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی سلسلہ عالیہ قادریہ کے آداب بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''ہمارے شیخ سید جمال اللہ جمال الدین موسیٰ بن سید حامد بن عبدالرزاق بن عبدالقادر بن محمد بن شمس الدین بن شاہ میر بن علی بن مسعود بن احمد بن الصفی بن عبدالوہاب بن شیخ الاسلام عبدالقادر الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماہ شوال 985ھ کو ہمیں بعض معمولات کی اجازت عنایت فرمائی اور اس ظاہری شریعت کا احترام مقدم فرمایا اور کلام اللہ اور سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان بزرگانِ قادریہ نے ہمیشہ عقائد اہل سنت پر عمل کیا۔ ریاضت نفس، صبر جمیل، طلب مولیٰ، مصائب پر تحمل، لگاتار جدوجہد، علم دینی کی پیاس، فقراء کی مجلس، بادشاہوں سے اجتناب، اغنیاء سے دوری، اللہ سے ہر وقت دعا التجا، شیطان کے مکر سے توبہ واستغفار، اللہ کی رحمت کے امیدوار، دل وحزن ورقت، جولانی فکر، اخوت ومودت، مساکین پر رحم، جود وسخا کا اختیار کرنا، بخل سے پرہیز، تمام امور میں میانہ روی، فواحشات سے اجتناب، الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (اللہ کی خاطر کسی سے محبت یا نفرت کا تعلق رکھنا)، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، دین

کے معاملات میں استقامت کے ساتھ پابندی، نزاعی امور کو چھوڑنا، طبیعت میں خوش مذاق، احوال و کرامات کو ترک کر دینا، حکم قضا پر سر تسلیم خم کر دینا۔ محبت شیخ میں غرق رہنا، اپنی توجہ شیخ میں لگائے رکھنا۔ تمام احوال میں جمعیت قلب کا اختیار کرنا، تمام اشیاء میں مشاہدہ حق کرنا جیسے امور اِن کی سیرت کا حصہ ہیں‘‘۔

سلسلہ طریقت قادریہ حقیہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی ٹرسٹ دہلی کے زیر اہتمام کتاب ’’حیات و علمی خدمات شیخ عبدالحق محدث دہلوی‘‘ میں شیخ محقق کا سلسلہ طریقت قادریہ بیان کیا گیا ہے جو بعد از تصحیح یہاں برائے حصول برکت لکھا جارہا ہے:

الھی بحرمتِ آقائے دوعالم تاجدار مدنیہ حضور پُرنور حضرت احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الھی بحرمت امیرالمومنین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ
الھی بحرمت سیدالا صفیاء حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ
الھی بحرمت سیدالشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
الھی بحرمتِ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
الھی بحرمتِ حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ
الھی بحرمت حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ
الھی بحرمتِ حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ
الھی بحرمتِ حضرت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ
الھی بحرمتِ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الھی بحرمتِ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت شیخ ابوالحسن ھنکاری رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی غوث صمدانی محی الدین سید عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت شیخ عبدالسلام صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سید ابوالعباس احمد حلبی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سیدنا ابوعلی مسعود رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سید ابوالحسن علی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سید شاہ امیر رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سید محمد غوث بندگی اوچی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سید عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سید حامد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ حضرت سید جمال الدین موسی پاک شہید ملتانی رحمۃ اللہ علیہ
الھی بحرمتِ امام المحدثین، محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث

www.musapak.com

قادری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

دل میں دے اپنی محبت بعد ترک ماسوا
خاندان قادری کے اولیاء کے واسطے

5- Dr. Dilaver Gurer,Abdulkadir Geylani: Hayati, Eserleri, Gorusleri (Abdul Qadir Jilani: Life, Work, Views) Insan Yayinlari / Insan Publications, Istanbul Turkey.Page 344 to 346 . (بشکریہ محمد قاسم چشتی نظامی استنبول ترکی)

Special thanks to the Author Dr. Dilaver Gurer for E-mailing desired pages of the book.

[Courtesy: Translated from Turkish into English by B. Yurek-Colonge, Germany: Sunnirazvi-net].

www.musapak.com

منابع :

جامع الطرق از سید برہان الدین قطب عالم بخاری، قلمی
منبع البرکارت از شیخ شرف الدین قریشی، قلمی
گلشن ابراہیم از محمد قاسم فرشتہ، لکھنو 1988ء
خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری، لکھنو 1973ء
تحفت الکرام از میر علی شیر ٹھٹھوی، کراچی 1959ء
واقعات کشمیر از محمد آعظم کشمیری، لاہور 1995ء
گلزار ابرار از محمد غوثی، کراچی 1395ھ

ملفوظ رزاقی از نظام الدین سہالوی، لکھنو 1896ء
اخبار الاخیار از شیخ عبد الحق محدث دہلوی، دہلی 1332ھ
مرادنِ خدا از ضیا علی قادری، دہلی 1990ء
سفینۃ/سکینۃ الاولیا از داراشکوہ، لکھنو 1876ء
مخزن الکرامات از کریم الدین، حیدر آباد دکن 1320ھ
مخزن القادریہ از ابوالفتح شمس الدین، قلمی
مراۃ العالم از محمد باقر، قلمی
گنج ارشدی از غلام رشید، قلمی
مراۃ الخیال از شیر خان لودھی، بمبئی 1926ء
بحر السرائر از سید سعد اللہ رضوی، قلمی
تذکرہ غوثیہ از سید گل حسن، کراچی 1976ء
منتخب التواریخ از عبد القادر بدایونی، کلکتہ 1925ء
رود کوثر از شیخ محمد اکرام، لاہور 1979ء
حیات وعلمی خدمات شیخ عبد الحق محدث دہلوی از ڈاکٹر علیم اشرف خان دہلی 2001ء
حیات شاہ عالم، گجرات انڈیا 2000ء
شجرہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ کچھوچہ شریف 1437ھ
پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں لاہور۔2000ء
تذکرہ مشائخ قادریہ مجیدیہ بدایوں 2016ء
تاریخ مشائخ چشت دہلی 1989ء

ما بلبل بوستان قدسیم
شہباز سفید دست انسیم
مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی قادریؒ

ہمایوں دیوان فقر مستطاب

ولایت بیان، سراسر عرفان، سید السادات، قطب الاقطاب، جگر گوشہ سید الکونین، نور حدیقہ حسنین، گل گلزارِ عارفین،

نائب مناب غوث العالمین

حضرت سید محمد غوث الملقب بہ شیخ محمد، المتخلص بہ قادری حسنی حسینی الجیلانی
در آستانہ متبرکہ اوچ شریف

www.musapak.com

باب نہم

دیوان قادری

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی اوچی قادری عالم باعمل، صاحب صوری معنوی، مرشد کامل اور باکمال شاعر تھے۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی عرفانی شاعری میں ذوق رکھتے تھے تخلص قادریؔ فرماتے تھے۔ اخبارالاخیار میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ:

”دیوان غزل نیز ترتیب دادہ، قادری تخلص می کند“ (صفحہ:402)

شیخ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ فن شعرگوئی سے بھی آپ کو خاصا ربط تھا۔ آپ نے غوث پاک کی منقبت میں متعدد نظمیں لکھی تھیں آپ کا ایک دیوان بھی ہے آپ کا تخلص قادری تھا آپ بڑے ذوق سے ترجیعات کہتے تھے ان میں چند اشعار یہ ہیں۔

ترجیع بند

رندیم و قلندریم و چالاک — مستیم و معربدیم و بیباک
جامیم و صراحییم و بادہ — دردصدفیم و بحر و خاشاک
والی ولایت شش و پنج — حامی بلاد فہم و ادراک
مجموعہ راز عالم دل — منصوبہ کشائی سر لولاک
بگذشتہ ز خویش بے کدرت — مگذشتہ ز عشق جوہر خاک
آئینہ صاف باغل و غش — صافی دل و پاک رائے شکاک

گر صاف شوی و پاک دایم — می گوی چو قادری تو ناپاک
ما بلبل بوستان قدسیم — شہباز سفید دست انسیم

(اخبارالاخیار)

لیکن پنجاب یونیورسٹی لاہور میں موجود دیوان قادری قلمی میں درج بالا ترجیعات کے اشعار کے مصرعوں کی ترتیب اور الفاظ میں فرق ہے۔ مثلاً ”قادری تو ناپاک“ کی بجائے ”قادری ز دلِ پاک“ لکھا ہوا ہے۔

دیوان قادری 282 عرفانی غزلیات سے مرقع ہے اور ترجیعات کے 12 بند ہیں۔ جن میں صوفیانہ روایت کے ساتھ بھرپور شاعری کی گئی ہے۔

مولانا جامی کی عقیدت:

مولانا عبدالرحمن جامی حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی قادری اوچی قدس سرہ کی خدمت میں اپنی عقیدت کے اظہار کے لیے اشعار بھیجتے تھے شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ:

”مولانا جامی اکثر عریضہ اشعار خود بخدمت شریفش می فرستاد“

شاہ محمد غوث بندگی جام وحدت کا پلا
عکس نظر آئے تیرا مجھ میں، تو مجھے ایسا بنا
ایسی نگاہ جاناں کرو، اب عشق کا قطرہ ملے
تھی عنایت جامی پر جو، مجھ پر رنگ ایسا چڑھا

(فیض ہوتوی)

وجدانی کیفیت:

دیوان قادری کے اشعار صوفیاء کے ہاں بڑی وجدانی کیفیت میں پڑھے

www.musapak.com

جاتے ۔منتخب التواریخ میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری نے لکھا کہ

''اِس وقت حضرت قادری کے اشعار میری روح کو بے چین کئے ہوئے ہیں ۔اس لیے مزید لکھنے سے معذور ہوں''

شاہ ابوالمعالی لاہوری نے حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کی کتاب ''مفتاح الاخلاص'' سے بھی استفادہ کیا اور ''تحفۃ القادریہ'' تالیف کی۔

مخطوطات:

دیوان قادری کی اس وقت درج ذیل کتب خانوں میں قلمی نسخہ جات دستیاب ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔لاہور پاکستان

کتب خانہ منعمیہ۔میتن گھاٹ پٹنہ انڈیا

ڈاکٹریٹ:

ڈاکٹر سائرہ خانم نے تہران یونیورسٹی ایران سے دیوان قادری پر پی ایچ۔ڈی کی ہے۔جس کے لیے پنجاب یونیورسٹی لاہور میں موجود دیوان قادری کے قلمی نسخہ کو منتخب کیا اور تصحیح متن کی سعادت حاصل کی۔

شرح دیوان قادری:

ڈاکٹر محمد جمیل قلندر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد نے دیوان قادری کی ابتدائی غزلیات کا اردو ترجمہ وشرح لکھی ہے جو کہ قسط وار مجلہ آئینہ کرم میں شائع ہوئی ہیں۔تبرکاً

ای دلِ زِجورِ زُلفِ اُو تاکی کُنی فریاد را
ہندو کہ دید اندر جہاں، کُو داد خواہد داد را

مشکل الفاظ کے معنی۔

جُور: ظُلم

جُورِ زُلف: محبوبہ کی زُلف کی ظُلم وزیادتی

تاکی: کب تک؟ (استفہام زمنی ہے، یعنی وقت سے متعلق سوال)

ہندو: ذُو معنی لفظ ہے۔فارسی غزلیات میں ہندو کالے کو بھی کہتے ہیں۔اور ہندوستان کے رہائشی (ہندو قوم کے ایک فرد کو بھی (اور سیاہ ہونے کے اعتبار سے محبوبہ کی زُلف کو بھی۔

کُو: جس نے (اسم موصول کے طور پر استعمال ہوا ہے)

داد: عدل وانصاف

دادخواہد: عدل وانصاف چاہتا ہے۔

شعر کا ترجمہ وتشریح:

اے (میرے) دِل! تُو کب تک اُس کی زُلف کی فریاد کرتا رہے گا؟ کس نے دُنیا میں (ایسا) ''ہندُو'' دیکھا ہے، جو عدل وانصاف کے لئے عدل وانصاف چاہتا ہے؟

انسان اس دُنیا میں دکھ درد جھیلتا ہے اور اس پر جزع فزع کرتا ہے۔اس لئے کہ وہ پس پردہ خلاقِ ازل کی حکمتوں اور مصلحتوں کو نہیں جانتا۔جیسے کہ ایک ناداں مریض جراح کی حکمت ومصلحت سے لاعلم ہوتا ہے۔لہٰذا وہ جراح کے ہاتھ میں چُھری دیکھ کر اُسے ظلم وزیادتی پر محمول کر دیتا ہے۔عربی مقولہ ہے: تُعرَفُ الاشیاءَ بِاضدادھَا (اشیاء اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں)۔ہماری کائنات میں جہاں روشنی ہے، وہاں اندھیرے بھی ہیں۔اندھیروں کا یہی وہ پس منظر (Background)

www.musapak.com

ہے، جس میں روشنی اُبھر اور نکھر کر سامنے آتی اور دکھائی دیتی ہے، جیسے لوحِ سیاہ (blackboard) پر سفید چاک سے لکھی ہوئی لکھائی۔ یہاں ''شر'' کے پس منظر میں ''خیر'' نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے۔ یہاں شدید بھوک میں کھانے، پیاس میں پانی اور سخت تھکن میں آرام کا مزہ آتا ہے اور جدو جہد اور محنت و مشقت کے کٹھن مراحل سے گزرنے کے بعد کامیابی اور کامرانی اچھی لگتی ہے۔ گویا لذت (Pleasure) اور مسرت (Joy) کے حصول کے لئے دکھ (Pain) اور غم (grief) کی بھٹی سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ سب محبوب حقیقی کی مشیت کی اسکیم کا ایک ناگزیر حصہ ہے۔ جس کی طرف قرآن حکیم کی یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔

وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (ہم تمہیں خیر و شر کی آزمائش سے گزار کر اُبھارتے اور نکھارتے ہیں، اور پھر کہیں جا کر تم ہماری طرف لوٹائے اور پلٹائے جاتے ہو)۔ اور بطورِ آزمائش خیر و شر سے گزارنے کا یہ عمل (process) بھی مشیت ربانی کے نظام عدل و انصاف سے مربوط (linked) ہے، جس کے پیش نظر یہاں محبوبِ ازل کی زُلف کی ظلمتوں یا ظلمتوں کی زُلف کی شکایت کرنا دراصل پردہ غائب میں پوشیدہ ربانی مصلحتوں اور حکمتوں سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

دیوانِ قادری کے مصنف یہاں ایک نہایت باریک و عمیق نکتہ سامنے لانا چاہتے ہیں کہ چونکہ نظام کائنات ربانی عدل و انصاف پر قائم ہے (جس کے بغیر اس کا وجود، بقاء اور ارتقاء یکسر ناممکن ہے) لہٰذا اس کے خلاف شکایت کرنا اور عدل و انصاف چاہنا اس طرح ہے جس طرح عدل و انصاف کے خلاف، عدل و انصاف کی خاطر، عدل و انصاف مانگنا۔''

(مجلہ آئینہ کرم شمارہ 31 صفحہ:41)

صوفیانہ رنگ:

حضرت بندگی مخدوم نے صوفی روایات کے تحت اپنے کلام میں صوفیانہ رنگ میں الفاظ استعمال کیئے ہیں۔ اے ہسٹری آف صوفی ازم ان انڈیا میں لکھا ہے کہ:

"A selection of eight of his verses quoted by Shaikh Abdul Haq indicates that he used traditional Sufi similes such as qualandar, the wine bottle, the wine_cup and exuberance"

(Rizvi-II page 58)

حضرت مخدوم بندگی قادریؒ فرماتے ہیں کہ:

بعشق شاہد زیباو قول مطرب خوش خوان
بلا ای ساقی رعنا شراب بخودی فرما

انسان دوستی اور روشن خیالی:

حضرت مخدوم بندگی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات اور قدامت پسندی میں جکڑے ہوئے معاشرہ میں روشن خیالی اور فراغ دلی کی علمی و ادبی اور روحانی و ثقافتی روایات کو فروغ دیا اور نویں صدی ہجری میں انتظامی و سیاسی عدم استحکام اور مذہبی و روحانی انتشار میں فکر و نظر میں انسان دوستی کے رویوں کو فروغ دیا۔ برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء میں لکھا ہے کہ:

''برصغیر کی مسلم روحانی تاریخ میں یہ حادثہ بہت دلچسپ ہے کہ جس زمانے میں نقشبندی مکتبہ فکر کے حوالے سے راسخ الاعتقادی کے احیاء کی جدو جہد کا آغاز ہوا، اسی زمانے میں راسخ الاعتقاد تصوف کا اہم ترین مکتبہ فکر قادریہ راسخ

www.musapak.com

الاعتقادی کے خلاف صوفیانہ بغاوت کا مظہر بن گیا۔ یہ مکتبہ فکر ایشیائی سنیوں کا مقبول ترین صوفیانہ سلسلہ ہے ہند میں اس کا رواج سید محمد غوث سے ہوا۔"

حضرت مخدوم بندگی قادریؒ فرماتے ہیں کہ:

گفت ای قادریؒ مسکین خوار است بہ ہندوستان
در مسند بہ نادان پروردہ چرا باشم

(غزل ۲۳۱)

مقبولیت عامہ:

حضرت مخدوم بندگی کی ذات والا صفات سے جنوبی ایشیا میں سلسلہ عالیہ قادریہ کو فروغ حاصل ہوا اور آپ نے خلوص سے بھرپور اپنے کلام میں عام فہم انداز کو اپنایا جس کی وجہ سے اسے مقبولیت عامہ ہوئی۔ "درود غوثیہ" میں لکھا ہے کہ

"غوث الملت حضرت غوث بندگی کے کلام میں جذب و مستی اور خلوص بھرا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ کہا عالم جذب و مستی میں کہا۔ اپنے جد اعلیٰ حضرت غوث العالم کی مدح میں جب بھی نغمہ سراء ہوتے ہیں تو اُن کا عالم دیدنی ہوتا ہے"

(میر حسان الحیدری صفحہ 35)

حضرت مخدوم بندگی قادریؒ فرماتے ہیں کہ:

عروسان بستان حراماں و رقصاں
کرفتہ گلستان دلبہای چوما
زطفل چمن بشد دل باغ خنداں
بجام و سرودش کشید آرزو ما
جو شد کوزہ گل بدو کفت سوسن
کہ ساغر ز نرگس زماما سواہا

یہی وجہ ہے کہ مخدوم بندگی قادری نے مقامی زبان کے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں مثلاً فرماتے ہیں کہ

فردوس با نعیمش جناب با نسیمش
با شد اکر نہ باشد "ارمان" مانباشد

غزل۔۸۹

"ارمان"، جس کے سرائیکی میں معنی "غموں میں ڈوبی ہوئی حسرتیں" ہے۔

عشق حقیقی:

دیوان قادری میں عشق حقیقی اور اسرار حقیقت کے رموز سے آگاہی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر سائرہ خانم لکھتی ہیں کہ:

"سید محمد غوث گیلانی اوچی کی غزلیات عشق وسخن، سوز وتپش، سلوک وطریقت اور اسرار حقیقت کی باتوں سے لبریز ہیں جس سے کلام میں ایک دلکشی، ایک حسن وانفرادیت پیدا ہوجاتی ہے۔ حافظ کی مانند محمد غوث گیلانی حقیقی ومجازی دونوں انداز اپنائے ہوئے ہیں"

(پیش لفظ۔ ایم اے مقالہ دیوان قادری ص:۳۵،۳۶)

حضرت مخدوم بندگی قادریؒ فرماتے ہیں کہ:

ہمہ عالم پر از عشق است و ہر سو طور با موسیٰ
چو خضر از جانب ظلمت بر آور آبِ حیوان را
ہلا اے قادریؒ کردند عقل و نقل از حکمت
کمال از عشق می باید بحمداللہ مردان را

www.musapak.com

انداز حافظ و رومی:

دیوان قادری کی ہر غزل بلکہ ہر شعر عرفانی رنگ میں مکمل ہے اور حضرت مخدوم بندگی رحمۃ اللہ علیہ ''وحدت الوجود'' کے رنگ کو ''وحدت الشہود'' سے نمایاں کر کے ''وحدت المخلوق'' کا درس دیتے ہوئے سنائی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ رحمۃ اللہ علیہ و رومی رحمۃ اللہ علیہ کے افلاک عرفان میں محو پرواز ہیں۔ ڈاکٹر رضیہ سلطانہ کیا خوب لکھتی ہیں کہ

''این دیوان قادری گنجینہ نایابِ علم و معرفت است آغازش از این چہار بیت می شود کہ غزلِ اولِ دیوان است''

زبحرت قطرہ (ای) عالم، زِ چاہت جُرعہ (ای) دریا
مہ ازمہرتو یک ذرہ ، و خُود از ماہِ تو بادا
تُو آن مطلوب جانانی کہ پیدائی و پنہانی
گہی بحری ، گہی کانی، تُو ئی گوہر درین دریا
مشودر بندماومن، بگو از وادیٔ ایمن
و آبا ما بہ میخانہ کہ انیست آخرت مأوا
زِتاب ِ آتشِ ہجران مسوزاں قادری را جان
ہ ناز وعشوۂ خوباں بود از صورت و معنا

قادری میگوید:

بقصدِ جان غمگینم آلا اے سوخ بنگر بین!
کشیدہ خنجر مژ گان، چہ داری قصدِ ازین غوغا
پہرہ حُسنِ حقیقی ہر جادر پیکر مجاز جلوہ گراست آتشِ عشق و محبت کہ درسینہ ھا روشن است این ھمہ نتیجۂ رونمائی حسنِ حقیقی است

محمد حافظ شیرازی ھم میگوید:

خمی کہ ابروی شوخ تِو در کمان انداخت
بقصدِ جان من زار و ناتوان انداخت

چشم، مژ گان، ابرو، لب، رخسار، روی، زنخدان، پیشانی و زلف صلاحِ حسنِ حقیقی اندکہ سینہ عشاق رامی درند قادری میگوید:

دلم شُد از سرِ زُلفت، پریشان گفتمش، گفتا
ہوای بند چون دارد، صلاتش ہر زَمن برجا

خواجہ حافظ میگوید:

خلاصِ حافظ از آن زلفِ تابدار مباد
کہ بستگان کمند ِ تو رستگار انند

قادری میگوید:

از قُل قل ِ تُو جان با شد قابل ''قالو ابلیٰ''
ہر لحظہ یا دم میدہد از مشربِ شاہ و گدا

معروف رباعی گو صُوفی بزرگ باباطاہر عریاں می گوید:

من از ''قالو بلیٰ'' تشویش دارم
گناہ از برگ داراں بیش دارم
چون فردا نامہ خواناں نامہ خوانند
من در کفِ نامہ سردر پیش دارم

قالو بلیٰ: آیتہ مبارک قرآن است؛ واشارہ است بطرف روز اول کہ وقتی خداوند ھمہ روح ھارا جمع کرد وگفت: الستُ بربکم و آنہا جواب دادند قالو بلیٰ'' بی شک تو خدای ما ھستی۔ یعنی آنہا اقرار ربوبیت کردند۔

www.musapak.com

قادری میگوید:

اسرارِ شوقِ عشقِ تو کان گنج سر مدیست
گنجور قادری است، شنواین درودرا

مولانا جلال الدین رومی می گوید:

عشق ہای کزپی رنگی بود
عشق نبود عاقبت ننگی بود
عشق بر مردہ نبا شد پا ئیدار
عشق برحی و بر قیوم دار

(خدا) تو جان آفرین ہستی و جانِ جان ھم بلکہ جانان ھم ھستی ای تو پیکرِ م آفریدی وروح ھستی روح چہ تو روحِ روحِ ھستی، پس تو محبوب ِروحِ ھستی از ازل تا ابد ھستی قادری

حضرت بندگی مخدوم می گوید:

من تن شدم، تو جان شدی، جان چہ کہ جانِ جان شدی
جان رایکی جانا نہ ای از ابتداء تا انتہا

(غزل ۴ شعر ۱۰)

امیر خسرو دھلوی کہ بدستِ حضرت نظام الدین اولیاء بیعت کردہ بود ولقب ترک اللہ داشت ۔اورا ببلبلِ ہند ھم میگویند، گفتہ است:

من تو شدم، تو من شدی
من تن شدم، تو جان شدی
تاکس نگوید بعد از ایں
من دیگرم، تو دیگری

خود بینی خدا بینی است ۔قادری حضرت بندگی مخدوم می گوید:

بشارت می رسد ھر دم زِ اسرارِ قدَر مارا
بکُوی یار می گردم چہ بینی در بدر مارا!

نیز گوید:

ساقیا جام وحدتم فرما
کہ ملولم زکثرت رفاق

(غزل ۱۹۶)

المختصر قادریؔ فرمود:

مظہر انسان بمظہر روی آردلاجرم
آیت انا الیہ راجعون مشتمل

(غزل ۲۱۱)

درشرح و فی انفسکم افلا تبصرون، مغربی نوشت کہ

فتمش خواہم کہ بنیم مر ترا ای نازنین
گفت خواہی گر مرابینی بروخودرا بہ بین
فتمش باتو نشستن آرزو دارد دلم
گفت گرایں آرزو باشد ترا باخود نشیں
فتمش بی پردہ باشد گر سخن گویم رواست
گفت در پردہ نشاید گفت باما پیش ازیں

مرا ھر لمحہ ھر لحظہ و ھر ثانیہ از اسرارِ قضاء قدر مژدہ می رسد چرا بمن جاھای دیگر می جوی من کہ طواف کوی یار میکنم ۔

"یکی را بگیر و محکم بگیر"

مخدوم بندگی میگوید کہ برای حس کردنِ این، راہنمائی مناسب باید داشت ۔

www.musapak.com

دھان و چشم و زلف تو چون صاد و میم و دال آمد
بحمد اللہ کہ ھر حالی صمد شد راھبر مارا

(غزل ۷ شعر ۷)

دھان یعنی حدیث قدسی زبانِ حضرت محمد ﷺ است۔ چشم حضرت محمدؐ بوقتِ معراج بطرفِ خدا گران بود زلف موی مبارک حضرت محمد ﷺ، حضرت بندگی مخدوم می گوید کہ خدارا شکر راھبر ما یعنی پیغمبر ما حضرت محمد ﷺ است کہ در او خدا ''صمد'' ظاھر شدہ است۔ خدا خودش گفتہ است کہ من در ھیچ چیز اینطور ظاھر نشدہ ام کہ در انسان شدہ ام۔ خدارا شکر کہ ''صمد'' راھبر ما است۔

نیز مخدوم قادریؒ میگوید کہ

عالمی روشن شد از نور جبین احمدی
جہل بو جہل از کجا و ظلمت شیطان کجا ست

(غزل ۵۰)

اختتام دیوان قادری بر ترجیعات با این اختتامی شعر می کند چناں کہ حضرت بندگی مخدوم پیر و جانشین صادق حضرت شاہ جیلانی است:

ما بلبل بستانِ قدسیم
شھباز سفید دست انسیم

من بُلبلِ بوستان حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ام و دوستِ و نگھبان عرفا ھستم۔

(تعلیقات جامع الاقوال)

تصحیح وتدوین جدید دیوان قادری:

دیوان قادری کی بیشتر غزلیات کی تصحیح و تدوین جدید ڈاکٹر معین نظامی LUMS یونیورسٹی لاہور نے بھی کی ہے جو کہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ جبکہ

دیوان قادری کی اشاعت خانقاہ منگانی شریف کے زیر اہتمام ہو رہی ہے۔

پیغام محبت وعدل:

المختصر حضرت مخدوم بندگی رحمۃ اللہ علیہ نے دیوان قادری میں انسانیت کی معراج کیلئے پیغام محبت وعدل دیا ہے، فرماتے ہیں کہ:

وفا و مھر بیاموز و از جفا ناگذر
کہ چروان جہانرا با عدل بہ ایجاز

(غزل ۱۶۱)

ترجیعات:

دیوان قادری کا اختتام ترجیعات کے اس آخری شعر پر ہوتا ہے

ما بلبل بوستان قدسیم
شھباز سفید دست انسیم

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی قادریؒ کہتے ہیں کہ وہ شاہ جیلان کے گلستان کے نغمہ سرا ہیں جو عارفوں کے نگھبان ہیں۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں کہ ترجیع کا آخری شعر تلمیح ہے ساتھ وراثت نسبت شھبازیت کہ جناب غوثیہ سے کیونکہ ''باز اشھب'' حضور غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی کے القاب میں سے ایک لقب تھا قصیدہ قطبیہ میں حضرت شاہ جیلان قدس سرہ خود فرماتے ہیں کہ:

انا بلبل الافراح املاء دوحھا
طربا و فی العلیاء باز اشھب

www.musapak.com

منابع:

دیوان قادری از مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی (قلمی) ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور (بشکریہ پیر طاہر حسین قادری)

اخبار الا خیار فی اسرار الا برار از شیخ عبد الحق محدث دہلوی انجمن آثار و مفاخر فرھنگی، دنشگاہ تہران، ایران صفحہ 402

پاکستان میں فارسی ادب، / 1 ۲۳۸ ۔ ۲۳۹؛ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند، ۱ / ۹۸؛ تذکرہ شعرای پنجاب، ۲۹۰؛ درود غوثیہ، ۳۵:

خزینۃ الاصفیا، ۱ / ۱۱۵ ۔ ۱۱۷؛ فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، ۳ / ۱۹۷۷؛ ۷ / ۲۲ع؛ فہرستوارہ کتابہای فارسی، ۲۲۸۵؛

Dictionary of Indo_Persian Literature, 438;

A History of Sufism in India , 2/57-58.

دانشنامہ ادب فارسی در شبہ قارہ، بخش سوم جلد چہارم، ص: ۱۳۸۰ مقالہ

مجلہ آئینہ کرم ۔ جھنگ شمارہ نمبر 23 سے 33 (بشکریہ پیر سید رفاقت علی کاظمی قادری)

مقالہ دیوان قادری، از ڈاکٹر سائرہ خانم، ایم. اے (پنجاب) پی ایچ ڈی تہران (بشکریہ ڈاکٹر عارف نوشاہی)

برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء از قاضی جاوید، نگارشات لا ہور صفحہ: 166

جامع الاقوال والا سرار تدوین جدید و تعلیقات از ڈاکٹر رضیہ سلطانہ، نظر ثانی پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی (زیر طبع)

باب دہم

عہد عصر کی قادری خانقاہیں

دربار عالیہ قادریہ غوثیہ حضرت محبوب سبحانی اُوچ شریف

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی قدس سرہ نے اوچ شریف میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی مسند ارشاد کو جب زیب و زینت کیا تو اس مرکز روحانیت کی ابتدا مسجد مبارک کی تعمیر سے کی گئی۔ موجودہ مسجد کے بارے علامہ نوشاہی لکھتے ہیں کہ:

مسجد قادریہ:

"دربار شریف غوثیہ محبوبیہ کے شمالی جانب عظیم الشان مسجد ہے تین گنبد ہیں سامنے کی دیوار پر کاشی کا کام بڑا خوبصورتی سے بنا ہوا ہے جو دیدہ زیب ہے مسجد کے محراب پر یہ آیت شریف لکھی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُھۡتَدِیۡنَ۔

مسجد کے محراب کے شمالی طرف لکھا ہے

"المومن فی المسجد کالسمک فی الماء"

محراب کے جنوبی طرف لکھا ہے

"المنافق فی المسجد کالطیر فی القفس"

درمیان میں یہ لکھا ہے۔

چراغ و مسجد و محراب و منبر

ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر

بخط طغرا اسمائے گرامی اللہ۔ محمد۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ حسن۔ حسین لکھے ہیں۔ مسجد کے تین دروازے ہیں درمیانی دروازہ کے اوپر یہ عبارت تحریر ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔

بعونہ تعالیٰ این مسجد معلی در زمانہ حضرت مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین ثانی سجادہ نشین ششم در 1082 ہجری المقدس قرار یافت۔ پس در عہد حضرت مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین صاحب سابع سجادہ نشین بیستم باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار در ۱۳۲۴ ہجری مرمت یافت۔

شمالی دروازہ پر باہر کی طرف لکھا ہے۔

"عجلوا بالصلوۃ قبل الفوت"

جنوبی دروازہ کے اوپر تحریر ہے۔

"عجلوا بالتوبۃ قبل الموت"

یہ مسجد حضرت سید محمد شریف المعروف مخدوم شیخ محمد شمس الدین ثانی بن سید عبدالقادر ثالث بن سید حامد گنج بخش کلاں نے ۱۰۸۲ھ/ ۱۶۷۱ میں تعمیر کرائی جس کی تاریخ یہ ہے۔

www.musapak.com

قطعہ

از نایات خدا بیچون و چند　　شیخ شمس الدین پیر اقبال مند
در جوار خانقاہ غوث حق　　کرد تعمیر عمارت دل پسند
مسجد عالی بہ از خلد بریں　　صد چو رضوان خدمتش را دست بند
خوش بنائے بے ستون قبہ دار　　قبہ ائے چرخ پیش او نژند
سال تاریخ خرد سنجیدہ گفت　　وہ چہ مسجد رشک فردوس بلند

1082ھ(1)

خانقاہ قادریہ:

سلسلہ عالیہ قادریہ کا جنوبی ایشیاء میں روحانی مرکز خانقاہ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ ہے جوکہ عوام الناس میں ’’دربار حضرت محبوب سبحانی اوچ شریف‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔علامہ نوشاہی لکھتے ہیں کہ

’’یہ خانقاہ اوچ گیلانی میں ہے۔سب سے پہلے ۹۷۵ھ/ ۱۵۶۷ میں یہ روضہ مخدوم سید حامد محمد گنج بخشؒ کلاں نے گنبد دار تعمیر کرایا۔تاریخ ہے ’’بہد شیخ حامد‘‘ اس کے بعد ان کے پوتے سید محمد شریف المعروف مخدوم شیخ محمد شمس الدین ثانیؒ نے اپنے عہد خلافت میں ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء میں اس کو وسیع محل شریف مسقّف تیار کرایا۔ابیات مشعر تاریخ جو پتھر کی اینٹ پر کندہ ہیں اور محل شریف کی شمالی دیوار پر وہ پتھر نصب ہے یہ ہیں۔

’’یااللہ‘‘

اے آمدنت مبارک بادا

حمد ایزد راکہ آخر گشت کا راز ابتدا　　در زمان صاحب سجادہ شیخ مقتدا
آنکہ شمس الدین محمد اسم او عالیقدر　　کز اشارات مشائخ بانی جائے ہدا
چیست تاریخ بنا پرسیدم از الہام غیب　　گفت شاداں: خانقاہ باد رآمد بابہا:

۱۰۶۸ھ

محل شریف کے اندر گلکاری بہت ہوئی ہے باہر کی دیوار پر کاشی کا کام نہایت دلفریب ہے اس محل شریف میں ۷۹ قبریں ہیں دروازہ کے سامنے بلند چبوترہ پر دو مزار ہیں مغربی مزار بندگی سید محمد غوثؒ کا ہے اور مشرقی مزار آپ کے فرزند اکبر سید عبدالقادر ثانیؒ کا ان دونوں مزارات کے گرد سنگ مرمر کا جنگلہ لگا ہے اس سے نیچے کے چبوترہ پر مشرقی قبر سید مبارک حقانیؒ کی اور اس سے مشرقی سید محمد نورانیؒ کی اور اس سے مشرقی سید عبداللہ ربانیؒ کی ان قبور کے گرد لکڑی کا جنگلہ ہے باقی سب قبور سجادہ نشینوں اور دیگر صاحبزادگان کی ہیں خانقاہ کے اندر شمالی لائن میں ایک احاطہ میں تین مستورات کی قبریں بھی ہیں۔نواب قطب الدین خان لنگاہ والی ملتان کی قبر بھی اسی خانقاہ کے اندر موجود ہے محل شریف کا دروازہ شمالی طرف خاص مسجد میں ہے دروازہ پر جو اشعار تحریر ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ مخدوم حامد گنج بخش ثالثؒ بانی قلعہ اوچ گیلانی نے ۱۱۹۳ھ/ ۱۷۷۹ء میں اس کی مرمت کرائی دروازہ پر یہ اشعار درج ہیں۔

یااللہ　　یا محمد

یاغوث الاعظم

الٰہی بحق بنی فاطمہ　　کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول　　من و دست و دامان آل رسول

www.musapak.com

حضرت گنج بخشؒ پیر ہدا | مقتدائے جمیع اہل تقا
کرد تعمیر طرفہ خانقہی | کہ بود نور چشم صدق و صفا
عطر میل رواق او بخشد | اثر طوطیا بچشم ضحا
طاق او چون ہلال عید مدام | میکند حل عقدہ دلہا
قرص خورشید شمع ایوانش | ذرہ سال حاضر از ید بیضا
ہست مرآت دالی و منکر | گہ چو قبلہ گہی چو قبلہ نما
در فضائے حریم محترمش | باد مشمر ہمیشہ نخل دعا
ہر کہ بکشاد دیدہ برآن در | قال یا لیتہا نعیم لنا
''روضہ اصفیا'' خرد گفتا | بہر تاریخ این خجستہ بنا

کتبہ تراب اقدام کلاب قادریہ فقیر محمد سعید مخدومانہ ۱۱۹۳ھ

محل شریف کے دروازہ کے آگے برآمدہ بنا ہوا ہے جس کے چھ ستون ہیں محل شریف اور برآمدہ کا چھت نیچے سے چڑھا ہوا ہے کاریگروں نے کمالیت دکھائی ہے برآمدہ کے سامنے یہ عبارت خوشخط تحریر ہے۔

''بعونہ تعالیٰ۔ بنائے این خانقاہ مبارک درزمان مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش صاحب کلان سجادہ چہارم در ۹۷۵ ہجری قرار یافت وپس درعہد حضرت مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین صاحب سابع سجادہ نشین بیستم باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختارکار در ۱۳۲۴ ہجری مرمت یافت''

دارالعلوم قادریہ:

محل شریف سے شمال کی طرف اور مسجد قادریہ سے مشرقی جانب ایک وسیع گنبد ہے جس کو دارالعلوم قادریہ (مقبرہ حضرت موسیٰ پاک شہید) کہا جاتا ہے اس میں

روزانہ فقہ، حدیث، تفسیر وغیرہ مختلف علوم کی تدریس ہوتی ہے طلباء دور دور سے آکر پڑھتے ہیں اس گنبد کے دو دروازے ہیں۔

جنوبی طرف جو محل شریف کو سامنا ہے اس دروازہ پر یہ عبارت تحریر ہے

۱۳۲۴ھ

''رب العلمین فیاض''

''اجلاس مدرسہ قادریہ اوچ شریف''

اس دروازہ کے سامنے جنوبی طرف ایک پرانا درخت نیم ہے جو سایہ دار ہے مشرقی طرف کوچہ ہے اس پر یہ عبارت تحریر ہے

۱۳۲۴ھ

''رب العلمین فیاض''

''استقلال دارالعلوم قادریہ''

دروازہ معلی:

محل شریف اور مسجد مبارک اور دارالعلوم کا مشترکہ بیرونی دروازہ مشرق کو کوچہ کی طرف ہے سب زائرین اسی طرف سے زیارت اور نماز کیلئے داخل ہوتے ہیں اس پر یہ اشعار تحریر ہیں۔

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

این غلغلہ در خانقاہ و مسجد و دیرست
یعنی کہ مریدان ترا ختم بخیرست
اے آنکہ غبار در گہت را
پابوس تو آرزوئے من بود

www.musapak.com

در دیدہ چو توتیا کشیدم
صد شکر کہ بارزو رسیدم

بنائے دروازہ معلّے در ۱۳۲۵ ہجری (2)"

مخدوم المدارس اوچ شریف گیلانیہ:

اوچ شریف میں حضرت موسیٰ پاک شہید کی تدفین کیلئے چھوٹی اینٹوں کا ایک ملتانی کاشی سے مزین ہشت پہلو سہ منزلہ خانقاہ تعمیر کرائی گئی لیکن بشارت پر اس مقبرہ اُچ شریف کی بجائے آپ کی تدفین ملتان میں دربار پیران پیر پر کی گئی۔

شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچی میں لکھا ہے کہ:

"بعدہ دو سال از واقعہ اش تابوت آنرا فرزندان سید موسیٰ پاک شہید مذکور از جای مدفونہ مذکور موافق ایماء سید موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ علیہ وحسب استدعای خود بطریق اخفاء بوقت شب دوشنبہ بتاریخ بیرون کردہ طرف بلدہ ملتان گرفتہ رفتہ بوند مذکور الیوم روضہ منورہ او در بلدہ ملتان مذکور مشہور است"(3)

عمارت خانقاہ موسیٰ پاک شہید اوچ شریف کو بصورت دارالعلوم استعمال میں لایا گیا۔ بحر الجمان میں لکھا ہے کہ:

"مدرسہ عربی مخدوم المدارس شہر اوچ شریف گیلانیہ میں بڑی آب وتاب سے جاری ہے رونق مدرسہ روز افزوں ترقی پر ہے دور دور سے طلباء داخل مدرسہ ہو کر فیوضات علمی حاصل کرتے ہیں تمام اخراجات ان کے از قسم پرچات وخوارک وکتب وغیرہ لنگر سے عطا ہوتے ہیں"۔(4)

مقبرہ موسیٰ پاک شہید یعنی دارالعلوم کی عمارت کافی شکستہ ہوگئی تھی اب اس کی بحالی کا کام ہو رہا ہے۔ عمارت پر آویزاں محکمہ آثار قدیمہ کا بورڈ اس کے تحفظ کا امین ہے۔

کتب خانہ:

دربار غوثیہ اوچ شریف کا کتب خانہ کافی مشہور ہے جہاں قرآن شریف، حدیث شریف، فقہ، تصوف، تاریخ اور طب وغیرہ کی قلمی ومطبوعہ کتابیں ہیں۔ 1959ء میں اردو اکیڈمی بھاولپور نے ڈاکٹر غلام سرور، علی گڑھ یونیورسٹی انڈیا کی ترتیب دی ہوئی مخطوطات گیلانی لائبریری اوچ کی فہرست شائع کی۔ ریاض احمد خان بھٹہ قادری آجکل گیلانی لائبریری اوچ شریف کے ناظم ہیں اور بڑی جان فشانی سے کتب کی ترتیب جدید کر رہے ہیں۔ نیز اپنے عہد کے باکمال صوفی شاعر ودانش ور مخدوم سید محمد شاہ شیخ شمس الدین سادس گیلانی سید اوچی جنہوں نے اس لائبریری کو سانحہ اوچ کے بعد دوبارہ منظم کیا پر تحقیق کا کام بڑے احسن طریقے سے میر حسان الحیدری سہروردی اور پروفیسر ڈاکٹر جاوید چانڈیو کر رہے ہیں۔ جبکہ علامہ تنویر مدنی نے اردو کلام پر کام کیا ہے جو کہ غیر مطبوعہ ہے۔

تبرکات:

دربار غوثیہ اوچ شریف کے تبرکات کی شہرت عام ہے جن میں "موئے مبارک حضور ﷺ"، حضور ﷺ کے چمڑے کے جبہ مبارک کا ٹکڑا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار، حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دانت مبارک، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا جبہ وتسبیح باعث زیارت ہیں۔

پتھر پر حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کا نقش بھی زینت تبرکات ہے جس کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت مخدوم غوث بندگی حلب سے اوچ تک اس نقشِ پائے کو اپنے سینے مبارک کے ساتھ باندھ کر لے آئے۔

مزید براں خواب میں مخدوم سید عبدالقادر ثانی کو حضور ﷺ کی طرف سے عطا

www.musapak.com

کردہ "دستِ نی" کھجور کا جاروب شریف بھی ہے جس سے بڑی تعداد سے لوگ شفایاب ہوئے۔

مزارات خانقاہ محبوب سبحانی اوچ شریف:

خانقاہ قادریہ اوچ شریف کے مرکزی محل میں قبور کی ترتیب درج ذیل ہے۔

"قبرھایی بزرگان سادات کہ در خانقاہ مبارک آسودہ اند این است":

بشرق در کوتلی کہ اندرون خانقاہ مبارک استادہ است سہ قبران اند اول از طرف دیوار شرق رویہ قبر بی بی بہاونی ستر شیخ سید عبدالقادر ثانی دوم قبر بی بی خیر النساء ستر دویم بندگی حضرت سید محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ قبر سیوم بی بی فاطمہ ستر اول بندگی حضرت سید محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ چھارم قبر سید محمد نورانی فرزند خورد بندگی حضرت سید محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ پنجم قبر سید مبارک شاہ حقانی بن بندگی حضرت سید محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ ششم قبر سید عبداللہ ربانی بن سید حضرت محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ ہفتم قبر سید شیخ عبدالقادر ثانی بن بندگی حضرت سید محمد غوث ہشتم قبر بندگی حضرت محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ نہم قبر سید عبدالرزاق دہم قبر شیخ حامد گنج بخش ثالث بن شیخ عبدالقادر خامس پاک شہید یازدہم قبر سید شیخ حامد گنج بخش کلان دوازدہم قبر سید شیخ عبدالقادر ثالث سیزدہم قبر سید شیخ شمس الدین محمد چہاردہم قبر سید شیخ شمس محمد ثانی پانزدہم قبر سید شیخ حامد گنج بخش ثانی شانزدہم قبر سید شیخ شمس الدین محمد ثالث کہ سجادہ اوچ متبرکہ بود وہم لاولد بود کہ بعد وفات شیخ مذکور دستار بر سجادگی شیخ عبدالقادر خامس الشہید آمدہ ہفتدہم قبر۔ ہژدہم قبر مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین خامس نوزدہم قبر مخدوم شیخ حامد گنج بخش رابع جنگ آور بیستم قبر سید بھاون شاہ ابن شیخ حامد گنج بخش خامس۔"

(شجرہ مطہرہ جیلانیہ مرتبہ فقیر محمد ادریس اوچی)

www.musapak.com

جن نکالنے کا طریقہ:

جن عورتوں کو آسیب ہوتا ہے ان کو دربار غوثیہ اوچ شریف پر لایا جاتا ہے اور ساتھ ہی مراسی لوگ آتے ہیں اور ڈھولک بجا کر یہ گیت گاتے ہیں۔

حضرت پیر دے دربار، میں لولی دیون آیاں
میں منتاں دیون آیاں
اوچ گیوسے خوش تھیوسے، نور بھرے دروازے
اڈوں اوڈوں ندیاں وہندیاں، ادھ وچ دھاون صاجزادے
میں تا لولی دیون آیاں، میں منتاں دیون آیاں
بھوں سوہنا پیر میرا بھوں سوہنا
کر تیاری حضرت پیر، عبدالقادر مدت مرید
چنن دا پنگھوڑہ گھڑیا ہیریاں موتیاں لعلاں جڑیا
جھوٹیے حضرت پیر میں تاں لولی دیون آیاں
حضرت پیر دے دربار، میں لولی دیون آیاں
میں منتاں دیون آیاں

اس وقت اس عورت کو حال آتا ہے وہ سر مارتی ہے پھر دربار شریف کا خلیفہ اٹھ کر اس کے سر کے بالوں کو جو کھلے ہوتے ہیں اپنے ہاتھ میں لپیٹ کر کہتا ہے کہ اے جن تو کون ہے وہ جواب دیتا ہے میں فلاں قوم سے ہوں پھر خلیفہ کہتا ہے کہ حضرت بندگی محمد غوث کے دربار پر تو آیا ہے اب نکل جا۔ چنانچہ وہ چلا جاتا ہے اور عورت بیہوش ہو کر گر پڑتی ہے اور ذرا دیر کے بعد ہوش میں آتی ہے اور اس کے وارث نذرانہ دے کر چلے جاتے ہیں اور گانے والے کو بھی کچھ دیتے ہیں۔(5)

محبوب سبحانی

ولی قطب ابدال کی آن
غوث الاعظم دستگیر
ہندو بھی مانیں جن کو پیر
بانٹتے ہیں وہ دودھ اور کھیر
ولی قطب ابدال کی آن
دربار ہے محبوب سبحانی
دربار عبدالقادر ثانی
مخدوم شمس الدین گیلانی
ولی قطب ابدال کی آن
محمد بن قاسم کی کہانی
مسجد حاجات ہے لاثانی
اوچشریف کی تہذیب پرانی
ولی قطب ابدال کی آن
ہند سندھ سے لوگ آتے ہیں
جھولیاں خوشی کی بھر جاتے ہیں
منتیں ان کی برلاے ہیں
ولی قطب ابدال کی آن
سناتے ہیں لوگ انکے کمالات
دکھائے انہوں نے کئی کرامات

خدا کو مقبول ان کی عبادات
ولی قطب ابدال کی آن
وراثت میں ملی ان کو ولایت
حبیب خدا کی ان پہ عنایت
مخمور حقیقت ہے نہ کر حکایت
ولی قطب ابدال کی آن

(مخمور احمد پوری)

دربار عالیہ قادریہ حضرت پیران پیر ملتان

جب ہم ملتان کے پاک دروازہ سے صرافہ بازار سے گزرتے ہوئے حسین آگاہی کی طرف جاتے ہیں تو راستہ میں دائیں طرف ایک بڑا دروازہ نظر آتا ہے جس پر یہ اشعار لکھے ہوئے ہیں کہ:

آں نور کہ از مشرق جیلان تابید
بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید
زو مشرق و مغرب شدہ روشن آخر
از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہیں کہ جیلان کے مشرق سے روحانیت کا آفتاب جب حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کی فیض کرامت سے طلوع ہوا تو اس نے کائنات اور اس میں بسنے والے انسانوں کو علم وعرفان کے نور سے منور کر دیا جس سے مشرق ومغرب میں آپ کے نظر کرم سے روحانیت عام ہوئی اور ملتان واوچ اس کے مرکز بن گئے اور یہ خانقاہ موسیٰ پاک شہید اسی عظمت کی درخشندہ منزل ہے۔

www.musapak.com

باد یارب تا قیامت دولت جیلانیاں
کم مبادا ز قدرت حق صولت جیلانیاں

اے بارِ الٰہی یہ گیلانیوں کا یہ آستانہ قیامت تک فیوض برکات کا مرکز بنا رہے اور لوگ اس سے روحانی تشفی حاصل کرتے رہیں۔

یہی مرکزی دروازہ "باب دربار حضرت پیران پیر موسیٰ پاک شہید" ہے سامنے احاطہ کے ایک بلند سہ گنبدی جامع مسجد نظر آتی ہے جب کہ اس کے دائیں پہلو میں سبز رنگ کا روضہ ہے جس میں حضرت موسیٰ پاک شہید مدفون ہیں۔ جیسے ہی ہم درگاہ شریف کے اندر حاضر ہوتے ہیں تو وہاں ہمیں تلاوت قرآن ،حمد ونعت اور مدحت و منقبت پڑھتے ہوئے لوگ نظر آتے ہیں اور ایک روحانی ماحول ہمارے دل و دماغ میں جذب و مستی کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے اور زبان بے اختیار پکار اٹھتی ہے کہ

یا رب مشکل کر آسان
صدقہ موسیٰ پاک شہید   ہیں باب رحمت کی جو کلید
طالب وصل ہوں بخشو دید   حافظ علم حدیث قرآن
یا رب مشکل کر آسان
حامد جہاں بخش شاہ پیر   مینوں ہر دم تیری دھیر
صدقہ شان شبر شبیر   مدد کردمیری وقت پہ آن
یا رب مشکل کر آسان
عبدالرزاق حبیب حقانی   روشن چہرہ یوسف ثانی
خضر طریقت قطب ربانی   کرد دعا ہو سیف زبان
یا رب مشکل کر آسان
سید عبدالقادر ثانی   فیضیاب غوث صمدانی

www.musapak.com

عطا کرد فیض روحانی   لحمکا لحمی پیر پیران
یا رب مشکل کر آسان
مخدوم محمد غوث گیلانی   بندگی پیر قطب لاثانی
اوچ حلبی غوث الثانی   جلی خفی ہوں ذکر روان
یا رب مشکل کر آسان
نصر محمد شمس الدین   روضہ جس دا حلب زمین
فیضیاب طٰہٰ یٰسین   عطا کر و فیض قرآن
یا رب مشکل کر آسان
ابو محمد میراں میر   آپ ہیں سیف زبان فقیر
بگڑی بن جائے تقدیر   کرو دعا پیش رحمن
یا اللہ مشکل کر آسان
ابو الحسن ضیاء الدین   سید علی صاحب تلقین
عالم فاضل ہادی دین   دکھلاو محبوبی شان
یا اللہ مشکل کر آسان
محی الدین سید مسعود   قلب میرا ہو جلد کشود
خلد ملے ہے یہ مقصود   وعدپورا ہو کہ رحمن
یا اللہ مشکل کر آسان
سید احمد قطب ربانی   مدد کرو شیر یزدانی
زیر و مطیع ہوں دشمن جانی   فتح حاصل ہو ہرمیدان
یا اللہ مشکل کر آسان
عبدالسلام صفی الدین   مکھ ڈھٹیا ہووے تسکین

مدد کرو آیوم الدین　　　پہنچاؤ وچہ خلد مکان

یا اللہ مشکل کر آسان

سیف الدین عبدالوہاب　　　بخشو پاک جمال شتاب

وچہ جدائی ہے حال خراب　　　طالب وصل کھڑا حیران

یا اللہ مشکل کر آسان

عبدالقادر شاہ جیلانی　　　محی الدین غوث صمدانی

پیروں کا پیر پیرانی　　　محبوب سبحانی شان

یا اللہ مشکل کر آسان

موسیٰ جنگی دوست حقانی　　　ابو صالح محبوب ربانی

والد ماجد پیر پیرانی　　　طالب دے ول کرو دھیان

یا اللہ مشکل کر آسان

شاہ عبداللہ ثالث پیر　　　میں ہاں آپ کا دامن گیر

یاد کراں میں وقت آخیر　　　کلمہ طیب ہووے رواں

یا اللہ مشکل کر آسان

سید یحیٰ زاہد پیر　　　نفس وشیطان نے کیا ظہیر

آپ ہیں پشت پناہ فقیر　　　شر شیطان تھیں بخش آمان

یا اللہ مشکل کر آسان

محمد رومی شاہ مردان　　　ہندو چہ ہو یا میں حیران

عقدہ کشائے انس و جان　　　حل کرو مشکل میری آن

یا اللہ مشکل کر آسان

سید داود سراج الدین　　　شان جعفری خلدنشین

ذکر اللہ کی ہو تلقین　　　ہووے مشاہدہ حق کا عیاں

یا اللہ مشکل کر آسان

ابو عمر شاہ موسیٰ ثانی　　　دو عالم دے فیض رسانی

خودی تکبر ہووے فانی　　　دل وچہ رہے نہ غیر دھیان

یا اللہ مشکل کر آسان

شاہ عبداللہ سید ثانی　　　گنج فقیر میں ہو لاثانی

نفس امارہ ہووے فانی　　　کامل فقراء کے سلطان

یا اللہ مشکل کر آسان

موسیٰ جون حبیب خدا　　　میں ہوں تیرے در کا گدا

کرو توجہ اور نگاہ　　　بخشدے خالق سب عصیان

یا اللہ مشکل کر آسان

شاہ عبداللہ محض نورانی　　　واصل باللہ فیض رسانی

انس ملائک وچہ دربانی　　　حسنی پھول حسینی جان

یا اللہ مشکل کر آسان

حسن مثنیٰ عالی شان　　　امام حسن کے جسم وجان

سر چشمہ فیض عرفان　　　مظہر علم نبی رحمان

یا اللہ مشکل کر آسان

امام حسنؓ نور یزدانی　　　سبط نبی و علیؓ کے جانی

فاطمہ زہراؓ کی ہو نشانی　　　چم چم قدم ہو واں قربان

یا اللہ مشکل کر آسان

شاہ مردان علیؓ اسد اللہ　　　ساقی کوثر شیر خدا

وارث علم رسول اللہ جبہء فقر دیو اس آن
یا اللہ مشکل کر آسان
پاک محمد صل اللہ دل اور جان میری ہو فدا
شان محبوبی دکھلاء کرو شفاعت حشر میدان
یا رب مشکل کر آسان
یا اللہ مشکل کر آسان

اور ہاتھ دعاوں کیلئے عالم اسلام، پاکستان اور اپنے اہل وعیال کی خیر و برکت کیلئے بارگاہ الہی میں اٹھ جاتے ہیں:

الٰہی بخیر گردانی بحق شاہ جیلانی

اور محسوس ہوتا ہے کہ

مقبول شدم و مسرور شدم

قادری خانقاہیں:

مُلتانِیات میں لکھا ہے کہ:

’’برصغیر میں سلسلہ قادریہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اُوچ شریف کی مسند ارشادِ قادریہ اور خانقاہ محبوب سبحانی کے بانی مبانی ہیں جبکہ حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی اس کے روحِ رواں ہیں۔ یہاں کی مسجد اور خانقاہ بھی ملتانی صوفیانہ فن تعمیر کی نمائندہ عمارات ہیں۔ حضرت مخدوم ثانی کے فرزند حضرت مخدوم سید عبدالرزاق گیلانی اور اُن کے صاحبزادے حضرت سید مخدوم حامد گنج بخش و جہاں بخش ؒ جو کہ شیخِ زمانہ و وحیدِ عصر تھے بھی یہیں مدفون ہیں جبکہ ان کے جانشین اور اس سلسلے کے شیخ الکل حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی کا ہشت پہلو مقبرہ یہاں کی قدیم

ترین عمارت ہے جو ملتانی فن تعمیر کی نمائندہ اور قومی اثاثہ ہے۔ اور یہاں پر محکمہ آثار قدیمہ کا بورڈ نصب ہے۔ یہ عمارت اولاً حضرت موسیٰ پاک شہید کی اُوچ شریف گیلانیہ میں مدفن گاہ کے لیے بنائی گئی لیکن تدفین ملتان میں ہونے کی وجہ سے یہ عمارت مدرسہ بنی۔ اسی سلسلہ قادریہ کے دیگر مقابر میں ست گھرہ میں حضرت سید محمد غوث بالا پیر گیلانی کا اور قریب ہی ان کے ارادتمند میر چاکر اعظم رند بلوچ کا شکتہ قلعہ و مقبرہ ہے جبکہ لاہور میں شاہ چراغ کی مسجد و خانقاہ ہے۔ شیر گڑھ میں حضرت سید داؤد بندگی کرمانی قادری، شیرہ شاہ ملتان میں حضرت سید شیر شاہ مشہدی قادری کے مقابر ملتانی طرز تعمیر کے نمائندہ مقابر ہیں۔ نیز اسی طرح مخدوم رشید ملتان میں حضرت مخدوم عبدالرشید حقانی کی قادریہ خانقاہ و مسجد میں بھی ملتانی فن تعمیر نمایاں ہے۔ اسی طرح گڑھ مہاراجہ جھنگ میں حضرت باہو سلطان قادری ؒ، خیر پور سندھ میں شاہ عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمست قادری ؒ اور ڈیرہ غازی خان میں سخی سرور ؒ کے خوبصورت ملتانی صوفیانہ طرز تعمیر کے مقابر ہیں۔ مغلوں کا دور آیا تو ملتان کے آرٹ اینڈ آرکیٹکچر میں ایک واضح تبدیلی قلب شہر میں واقع دربار عالیہ قادریہ حضرت پیر پیراں کے کمپلیکس میں نمایاں ہوتی ہے کہ یہاں سہ منزلہ جامع مسجد کو مرکزی حیثیت دی گئی جبکہ اس کے پہلو میں دو مزلہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس سرہ العزیز المتوفی 1010 ھجری کا روضہ ہے جس کی اونچائی مسجد سے کم ہے۔ یہ انداز تعمیر ملتان میں شاید نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ ملتان کی غالباً واحد مسجد ہے جو تمام تر حوادث سے محفوظ رہی اور اپنے اصل آثار قدیمہ پر قائم اللہ اکبر کی اذان اور اس سے کھڑی ہونی والی نماز سے بارونق سوا چار سو سال سے زائد عرصہ سے چلی آرہی ہے۔ مسجد کے مرکزی ہال کے بیرونی فرنٹ کو کاشی کاری سے مزین کیا گیا ہے۔ اگر یہاں خستہ روضہ کا کاشی کا دروازہ قدیم ملتانی فن کا شاہکار ہیں تو یہاں کی خستہ جامع مسجد کا دروازہ جدید طرز تعمیر کا نمائندہ ہے۔ موجودہ مقبرہ

کی کاشی ونقاشی سے مزین محرابی دروازے کی تمام کی تمام سطح روغنی ٹائلز سے ڈھکی ہوئی ہے جوکہ ملکر جیومیٹریکل ڈیزائن دائرہ، مسدس، مستطیل اور مربع نقوش بناتے ہیں۔ پھولوں اور خطاطی سے یہاں دلکش نظارہ تخلیق کیا گیا ہے۔ مقبرہ حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مغربی جانب آپ کے صاحبزادے وصوبہ دار ملتان نواب سید یحییٰ گیلانی المعروف نواب سخی رحمۃ اللہ علیہ کا بغیر گنبد کے چھوٹی اینٹوں کا مقبرہ ہے جسے نفیس اور خوبصورت کاشی ٹائلز سے مزین کیا گیا ہے، یہاں تحریک آزادی پاکستان کے ملتان کے بے تاج بادشاہ سید زین العابدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی مدفون ہیں۔ یہاں کی مسجد کچھ عرصہ قبل دوبارہ تعمیر ہوئی ہے۔ قریب ہی حضرت سید حامد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ ہے۔ جبکہ اس سے کچھ فاصلہ پر حرم دروازہ پر حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک اور صاحبزادے حضرت سید عیسیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ جوکہ دیوان لاہور بھی رہے اُن کا بیٹوں سے منسوب دربار پیر عنایت ولایت رحمۃ اللہ علیہ کا سبز گنبد کا سہ منزلہ مقبرہ ہے۔ یہاں کی مسجد روضہ کے مغربی جانب ہے۔ مقبرہ حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ میں اُن کے ایک اور پوتے ملتان کے شاہجہانی دور کے صوبے دار حضرت نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی بہشتی دروازے کے سامنے مدفون ہیں جبکہ اُن کے والد اور حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین فرزند حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ثانی اپنے والد کے مشرقی پہلو میں مدفون ہیں۔"

روضہ موسیٰ پاک شہید کا باب محمد المعروف بہشتی دروازہ بہت مشہور ہے جوکہ عیدین اور عاشورہ محرم پر کھلتا ہے اور مخلوق خدا اس سے گزر کر روضہ کی زیارت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

منقول یہ ہے کہ یہاں پر سادات کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پنجتن پاک کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔

www.musapak.com

زہے والا جناب شیخ موسیٰ کہ شد گردوں بخاک □او جبیں سا
بگرد افتاب روضہ او ملائک گشتہ رقصاں ذرہ ہا سا

(مسکین ملتانی)

ملتان کی خانقاہوں میں قادری چشتیہ رنگ میں منشی غلام حسن شہید قادری اور سید حامد گیلانی چشتی نمایاں ہیں جبکہ دیگر قادری خانقاہوں اور مزارات میں حضرت سلطان ایوب قتال دنیاپور، سید علی سرور کہروڑ پکا، پیر جیون سلطان اور پیر نوری لال لودھراں، حضرت لعل حمید فتح پور میلسی، شاہ حبیب گیلانی خانیوال، سید اکبر شاہ بخاری قادری ڈی ایچ اے ملتان، نزد سٹی اسٹیشن ملتان حافظ اسماعیل قادری اور مولانا عبدالقادر فقیر قادری زیارت گاہ خلق ہیں۔

من غلام شیخ عبدالقادرم
واز توجہ ہای اومن بافرم

(خواجہ عبیداللہ ملتانی)

پاکستان میں سلسلۂ قادریہ کے مشاہیر خلفاء کے چند خانقاہیں اور مزارات

پنجاب:

حضرت میاں نور محمد قادری منگوال شریف غربی (گجرات)
حضرت پیر سید غلام دستگیر شاہ گیلانی۔ وڑچھ شریف خوشاب
حضرت شاہ محمد عبدالرحمن قادری۔ ۱۶ ایبڈن روڈ لاہور

حضرت خواجہ حافظ فتح محمد قادری،حضرت خواجہ پیر محمد سعید قادری۔جلالپور(پیروالہ)ملتان

دربار عالیہ قادریہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف۔اسلام آباد

حضرت شاہ عبد الطیف قاظمی قادری بری امام۔اسلام آباد

حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی قادری،نوشہرہ میانہ جلالپور جٹاں گجرات

حضرت میاں میر قادری۔لاہور

حضرت حافظ شیخ محمد بری قادری حجرہ شاہ مقیم

حضرت محمد یوسف شاہ قادری نوروالی سرکار،صادق آباد شریف،رحیم یار خان

حضرت خیر الدین شاہ ابوالمعالی قادری۔لاہور

حضرت شاہ محمد غوث قادری۔بیرون دہلی گیٹ لاہور

حضرت سید امام علی شاہ قادری۔اسلام آباد

حضرت سلطان باہو۔دربار سلطان باہو۔گڑھ مہاراجہ، جھنگ

حضرت سید پیر امیر شاہ قادری۔بھیرہ بھلوال سرگودھا

حضرت فقیر محمد شیخ غلام رسول قادری۔روتی شریف۔صادق آباد ضلع رحیم یار خان

حضرت موسیٰ پاک شہید قادری گیلانی۔ملتان

حضرت سید محمد غوث گیلانی اوچی اوچ شریف،بہاولپور

حضرت خلیفہ غلام محمد قادری دین پور شریف خانپور

حضرت سید شمس الدین گیلانی قادری گنج شریف بہاولپور

دربار حضرت مخدوم مبارک حقانی۔اوچ شریف

حضرت حافظ عبداللہ المعروف حافظ بلھے شاہ قادری شطاری،قصور

درگاہ مخدوم شاہ معروف خوشابی خوشاب

دربار حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری ساہنپال۔گجرات

دربار حضرت سلیمان نوری حضوری بھلوالی۔پرانا بھلوال،سرگودھا

حضرت محمد اسحاق گازرونی المعروف میراں بادشاہ مسجد وزیر خان،لاہور

حضرت شاہ علی احمد گیلانی قادری۔ڈیرہ غازیخان

حضرت حاجی غلام قادر قادری چشتی۔کندیاں شریف میانوالی

حضرت ابوالحسنات محمد احمد قادری۔دربار داتا گنج بخش،لاہور

حضرت سید احمد شاہ گیلانی۔منڈیر سیداں سیالکوٹ

حضرت میراں محمد شاہ قادری۔خانپور سیالکوٹ

حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ قادری۔جامعہ انوار مدینہ،صدیق کالونی،راوی روڈ لاہور

حضرت قاری شاہ محمد عبدالعزیز قادری۔انجمن تعلیم القرآن ریلوے روڈ لاہور

حضرت پیر میاں فرزند علی شاہ قادری نوشاہی دربار عالیہ،فتح پوری شریف،شیخوپورہ

حضرت خلیفہ غلام محمد قادری۔شاہ کوٹ شیخوپورہ

حضرت سید مخدوم شاہ عبدالخالق قادری۔قصور

حضرت سید قاسم علی شاہ گیلانی۔مکھڈ شریف اٹک

حضرت حاجی پیر قادری،مکھڈ شریف اٹک

حضرت سید پیر سردار شاہ قادری گیلانی۔جنوبی بھلوال،سرگودھا۔

حضرت پیر محمد شفیع قادری رنگہ شریف،خوشاب۔

حضرت عبدل امیر شاہ قادری،کچہری روڈ لاہور۔

حضرت پیر سید محمد باقر قمیص القادری۔القمیص منزل،بلاک 8، خانیوال

حضرت سخی سرور قادری،ڈیرہ غازی خان

حضرت سید محمد عبداللہ شاہ قادری۔دربار قادر بخش براستہ کمالیہ

حضرت شاہ موسیٰ قادری۔قبولہ شریف ساہیوال

www.musapak.com

حضرت سید محمد حسین شاہ گیلانی ۔کاردوالی گجرات

حضرت پیر عبدالقادر ثانی ۔پیر کوٹ لدھانہ شریف جھنگ

حضرت سید محبوب عالم گیلانی قادری ۔ہنجلی شاہان، ظفروال، سیالکوٹ

حضرت سید حسین شاہ گیلانی ۔کوٹ بناوالہ (منچن آباد)

حضرت باباشاہ سوار شمس قادری ۔نارووال سیالکوٹ

حضرت خواجہ محمد سراج الدین قادری ۔کوٹ لکھنانہ باہی شریف، جھنگ

حضرت مخدوم پیر سید محمد مصطفی گیلانی ہڑپہ ساہیوال

حضرت گل پیر قادری ڈھوڈا شریف گجرات

حضرت پیر شاہ عنایت قادری ۔شاہرہ فاطمہ جناح لاہور

حضرت میاں محمد حبیب اللہ قادری ۔قاضیان گوجرخان

حضرت شیخ داؤد کرمانی شیرگڑھی قادری ۔شیر گڑھ، اوکاڑہ

حضرت سید میراں شاکر شاہ گیلانی قادری ۔جلاپور شریف، پنڈ دادنخان، جہلم

حضرت قاضی سلطان محمود قادری ۔آوان شریف گجرات

حضرت مولانا سردار احمد قادری ۔فیصل آباد

حضرت شاہ ولایت مخدوم علی احمد شاہ قادری گیلانی ڈیرہ غازی خان ۔

حضرت ذاکر حسین شاہ قادری گیلانی ۔شاہ کوٹ شیخوپورہ ۔

حضرت پیر سید یوسف گیلانی قادری ۔منڈی پھلروان، بھلوال، سرگودھا ۔

حضرت میاں خدا بخش قادری ۔اوکاڑہ

حضرت محمد وارث کامل ۔لاہور

حضرت سید مٹھو لاہوری ۔لاہور

خانقاہ غوثیہ قادریہ ۔شاہ آباد شریف، گڑھی، اختیار خان، بہاولپور

www.musapak.com

آستانہ عالیہ قادریہ پیر دیول شریف، فیض آباد راولپنڈی ۔ □

سندھ:

حضرت سید عبداللہ شاہ قادری گیلانی ۔مکلی ٹھٹھہ

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی قادری بھٹ شاہ

حضرت پیر صاحب پگاڑہ پیر جوگوٹھ

حضرت خواجہ غلام صدیق قادری ۔درگاہ صدیقیہ شہدادکوٹ لاڑکانہ ۔

حضرت سید شاہ جلال الدین ۔آستانہ قادریہ، حیدرآباد کالونی کراچی

حضرت سید عبدالقادر گیلانی ۔آستانہ عالیہ گلشن اقبال کراچی

حضرت پیر سید سچل شاہ جیلانی ۔ڈب میر شاہ، خیرپور، سندھ

حضرت حافظ محمد عبداللہ قادری بھرچونڈی شریف

حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی قادری ۔پیر الہیٰ بخش کالونی کراچی

سرحد:

حضرت سید حسن بادشاہ قادری ۔یکہ توت پشاور (دربار میراں سرکار)

حضرت سید زین العابدین گیلانی، دربار عالیہ قادریہ سلطان پور، حویلیاں، ایبٹ آباد

حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوہروی ۔دربار عالیہ قادریہ ۔چھوہر شریف، ہری پور ۔ہزارہ

حضرت عبدالوہاب قادری المشہور دربار عالیہ شریف مانکی شریف، نوشہرہ، پشاور

حضرت اخوند صاحب قادری ۔سیدو شریف سوات

حضرت فقیر نور محمد سروری قادری ۔کلاچی ۔ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت سید فرمان علی شاہ قادری ۔سید آباد کوٹ نجیب اللہ ۔ہری پور ۔ہزارہ

حضرت پیر سلطان العارفین قادری رجوعیہ براستہ حویلیاں ۔ایبٹ آباد۔

حضرت سید علی ترمذی قادری کبروی، دربار عالیہ قادریہ پیر بابا، سوات دربار غوثیہ قادریہ، مردان

حضرت سید شاہ قبول اولیا۔شاہ قبول کالونی ڈبگری پشاور

بلوچستان:

دربار غوثیہ، شارع گیلانی، کوئٹہ

آزاد کشمیر:

حضرت سید پیر علاوالدین گیلانی۔ دربار عالیہ قادریہ مظفر آباد

حضرت پیر شاہ غازی قلندر قادری ۔کھڑی شریف میر پور

حضرت سید پیر امیر شاہ قادری باڈی شریف مظفر آباد

حضرت میاں محمد بخش ۔(سیف الملوک والے) کھڑی شریف ۔میر پور

حضرت سید پیر حیدر شاہ گیلانی ۔ پناگ، کوٹلی

حضرت پیر سید عبداللہ شاہ ۔دربار عالیہ سکندریہ، ہٹیاں شریف مظفر آباد

حضرت پیر سید علی اصغر شاہ گیلانی قادری، دربار عالیہ قادریہ، بڈھیارہ شریف، مظفر آباد

علاوہ ازیں فرید الدین بلبل شاہ کشمیری، شیخ بلال الدین کشمیری، شیخ بہاؤالدین کشمیری اور شیخ نورالدین ولی کشمیری۔(بشکریہ مجلہ ”فجر“، شمارہ:20 سال:1405 ہجری)

آخر میں ہم یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ سلسلہ قادریہ کے مشاہیر خلفاء

کے مزارات اور خانقاہوں کی مذکورہ بالا فہرست نامکمل ہے ۔مزید تفصیلات حدیقتہ لاولیاء، تذکرہ مشائخ قادریہ، تحفتہ الکرام، تحفتہ الاطاہرین، تذکرہ صوفیائے بلوچستان سے بھی حاصل کی جا سکتی ہیں ۔

ماخذ:

1، 2۔ سفر نامہ اوچ از سید شریف احمد شرافت نوشاہی اردو اکیڈمی بھاولپور ۱۹۹۹ء صفحہ ۴۴، ۴۵، صفحہ ۷۱، تا ۷۴، صفحہ ۳۷

3۔ شجرہ مطہرہ جیلانیہ اوچی مرتبہ فقیر محمد ادریس گیلانی لائبریری اوچ شریف

4۔ بحر الجمان از سید محبوب حسین گیلانی طبع دوم بجنور ۱۳۳۶ھ صفحہ: ۱۸۳، ۱۸۴

5۔ سفر نامہ اوچ از سید شریف احمد شرافت نوشاہی اردو اکیڈمی بھاولپور ۱۹۹۹ء صفحہ ۳۷

6۔ سلسلۃ القادریہ عالیہ حضرت پیر پیران قدس سرہ العزیز مرتبہ ماسٹر محمد غوث خان قادری لائلپوری، یونین پرنٹنگ پریس، ملتان

7۔ ملتانیات از سید سبطین گیلانی کتاب نگر ملتان

8۔ مجلہ ”فجر“، شمارہ:20 سال:1405 ہجری

www.musapak.com

شجرہ نسب

مخدوم الکل شیخ سید محمد غوث بندگی الحسنی الحسینی الجیلانی حلبی اوچی قدس سرہ

مخدوم شیخ سید عبدالقادر ثانی — سید عبداللہ ربانی — سید مبارک حقانی — سید محمد نورانی

مخدوم شیخ سید عبدالرزاق — سید فتوح الملک — سید جلال — سید حسن — سید جعفر — سید حسین — سید زین العابدین

سید محمد غوث بالا پیر (ست گھرہ)

مخدوم شیخ سید حامد گنج بخش کلاں — سید شہاب الدین محمد — سید محمد شریف — سید صفر الدین

مخدوم الملک شیخ سید نظام الدین عبدالقادر ثالث (اوچ شریف) — شیخ الکل مخدوم سید جمال الدین موسیٰ پاک شہیدؒ (ملتان شریف)

مخدوم شیخ سید محمد شریف — سید محمد کلاں — سید مصطفیٰ — سید شہاب الدین — سید عبدالرزاق

محمد شمس الدین ثانی

مخدوم شیخ سید لطف علی عبدالقادر رابع — سید مہر شاہ کلاں — سید محمد زمان کلاں

مخدوم شیخ سید محمد شمس الدین ثالث — سید محمد ثانی گیلانی

مخدوم شیخ سید مرادشاہ حامد محمد گنج بخش ثانی — سید مرتضیٰ علی (سلطان شاہؒ)

مخدوم شیخ سید خداداد حامد محمد شمس الدین رابعؒ (لاولد) — مخدوم شیخ سید عبدالقادر خامس شہیدؒ (سجادہ نشین)

مخدوم شیخ سید فضل علی حامد محمد گنج بخش ثالث (بانی قلعہ اوچ شریف)

مخدوم شیخ سید محمد غوث شیخ عبدالقادر سادس ملقب مخدوم اولیاء (لاولد) — مخدوم شیخ سید حسن بخش حامد محمد گنج بخش رابع جنگ آور

سید فضل علی شاہؒ — مخدوم شیخ سید حسین علی محمد غوث ثانی — مخدوم شیخ سید عباس علی حامد محمد شمس الدین خامس

مخدوم شیخ سید حامد گنج بخش ثانی
مخدوم شیخ سید فتح علی
نواب موسیٰ پاک دین گیلانی
مخدوم شیخ سید عبدالقادر ثالث پان
سید محمد اسماعیل گیلانی
مخدوم شیخ سید جمال الدین
محمد غوث ثانی گیلانی
مخدوم شیخ سید دین محمد شاہ
حامد گنج بخش ثالث گیلانی
مخدوم شیخ سید جمال الدین
عبدالقادر چہارم گیلانی
مخدوم شیخ سید صدر الدین اول
محمد غوث ثالث گیلانی
پیر سید غوث بخش گیلانی
پیر سید سید علی گیلانی
پیر سید محمد نواز گیلانی
پیر سید غلام مرتضیٰ گیلانی
سید محمد سبطین رضا گیلانی
(مؤلف تذکرہ مخدوم الکل)

مخدوم شیخ سید حسن بخش ثانی حامد گنج بخش خامس

سید بھاون شاہؒ (لاولد) — سید فیض محمد شاہ (لاولد) — مخدوم شیخ سید سید محمد شاہ حامد محمد شمس الدین سادس سیداوچی

مخدوم شیخ سید حسن بخش ثالث حامد محمد گنج بخش سادس (لاولد) — مخدوم شیخ سید مرادشاہ حامد محمد شمس الدین سابعؒ (لاولد) — سید جیون شاہ (لاولد) — مخدوم سید ولایت شاہ حامد محمد گنج بخش سابع

مخدوم الملک شیخ سید خیرات حسین حامد محمد شمس الدین ثامن گیلانی

مخدوم سید مختار حسن گیلانی (ولی عہد شہید) — مخدوم سید ولایت حسن گیلانی — مخدوم سید محبوب حسن گیلانی — مخدوم سید ظفر حسن گیلانی

مخدوم شیخ سید اظہر الحسن المعروف افتخار الحسن حامد محمد شمس الدین تاسع گیلانی
(سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ محبوب سبحانیؒ اوچ شریف)

(بشکریہ: مخدوم زادہ سید عمر رضا گیلانی دربار عالیہ قادریہ حضرت محبوب سبحانیؒ اوچ شریف)

www.musapak.com

کتابیات

مصنف	کتاب	ناشر
عبدالباقی جان محمد	مقامات داؤدی	ترجمہ وتحشیہ ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی نقوش پریس، لاہور 1990ء
محمد کریم الدین	مخزن الکرامات	مطبع رحمانی حیدرآبادی دکن انڈیا 1320ھ
اسماعیل بادشاہ قادری ملتانی	نور حقیقت	گردیزی پبلشرز، کراچی
علی شیر قانع ٹھٹوی میر	تحفۃ الکرام	مرتبہ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ سندھی ادبی بورڈ جامشورو، سندھ
علیم اشرف خان ڈاکٹر	حیات وعلمی خدمات شیخ عبدالحق محدث دہلوی	شیخ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی ٹرسٹ دہلی انڈیا 2001ء
محمد تنویر قادری	تذکرہ مشائخ قادریہ مجیدیہ	تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں انڈیا 2014ء
محمد نذیر احمد نظیر علامہ	حیات حضرت شاہ عالم	خانقاہ شاہ عالم، احمد آباد گجرات انڈیا 2009ء
نظام الدین اشرفی الجیلانی سید	شجرہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ	آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف انڈیا 1437ھ

www.musapak.com

محمد غوث بندگی اوچی مخدوم	دیوان قادری قلمی	پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور
خلیق احمد نظامی	تاریخ مشائخ چشت	ندوۃ المصنفین، دہلی انڈیا 1980ء
خلیق احمد نظامی	حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی	ندوۃ المصنفین، دہلی انڈیا 1953ء
عمر کمال خان	ملتان لنگاہ دور میں	بزم ثقافت ملتان 1995ء
حکم چند	تواریخ ملتان	بزم ثقافت ملتان
علی بن احمد بن ابوبکر کوفی	چچ نامہ	مترجم ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، سندھی ادبی بورڈ جامشورو حیدرآباد سندھ 1963ء
جمالی حامد بن فضل اللہ	سیر العارفین	مرکزی اردو بورڈ لاہور
گیلانی علی اصغر سید	شجرۃ الانوار قلمی	مملوکہ سید بشیر حسین گیلانی کالاباغ / پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور
شطاری، محمد غوثی	گلزار ابرار	اردو ترجمہ اذکار ابرار، فضل احمد جیوری، اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور 1365ھ
محمد اشفاق حسن فقیر	جمال یوسف	مطبع الٰہی آگرہ انڈیا 1326ھ
فرشتہ، محمد قاسم	تاریخ فرشتہ	مترجم خواجہ عبدالحی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
محمد ایوب قادری	مخدوم جہانیاں جہاں گشت	ادارہ تحقیق وتصنیف کراچی 1963ء
شیخ شرف الدین قریشی	منبع البرکات قلمی	خانقاہ مخدوم رشید حقانی، ملتان
اکرام الحق، شیخ	ارض ملتان	شعبہ نشر واشاعت الاکرام، ملتان

میر خورد سید محمد بن مبارک کرمانی	سیر الاولیاء	مترجمہ غلام محمد الکتاب گنج بخش روڈ لاہور 1982ء
ڈاکٹر روبینہ ترین	ملتان کی ادبی و تہذیبی زندگی میں صوفیاء کرام کا حصہ	بیکن بکس ملتان
اوچی محمد ادریس	شجرہ مطہرہ جیلانیہ قلمی	گیلانی لائبریری اوچ شریف
اشرفی ضیاء علی خان	مردان خدا	بریلی الیکٹرک پریس بریلی انڈیا 1990ء
محمد دین کلیم قادری لاہوری	تذکرہ مشائخ قادریہ	مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور 1975ء
دہلوی، مرزا محمد اختر	تذکرہ اولیائے پاک و ہند	ملک اینڈ کمپنی، رحمان مارکیٹ لاہور
شمس الدین سادس گیلانی مخدوم	ارمغان اوچ	مرتبہ بریگیڈیر سید نذیر علی شاہ، سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور 1966ء
خواجہ محمد اعظم	واقعات کشمیر/تاریخ اعظمی	مترجم ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی، اقبال اکادمی، لاہور 1995ء
عبدالمجید کاتب رشیدی، مولانا	سمات الاخیار	شاہ عبدالعلیم اسی فاؤنڈیشن دہلی انڈیا تحقیق، تدوین، تحشیہ خوشتر نورانی 2015ء
مولانا علاء الدین دہلوی	الدر المنظوم فی ترجمہ ملفوظ المخدوم	مترجم مولوی ذوالفقار احمد مطبع انصاری، دہلی انڈیا 1309ھ
صادق محبوب شاہ گیلانی دتوی	بحر الجمان	حمیدیہ سٹیم پریس لاہور 1332ھ طبع دوم بجنور 1336ھ
مفتی غلام سرور لاہوری	خزینۃ الاصفیاء (قادریہ)	مترجم پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور 2010ء

گیلانی، سید مجتبیٰ	عین التصوف قلمی	کتب خانہ، لاہور میوزیم، لاہور
خلیفہ فخر الدین	ذکر شیخ صفی الدین گازونی قلمی	خلیفہ شمیم عباس خان، دربار حضرت سید جلال الدین بخاری، اوچ شریف
گیلانی، محمد سبطین رضا و سید افتخار علی گیلانی	تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی	نظر ثانی و تدوین ڈاکٹر سعید الرحمن، موسیٰ پاک شہید، چیر، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان
فانی شاہ عطا حسین	کنز الانساب	مطبع حیدری صفدری، ممبئی انڈیا 1300ء
ابو العلا قاسم مولانا	اعجاز غوثیہ	مطبع مجمع العلوم، لکھنو انڈیا
نوشاہی، شریف احمد شرافت	سفرنامہ اوچ	اردو اکیڈمی، بہاولپور
نوشاہی، شریف احمد شرافت	شریف التواریخ جلد اول	ادارہ معارف نوشاہیہ، ساھن پال شریف، گجرات (منڈی بہاؤالدین)
ثانی، سید سید علی	سوانح حیات شاہ چراغ لاہوری	ادارہ صورت بادی، شیخو شریف اوکاڑہ 2014ء
نقوی، پروفیسر سید علی محمد	فقہ و فقہا در ہند	رہزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، دھلی انڈیا 2015ء
سید گل حسن	تذکرہ غوثیہ	درگاہ غوثیہ، پانی پت، انڈیا 1955ء

www.musapak.com

سید سعد اللہ رضوی	حضرت موسیٰ پاک شہید کے جامع الاقوال والاسرار	تدوین جدید ڈاکٹر رضیہ سلطانہ نظر ثانی پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی، دربار حضرت پیر پیراں ملتان
قادری محمد غوث خان لائلپوری	سلسلۃ القادریہ علیہ	یونین پرنٹنگ پریس ملتان
سید محمد باقر بن سید عثمان بخاری	جواہر الاولیاء	مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد
سندھی، ڈاکٹر میمن عبد المجید	پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں	سنگ میل پبلی کیشنز لاہور 2000ء
دھلوی شیخ عبد الحق محدث	اخبار الاخیار فی اسرار الابرار	تصحیح و توضیح ڈاکٹر علیم اشرف خان انجمن آثار و مفاخر فرھنگی، دانشگاہ تہران، ایران
دھلوی شیخ عبد الحق محدث	زبدۃ الاسرار و زبدۃ الاثار	مطبع بکسنگ کمپنی، بمبے انڈیا مترجم اقبال احمد فاروقی مسعود پرنٹرز لاہور
کوثر ڈاکٹر انعام الحق	تذکرہ صوفیائے بلوچستان	اردو سائنس بورڈ لاہور 1975ء
فریدی، مولانا نور احمد	تاریخ ملتان جلد اول و دوم	قصر ادب رائٹرز کالونی ملتان
قاضی جاوید	برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء	نگارشات، لاہور 1986ء
شہاب، مسعود حسن	خطہ پاک اوچ	اردو اکیڈمی بہاولپور 2009ء
دارا شکوہ	سفینۃ الاولیاء	نول کشور لکھنؤ انڈیا 1876ء اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی 1982ء

www.musapak.com

شیخ محمد اکرام	رود کوثر	ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1994ء
ابو اسحاق جمال الدین	ملفوظات سید محمد غوث قادری قلمی / مکالمات غوثیہ	کتب خانہ غوثیہ، جمال الدین والی، رحیم یار خان
عباسی، علامہ دین محمد	جدید تاریخ اوچ شریف	ادارہ معارف اولیاء اوچ شریف
شہید استاد مرتضیٰ مطہری	کلیات علوم اسلامی جلد دوم	بنیاد علمی و فرہنگی استاد شہید مرتضیٰ مطہری، تہران، ایران 1381ھ
سید سعد اللہ رضوی	بحر السرائر فی مناقب شیخ عبد القادر جیلانی قلمی	دربار حضرت پیران پیر ملتان / پبلک لائبریری باغ لانگے خان ملتان
سید موسیٰ پاک شہید گیلانی	تیسیر الشاغلین	مطبع صدیقے، فیروز پور انڈیا 1309ھ، مترجم ڈاکٹر مہر عبد الحق بیکن بکس ملتان
شاہ فضل اللہ شطاری	مناقب غوثیہ	مترجم غ۔م۔فریدی ابو العلائی اسٹیم پریس اگرہ انڈیا
مولانا امیر بخش منشی	انوار شمسیہ	مکتبہ ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف سرگودھا 1335ھ
خلیل احمد حامی عبیدی	ید بیضاء	درگاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور شریف ضلع رحیم یار خان 2013ء

- ✷ Gazatter of Bombay Presidency, Bombay India 1877-1904
- ✷ Fozail Ahmad Qadri, Shaky Anbdur Rashid, Jawanpuri, Encyclopaedia of Islam Three (E13 2011, Leiden, The Netherland.
- ✷ Punjab States Gazatteer Volum 36
- ✷ Schimmel Annemarie, Mystical Dimensions, The University of North Carolina press, USA, 2011.
- ✷ Arthur Buehler, The Indo Pakistan Qadiriyya An Onverview, Journal of the Hisory of Sufism, Istanbul Simurg p-1999, Turkey
- ✷ Dr, Fatima Zehra Bilgrami, History of the Qadiri Order in India (16th-18th Century), Adarah-i Adabiyat, Delli, India 2005
- ✷ J. Spencer Terimangham, The Sufi order in Islam, Oxford university press bly House , London, U.K
- ✷ Syed Athar Abbas Rizvi, A History of Sufism in India, Vol II, Suchal Academy, Lahore.
- ✷ Dr. Dilaver Gurer, Abdul Kadir Geylani, Hayati, Eserieri, Gorusleri (Abdul Qadir Jilani, Life Work Views) Insan Yayinlari / Insan Publications, Istanbul Turkey.

منقبت

بحضور شاہ محمد غوث بندگی کریم رحمۃ اللہ علیہ

آیوں تیڈے در پاک تے تھیوے عطا بندگی کریم
کیڈے ونجاں ، در در رُلاں تیڈے سوا بندگی کریم
توں ہیں سخی ابن سخی تیڈے کرم دی لوڑ ہے
توں فیض دا منبع جو ہیں،میں ہاں گدا بندگی کریم
سِک سائیں تیڈی مونجھا کیتے، تھیوے کرم حُبدار تے
ویسے نکل ساہ سِک دے وچ، درشن کرا بندگی کریم
تھیسے کرم سوہنڑاں کڈاں، تانگھاں رکھیں بیٹھوں سبھے
عاشق تیڈے بے تاب ہن 'نظراں بھنوا بندگی کریم
تیڈے جو ہیں منگتے اساں، در در دے کیوں دھکڑے ملن
مہنڑیں ڈسیں ساکھوں سبھے، پیتاں نبھا بندگی کریم
تیڈا سخی دربار ہے، خالی نہ ہُنڑ ساکوں ولا
رومی وانگوں ڈے درد دل ، کامل بنڑا بندگی کریم
اَج تاں سخی سنڑ فیضؔ دی ،ہنڑ آس گھن آیوں اِتھاں
"میں" نہ رہے ساڈی منڈھوں اینجھی پلا بندگی کریم

(محمد ایاز فیضؔ ہوتوی)

منقبت

بحضور شاہ محمد غوث بندگی کریم رحمۃ اللہ علیہ

من بندۂ ئے گدایم ، جلوہ نما خدا را
مجھ کو بھی بھیک دے دو، میں ہوں گدا تمہارا
بندگی کریم شہا،تھیوے کرم دی بارش
تیڈا فقط میکوں ہے، ایں جگ دے وچ سہارا
بسیار من پشیمان، کن لطف دید جاناں
بیمار میں پڑا ہوں، مجھ کو ملے نظارا
سوئے غریباں یک نظر،سلطان من جانان من
دیکھی نظر جو تیری، ایمان کو بھی وارا
زاہد کو کیا خبر ہے، دیکھا نہیں ہے اُس نے
گر فیضؔ ،دیکھ لیتا، ابرو کا اک اشارہ

(محمد ایاز فیضؔ ہوتوی)

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب

تذکرۂ مخدوم الکُل

نتیجہ طبع ڈاکٹر خضر نوشاہی

حضر ت سبطین گیلانی جنا ب
خو ب لکھی ہے کتابِ مستطا ب
’’تذکرۂ مخدوم کُل‘‘ ہے اس کا نام
اک جہاں جس سے ہوا ہے فیض یا ب
خضر نوشاہی لکھو، یہ سال ہے
’’تذ کرہ عا لیہ‘‘ ہے با صوا ب
1441ھ

★ تمت بالخیر ★

www.musapak.com